Q U ... R Y

قائداعظم لائبریری

اقرأ

رب زدنی علما

BAGH - E - JINNAH LAHORE

FILE NO. QAL/43/

SUBJECT MIRZA BOOK AGENCY

Shahrah-e-Quaid-e-Azam, LHR

فہرست مضامین

SHAHNAZ MOZAMMIL

Naumaan Sultan

محرّکات

یُوں تو بہت سے اہلِ نظر ۔ صاحبِ درد اور محترم زُعما نے حج کے مبارک فریضہ کی ادائیگی اور متعلقہ ضروری معلومات کو قلم بند کر کے حجاج گرامی کو مستفید ہونے کے مواقع فراہم کیے ہیں ۔ لیکن سفر کی روداد اور نظم و ضبط کی ترتیب میں تفاوت کے باعث کچھ ایسی باتیں رہ گئی ہیں ۔ جنہیں ذہنوں میں بٹھانا ضروری ہے ۔ تاکہ نہ تو اصراف بے جا کی صعوبت کا مقابلہ کرنا پڑے اور نہ ہی مناسکِ حج کی ادائیگی میں ابہام و تذبذب کی گنجائش باقی رہے ۔ اسی نظریہ کے تحت اور اپنے احباب کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مَیں نے کوشش کی ہے کہ اِس مقدس سفر کی روداد قلم بند کر دوں ۔ اور اِس فریضۂ اعظم کی ادائیگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالوں ۔

عازمینِ حج کی اکثریت ایسے لوگوں پر مبنی ہوتی ہے ۔ جو دُور افتادہ علاقوں کے رہنے والے ، سادہ لوح ، ناسمجھ اور بے حد لچک دار ہوتے ہیں ۔ اِن میں کچھ ایسے پڑھے لکھے افراد بھی شامل ہوتے ہیں جو علمی ' دینی اور معلوماتی اقدار سے واقف ہوتے ہوئے بھی ۔ ربط گریزاں کے شکار رہتے ہیں ۔ ہر حکومت اور ہر ملک کے قواعد و ضوابط مختلف ہوتے ہیں اور کسی ایک فرد یا گروہ کے انتظامی یا معاشرتی نظام کو دوسرے فرد یا گروہ پر مسلط نہیں کیا جا سکتا ۔ ہاں دینی مسائل کی ترتیب و عمل میں (بہ استثنائے عقیدہ) یکسانیت ضرور ہوتی ہے ۔ چنانچہ حج وہ فریضۂ مکرّم ہے ۔ جس کی ادائیگی میں کوئی اختلاف نہیں ۔ حکومت کے مروّجہ اور تمہیدی لائحۂ عمل کی مکمل پابندی کے بعد عازمینِ حج کو چاہیئے کہ وہ کسی ایسے فرد یا گروہ کا شکار نہ ہوں ۔ جو خود ساختہ تجربے اور خدمت کے الفاظ کا سہارا

لے کر اپنی جیبوں کو گرم کرے۔ اور حکومت کی جانب سے پنے تلے حاجیوں کے زادِ سفر کو اس طرح سمیٹ لے۔ کہ اجنبیوں میں پہنچ کر کسمپرسی کے عالم سے حجاج کو دوچار ہونا پڑے۔ ایسے افراد یا گروہ بڑے سبز باغ دکھاتے ہیں اور سطحی باتوں میں الجھا کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ کبھی ترکی اور مصر کا حوالہ دیا جاتا ہے، تو کبھی لیبیا اور ایران کا۔ مگر ایسے خدمت گزار یہ کیوں بھلا دیتے ہیں کہ ان ممالک کی تنظیمیں لوٹ کھسوٹ نہیں کرتیں بلکہ ان کی نگرانی ہر حکومت کے دائرۂ عمل میں ہوتی ہے۔ یہ تنظیمیں حجاج کی نجی رقوم سے کوئی واسطہ نہیں رکھتیں۔ بلکہ حکومت ہر عازمِ حج سے برائے نام رقم لے کر ایک فنڈ ترتیب دیتی ہے جس کا پورا بجٹ حکومت کا خزانہ مہیا کرتا ہے۔ اس کے بعد مختلف گروہ ترتیب دیئے جاتے ہیں اور ہر گروہ کا ایک مُدیر مقرر ہوتا ہے۔ جس کی نگرانی، میں ایک ڈاکٹر اور ایک مطبخ ہوتا ہے۔ حکومت کے کارندے قبل از وقت پہنچ کر رہائشی ضروریات کا خود انتظام کرتے ہیں اور مُرتبہ گروہوں کے مُدیروں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

یہ تنظیمیں، یہ نہیں کرتیں کہ جس کو چاہا، گروہ میں شامل کر لیا، جس کو چاہا نکال دیا۔ کسی فرد کے وقتِ روانگی کو گھٹا دیا۔ اور کسی کو اتنا بڑھا دیا کہ بیچارہ زیر باری کے علاوہ فریضۂ حج بھی لُشتم پُشتم ادا کرے۔ دیگر ممالک میں افراد کی سلسلہ وار گروہ بندی کی جاتی ہے جو اوّل تا آخر برقرار رہتی ہے۔ گروہ کے متعلقہ افراد کی ہر قسمی تسلی، تشفی اور دلجمعی اُنکے فرائض میں داخل ہے۔ ہر فرد کی دستاویزی ضروریات اور نجی سرمایہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اُسے بے دست و پا نہیں کیا جاتا۔

اس لیے میرا مشورہ ہے کہ عازمین حج ایسے عناصر سے ہوشیار رہیں اور کسی فرد یا گروہ کی نجی خدمت گزاری کے لالچ میں نہ آئیں، بلکہ تنہا یا اپنے جانے پہچانے بے غرض

لوگوں کے ساتھ مل کر سفر کریں۔ چونکہ حرمین شریف میں رہائش مہنگی اور تنگ ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنا گروپ بنالیں۔ بہتر گروپ پانچ افراد کا ہوتا ہے (جگہ کی گنجائش کے اعتبار پر یہ تعداد بڑھائی بھی جا سکتی ہے) تاکہ رہائش، حمل و نقل، خورد و نوش اور ادائیگی فرض میں بھاگ دوڑ اور جہدِ مسلسل نہ کرنا پڑے۔ زیادہ افراد کی، گروہ بندی الجھنیں پیدا کر دیتی ہے۔

دوسرا مسئلہ خوراک کا ہے، جہاں تک ہو سکے راشن گیری اور توے چولہے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ یہی چیزیں بیشتر حادثوں کا باعث ہوتی ہیں۔ بشرطِ ضرورت اور بدرجہ مجبوری، مقامی طور پر ایسے عارضی انتظامات کیے جا سکتے ہیں ۔ چونکہ ۔ منیٰ اور عرفات میں ہر چہار طرف کپڑے اور لکڑی میں لپٹی ہوئی رہائش گاہیں ہوتی ہیں۔ اس لیے اور بھی ضروری ہے کہ یہاں قیام کے پانچ دن نہایت محتاط ہو کر گزاریں۔ زبان کے چٹخارے اور قربانی کے گوشت میں اُلجھ کر نہ رہ جائیں۔

جہاں تک ہو سکے، مختصر سے مختصر اور ضروری سامان لے کر چلیں۔ تجارتی اور تفریحی اشیا ساتھ رکھنے سے گریز کریں۔ حتیٰ کہ وزنی بستر اور گدّے بھی ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ فوم کا گدّا اور تکیہ حرم شریف میں بآسانی مل جاتا ہے جو ہلکا، دیرپا اور آرام دہ ہوتا ہے۔

حرمین شریف میں اگلے چند سالوں تک موسم بہت خوشگوار رہے گا۔ صرف ایک گرم چادر، ایک کمبل، ایک سویٹر اور ایک مفلر سے کام چل جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ان کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ چار چھ کپڑوں کے جوڑے، ہر موسم میں کافی ہوتے ہیں۔ ریکسین یا کینوس کا ایک بیگ (جو آسانی سے کاندھے پر لٹکایا جا سکے اور جس

میں لوٹا اور دیگر چھوٹی چیزیں محفوظ رہ سکیں) بہت مفید ہوتا ہے۔ چونکہ اکثر اوقات سامان لے کر پیدل چلنا پڑتا ہے۔ اِس لیے مختصر اور ہلکا پھلکا سامان۔ باربرداری کی کوفت اور اخراجات سے نجات دلا دیتا ہے۔

گو اخراجات کئی گُنا زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر بھی حکومت کی جانب سے ملا ہوا۔ زرِ مبادلہ اتنا ہوتا ہے کہ ایک فرد بڑی آسانی اور فراخ دِلی کے ساتھ اپنے اخراجات پورے کر سکتا ہے اور اعزا و احباب کے لئے تبرکات اور مقررہ تحائف بھی لاسکتا ہے۔ ہاں، غیر ضروری خریداری، سامانِ تعیش اور تجارتی اشیاء و مشینری کی گنجائش نہیں

اتفاقی زخم، چوٹ اور بیماری کے لئے ادویات ضرور ساتھ ہونا چاہئیں کیونکہ زبان کے فرق اور غیر ضروری اخراجات سے بچنے کے لئے ادویات کی موجودگی ضروری ہے۔ جو اپنے لیے نہیں تو دوسروں کے لیے ہی کام میں لائی جاسکتی ہیں جن کے استعمال کی ہدایات گھر سے چلنے سے پیشتر اپنے ڈاکٹر سے ضرور حاصل کر لیں۔

عبادت کے اوقات اور حرمین شریف کی حاضری کی پابندی ضرور کریں۔ لیکن یہ سمجھ لیں کہ چونکہ دنیا کے ہر گوشے کے زائرین کی بہتات ہوتی ہے۔ اس لئے ہجوم کے نرغے سے دُور رہیں۔ حجرِ اسود کے استلام اور خانہ کعبہ کے طواف کے دوران۔ نہ تو دوسروں کو تکلیف پہنچائیں اور نہ خود عقیدت کی پرجوش ناسمجھ یلغار۔ جبر اور ایذا کا شکار ہوں۔ وقت اور موقعہ کی مناسبت سے ارکان ادا کریں اور صبر و تحمل کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اِسی میں خدا کی خوشنودی ہے اور یہی اتباعِ رسولؐ۔

اپنے گروہ کے رہبر کے بغیر اِدھر اُدھر نہ پھریں۔ بصورت تنہائی مقررہ اور جانے پہچانے راستوں اور علاقوں کے علاوہ کہیں نہ جائیں۔ لیکن ہر وقت اپنے پاس اپنا نام

معلم کا نام و پتہ اور رہائشی کارڈ ضرور رکھیں۔ حج کی ادائیگی سے پہلے (روزمرہ ضروریات کے علاوہ) کوئی خریداری نہ کریں۔ اپنی ذاتی اور محفوظ جیب پر بھروسہ رکھیں۔ اجتماعی امانتیں اکثر اجتماعی خسارے کا باعث ہوتی ہیں۔ نظم و ضبط اور اخلاق کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اِسی سے اپنی اور اپنے ملک کی عظمت بلند ہوتی ہے۔

دوران حج۔ دو باتیں مجھے بہت زیادہ چُبھتی رہیں جن کا تذکرہ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید اربابِ بست و کشاد اور اہلِ درد کوئی مداوا کر سکیں۔

اوّلاً اپنے قومی پرچم کا مسئلہ ہے جو نہ تو مکہ معظمہ اور نہ ہی مدینہ منورہ اور منٰی میں، اس طرح لہراتا ہوا نظر آیا جس طرح ایران، ترکی، بھارت اور دیگر ممالک کے پرچم اپنی عظمتوں کے گیت گا رہے تھے۔ پاکستان ہاؤس کو چھوڑ کر [illegible] پاکستانی اقامت گاہیں، پاکستانی ادارے وغیرہ۔ کوئی بھی ایسا نہ تھا جسے احساسِ حقیقت ہوتا توفیق تو اس لئے نہیں کہتا کہ تفوق، بلند و بالا ہوٹلوں کے علاوہ ہر جگہ نمایاں تھا۔ ستم بالائے ستم کہ میدانِ عرفات جہاں جبلِ رحمت کے سامنے نو لاکھ فرزندانِ توحید سرگرم توبہ و استغفار تھے۔ وہاں بھی ہیلی پیڈ (ہیلی کاپٹر کا اڈا) کے دونوں طرف بھارت کے چار جھنڈے ہواؤں کے دوش پر لہرا کر ترغیب فشاں تھے۔ اِدھر اُدھر کہیں بھی پاکستانی پرچم نظر نہیں آرہا تھا۔ نہ تو چار سو افراد سے فی کس تقریباً چار ہزار روپیہ (بالعوض رہائش و خوراک) لینے والی جماعت کو احساس تھا اور نہ ہی بڑے گروہ بند افراد کو۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آیندہ سے ہر شعبۂ زندگی اِس خامی کو دُور کرنے کی پوری کوشش کرے

اِسی طرح شناختی بیج کا مسئلہ ہے جس کے لئے ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہر حاجی کو اپنے سینہ پر لٹکانے کے لئے دیا جائے گا مگر دا حسرتا۔ کہ بھارتی، ملائی، انڈونیشی، مصری

افریقی اور دیگر ممالک کے افراد کے بیج تو موجود تھے۔ لیکن پاکستانی حجاج کے سینے خالی تھے۔ کاش کہ اگلی مرتبہ ہم احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔

دوسری حیرت انگیز بات ٹیلی گرام کی فیس تھی۔ منیٰ میں میرے ساتھ کچھ افراد نے اپنے اپنے اعزا کو ٹیلیگرام بھیجے تو تیئس ریال (تقریباً پینسٹھ روپے) وصول کیے گئے جب کہ پاکستان سے زیادہ دور ممالک کے افراد سے آٹھ ریال سے پندرہ ریال تک طویل مضامین کے لئے وصول کیئے جا رہے تھے۔ اس خصوصی عنایت کا سبب پوچھا گیا تو متعلقہ مترجم نے ہنس کر فرمایا۔ اعتراض درست ہے۔ مگر یہ آپ کا اپنا معاملہ ہے ۔۔؟ اللہ۔ اللہ۔

چونکہ میں نے فریضۂ حج کی ادائیگی کے مدارج دل چسپ سفر کے طور پر ترتیب دیئے ہیں۔ تاکہ سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔ اس لئے آپ اسے بار بار غور سے پڑھ کر ذہن نشین کر لیں اور اسی ترتیب سے۔ اس مقدس فریضہ کو ادا کریں۔ اور پھر میرے ساتھ تعاون کرنے والے جناب منظور احمد گیلانی۔ جمال الدین بٹ، نصیر الدین صاحب، مسٹر گوہر حسین درانی اور مجھے دعائے خیر میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد۔ خدائے بخشندہ

مزمل حسین۔ قادری
۶۳۔جی ماڈل ٹاؤن۔لاہور

۴ مارچ ۱۹۷۶ء

اعداد و شمارِ حجاج برائے ۱۳۹۵ھ

اِس سال ۹ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ حج کے موقعہ پر عرفات میں ۸،۹۴،۵۷۳ حجاج کرام نے وقوف کیا۔ جن میں سب سے زیادہ تعداد ۲،۱۶،۶۹۸ عرب و غیر عرب افریقی باشندوں کی تھی۔ دوسرے نمبر پر ۱،۳۶،۱۱۵ ترک تھے اور تیسرے نمبر پر ۱،۱۹،۴۰۷ یمنی تھے۔ جب کہ چوتھا نمبر ۴۷،۹۵۰ ایرانیوں کا تھا۔ انڈونیشیا لیبیا اور مصر کے بعد پاکستانی حجاج تھے۔ جن کی تعداد ۲۷،۰۴۵ تھی۔ اِن میں سے تقریباً تیرہ ہزار وہ پاکستانی ہیں جو بحری راستے سے آئے یا دیگر ممالک میں مقیم ہیں

افسوس صد افسوس کہ سپین جو کبھی سطوتِ اسلام کا گہوارہ تھا اور جہاں آج بھی قرطبہ کی تہذیب نوحہ فگن ہے۔ وہاں سے صرف ایک حاجی وقوف فرما تھا، اور زبانِ حال سے گویا تھا۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو، جو گوشِ حقیقت نیوش ہے

تعارف

رُہوادِ سفرِ حج۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، مناسک حج وغیرہ قلم بند کرنے سے پیشتر ضروری ہے کہ عازمین حج کی رہنمائی اور حجاجِ گرامی کی رہبری کے لئے، اصلاحات عربیہ، تشریحات لازمہ اور مقاماتِ مقدسہ کی توضیح وضاحت کردوں تاکہ آگے چل کر معلوماتِ خصوصی کے سہارے، مقاصد و مدارج کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ چونکہ میقات و احرام۔ عمرہ و حج کے نقطۂ آغاز ہیں اس لئے یہیں سے ابتداء کرتا ہوں۔

میقات: اُن مقامات کو کہتے ہیں۔ جہاں سے آفاقی (مکہ کی حدودِ میقات سے آنے والے عازمین حج کو آفاقی کہا جاتا ہے) مکہ مکرمہ میں آنے کے لئے احرام باندھتے ہیں پاکستان، ہندوستان اور دیگر جنوب مشرقی ممالک سے بحری جہاز سے آنے والے یلملم کے مقام پر، جہاز ہی میں احرام باندھتے ہیں۔ یہ جگہ عدن کے نزدیک ہے اور یہاں پہنچ کر جہاز والے سیٹی دے کر لوگوں کو اطلاع دیتے ہیں جبکہ ہوائی جہاز سے آنے والے کراچی سے ہی احرام باندھتے ہیں۔ احرام باندھنے سے پہلے سر کے بال منڈوا کر غسل کیا جاتا ہے۔ اور احرام پہن کر دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں۔ میقات کی حدود مندرجہ ذیل ہیں۔



احرام تقریباً ۳ گز لمبی اور ڈیڑھ گز چوڑی، دو چادر یا تولیہ پر مشتمل ہے۔ ایک چادر تہبند کے طور پر باندھی جاتی ہے اور دوسری بدن کے اوپر کے حصہ پر اوڑھ لی جاتی ہے۔ چادریں سلی ہوئی نہ ہوں اور انہیں باندھنے یا اوڑھنے کے وقت کوئی گرہ یا گانٹھ نہ لگائی جائے۔ بلکہ بدن کے نچلے حصہ پر لپیٹ کر ایک بیٹی سے کس لیا جائے۔ حاجیوں کے لئے یہ پیٹیاں خاص طور پر تیار کی جاتی ہیں اور کراچی میں مل جاتی ہیں۔ احرام پہن کر سر کو ننگا اور کھلا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ان چادروں کے علاوہ جسم پر نہ تو کوئی بنیان یا سلوکا ہو اور نہ ہی لنگوٹ یا انڈر ویئر۔ احتیاطاً احرام کی دو فاضل چادریں ساتھ لے لینا چاہیئے۔ تاکہ بوقتِ ضرورت انہیں استعمال کیا جا سکے۔

عورتوں کا اپنا لباس ہی احرام ہوتا ہے۔ صرف سر پر ایک سفید رومال یا دوپٹہ باندھ لیں۔ تاکہ بال نہ تو بکھریں اور نہ گریں۔ احرام کی حالت میں منہ ڈھانکنا۔ چہرے پر نقاب ڈالنا یا دستانے اور موزے پہننا منع ہے۔

احرام باندھنے کے بعد ہر دو اصناف پر پابندی عاید ہو جاتی ہے کہ وہ نہ تو ناخن کاٹیں، نہ ہی کوئی خوشبو لگائیں، یا سونگھیں، غسل میں نہ تو بدن کو ملیں اور نہ ہی صابن استعمال کریں۔ شکار، فحش گفتگو، شادی بیاہ کی شرکت، نکاح خوانی، ایذا رسانی اور ہر قسم لغو، مکروہ، غلیظ فکر و عمل ممنوع ہے۔

پیروں میں چپل وغیرہ پہننے کا مسئلہ لوگوں کو الجھا دیتا ہے۔ اور بھیڑ چال کے طور پر سب لوگ، ربڑ کی ہوائی چپل وغیرہ پہن لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے انگوٹھوں، پنجوں اور انگلیوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات یہی ہوائی چپلیں حادثے کا باعث بنتی ہیں اور بھیڑ بھاڑ میں ایک کا دوسرے پر پیر پڑنے کی

وجہ سے اکثر لوگ گر پڑتے ہیں، جنہیں سنبھالنا مشکل ہوتا ہے اور اس طرح کچھ جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ کراس پٹی والی چپل ۔ یا پیر کے اگلے اور پچھلے حصّہ کو ڈھانپنے والے جوتے، مثلاً ناگرا جوتی یا کھُسّے جو بہت سُود مند ہوتے ہیں استعمال کریں کیونکہ مُدعا یہ ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے اختتامی جوڑ سے لے کر ٹخنے کے جوڑ والی ہڈی تک، بڑی ہڈی کھلی رہے۔ کراس پٹی والی چپل ناگرا جوتی اور کھُسّے اِس غرض کے لئے مفید ہیں۔ یہ نہ تو بار بار ضائع ہوتے ہیں اور نہ ہی احرام کو خراب کرتے ہیں۔ بلکہ حادثات کی روک تھام بھی کر لیتے ہیں۔

خواہ عمرہ کیا جائے، یا حج، یا دونوں، ہر صورت میں احرام باندھنا ضروری ہے۔ صرف نیّت کا فرق ہوتا ہے۔ عمرہ کے لئے عمرہ کی نیت۔ حج کے لئے حج کی نیّت اور عمرہ و حج مشترکہ کے لئے مشترکہ نیّت کی جاتی ہے، مگر نوافل دو ہی پڑھی جاتی ہیں۔ اور تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) بہرصورت واجب ہوتی ہے۔

عمرہ: اسے حجِ اصغر بھی کہتے ہیں۔ حج کے مخصوص ایام کے علاوہ، عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ عمرہ فرض نہیں ہے۔ اِس میں وقوفِ عرفات، وقوفِ مزدلفہ، اکٹھی نمازیں اور خطبہ کے ارکان نہیں ہوتے۔ طوافِ قدوم اور طوافِ وداع بھی نہیں کئے جاتے طواف شروع کرتے وقت تلبیہ پڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ جب کہ حج میں جمرۃ العقبہ کی رمی شروع کرتے وقت تلبیہ ختم ہوتی ہے۔ (واضح رہے سنہ ۶ ہجری میں جب صلح حدیبیہ ہوئی اسی وقت عمرہ کرنے کا حکم ہوا)

بجائے میقاتِ اُولیٰ، میقاتِ عمرہ (تنعیم جو مکہ سے دو تین میل دُور ہے) سے احرام باندھ کر مکہ معظمہ میں داخل ہوا جاتا ہے اور تمام آدابِ احرام و حج ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ باب السلام سے مسجدِ حرام میں داخل ہو کر رمل[1] و اضطباع کے ساتھ طواف کیا جاتا ہے۔

[1] طواف کے پہلے تین چکروں میں کندھے ہلا کر جھپٹ کر مگر چھوٹے قدموں سے جلدی جلدی چلنا رمل کہلاتا ہے۔

حجرِ اسود کے پہلے استلام[1] (حجرِ اسود کو بوسہ دینا۔ یا ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی جانب کشادہ کرنا اور پھر چومنا) پر تلبیہ بند ہو جاتی ہے۔ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر آبِ زم زم پی کر اور باب الصفا سے گزر کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے جس کے بعد سر منڈوا کر احرام اتار دیا جاتا ہے۔

حج ہر صاحبِ ہوش، بالغ، صحت مند اور صاحبِ نصاب مسلمان پر حج فرض ہے۔ لیکن اِس بات کو نہ بھولنا چاہیئے کہ بیوی بچوں کی ضروریات، تعلیم اور شادی بیاہ سے فارغ ہونا ضروری ہے یا اِس قدر اندوختہ علیحدہ ہو کہ اہل و عیال کی ضروریات پوری ہو سکیں اور مصارفِ حج بھی ادا ہو جائیں۔ حج کی شرائط پوری صحت سے ادا کرے۔ اور کسی رُکن کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو۔ حج کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ احرام باندھنا اور اُس کی پابندی کرنا۔ ۲۔ عُمرہ کا طواف اور سعی کرنا۔

۳۔ وقوفِ عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کے زوال کے بعد ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے میدانِ عرفات میں وقوف کرنا۔ اور ظہر عصر کی قصر نمازیں مِلا کر پڑھنا۔

۴۔ ۹ ذی الحجہ کی شام سے صبح صادق تک مزدلفہ میں وقوف کرنا۔

۵۔ رمی جمرۃ العقبہ کی مزدلفہ سے واپسی پر مِنیٰ آ کر کرنا۔ ۶۔ قربانی کرنا۔

۷۔ سر منڈوا کر احرام کھول دینا اور پھر ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کسی وقت مکہ معظمہ آ کر طوافِ زیارت کرنا اور پھر واپس مِنیٰ آ کر ۱۳ ذی الحجہ تک تینوں جمرات کی بیک وقت روزانہ رمی کرنا۔ (۱۲ ذی الحجہ کو بھی واپس آیا جا سکتا ہے)

۸۔ طوافِ وداع کرنا۔ اور مکہ معظمہ اپنی قیام گاہ پر واپس آجانا۔

[1] یہ دہ قرمزی رنگ کا پتھر ہے۔ جو خانہ کعبہ کے مشرقی جنوبی کونے پر سرکارِ دو عالمؐ نے ایک چادر پر رکھ کر اور تمام قبائلِ مکہ سے چادر پکڑوا کر۔ خود نصب فرمایا تھا۔

حج تین صورتوں میں کیا جاتا ہے ـــــــ پہلی صورت حج افراد، دوسری حج قِران اور تیسری حج تمتع کہلاتی ہے۔

حجِ افراد: صرف حج کرنے کو کہتے ہیں جو عمرہ، قِران اور تمتع کے طریقہ پر ہو۔ کوئی آفاقی (غیر ملکی) یہ حج نہیں کرتا۔ صرف چند لوگ ضرورتاً یہ حج کرتے ہیں۔

حجِ قِرآن: افضل ہے جس کے معنیٰ ہیں عمرے اور حج کا ایک ہی احرام باندھنا اور اسی احرام میں عمرہ و حج کرنا۔ درمیان میں احرام نہیں اتارا جاتا۔ صرف پابندیاں نرم ہو جاتی ہیں۔ احرام حج کے تمام مناسک ادا کرنے کے بعد اتارا جاتا ہے۔

حجِ تمتع: حج افراد سے افضل اور حج قِرآن سے کم ہے۔ حجاج کی اکثریت حج تمتع ہی کرتی ہے۔ تمتع کے معنی فائدہ حاصل کرنا ہیں۔ یعنی حج تمتع کرنے والا عمرہ اور حج کے احرام کے درمیان اُن چیزوں سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے جو کہ احرام کی وجہ سے منع تھیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تمتع کرنے والا اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ ہوگا تو عمرہ کے بعد سر نہیں منڈوایا جائے گا۔ اور ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا جائے گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمتع کرنے والا حج کے مہینہ میں ہی عمرہ کرے گا اور احرام اتارنے کے بعد مکہ شریف یا کسی دوسری جگہ قیام کرے گا۔ لیکن وطن واپس نہیں جا سکتا۔

حج افراد کرنے والے کو **مُفرد**، حج قِرآن والے کو **قارِن** اور تمتع کرنے والے کو **متمتع** کہتے ہیں۔

طواف کی بھی کئی قسمیں ھیں:۔

طوافِ قدوم: ہر آفاقی کے لئے مسنون ہے جو حج افراد یا قِرآن کی نیت سے مکہ معظمہ آیا ہو۔

طوافِ زیارت: یہ حج کا رکن ہے۔ اِس کو طوافِ فرض، طوافِ حج اور طوافِ رُکن بھی کہتے ہیں۔

طوافِ وداع: مکہ معظمہ سے رخصت ہوتے وقت یہ طواف کیا جاتا ہے اور ہر آفاقی پر فرض ہے۔

طوافِ عمرہ: عمرہ میں فرض ہے اور متمتع پر بھی واجب۔ اس میں رمل اور اضطباع کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

طوافِ نذر: جس نے طواف کی نذر مانی ہو اس پر واجب ہے۔

طوافِ نفلی: یہ طواف ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔

بغیر کسی شرعی عذر یا کمزوری کے طواف اور سعی پیدل کرنا واجب ہے۔

بچوّں کا حج: بچوں پر حج فرض نہیں ہے۔ بفرضِ محال اگر کسی بچے کو ساتھ لے جایا گیا اور کسی طرح حج کرا بھی دیا تب بھی یہ حج نفل ہی رہے گا۔ بچے کو اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بالغ ہونے پر اگر بچہ صاحب نصاب ہوا تو اُسے فرض حج ادا کرنا لازمی ہوگا۔ بچوں کو ساتھ لے جانے میں اُن کے والدین کے حج بھی مکروہ ہو جانے کے اندیشے ہیں۔ سفر کی طوالت و صعوبت ارکانِ حج کی تکمیل عبادت و ریاضت نہ تو بچے برداشت کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُن کے والدین دل جمعی سے رہ سکتے ہیں۔ اِس لیے بچوں کو ساتھ لے جانا نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسرے زائرین اپنی حکومت اور میزبان حکومت کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔

مکہ معظمہ: یہ بہت پرانا شہر ہے۔ اور زمین کی ناف بھی یہیں ہے آب زم زم کا چشمہ پھوٹا جسے دیکھ کر۔ بابل و کلدان کے گزرتے ہوئے قافلوں نے اِس چشمہ کے نزدیک آبادی کی داغ بیل ڈالنے کے رجحانات کی تبلیغ کی اور یہیں ذبیحہ حضرت اسماعیل ؑ کا

وہ تاریخی واقعہ پیش آیا جو داستانِ حرم کی ابتداء ہے۔ یہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے کعبہ شریف کی تعمیر اوّل انجام دی اور یہی شہر مولدِ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہیں وہ کعبہ ہے جو سب سے پہلا خدا کا گھر اور عبادت خانہ ہے جس کی تعمیر میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزمان تک نے حصّہ لیا اور مختلف ادوار میں ردّ و بدل کے مراحل سے گزر کر سلطان مراد کے خاص اہتمام سے سنہ ۱۰۴۰ھ میں از سرِ نو اہلِ قریش کی بنیادوں پر تعمیر ہوا اور آج تک اُسی صورت میں قائم ہے۔

صفا و مروہ: کعبہ شریف کے شمال مشرق اور جنوب مغرب میں دو پہاڑ ہیں۔ جنہیں صفا و مروہ کہا جاتا ہے۔ اب اِن پہاڑوں کو کاٹ کر مسجدِ حرام کی حدود سے باہر کر دیا گیا ہے۔ اِن ہی پہاڑوں کے درمیان کعبہ شریف ہے۔ اور اسی درمیانی فاصلہ پر بی بی حاجرہ حضرت اسمٰعیل کے لئے پانی کی تلاش میں سات مرتبہ دوڑیں چڑھیں اور اتریں۔ مروہ کی پہاڑی پر غیب سے آواز آئی۔ پریشان نہ ہو۔ آپ نے مُڑ کر دیکھا تو معصوم نبی کی ایڑیاں رگڑنے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا تھا۔ بی بی حاجرہ نے زم زم کہہ کر اِس اُبلتے ہوئے پانی کو ٹھہرالیا اور اس کے چاروں طرف پتھر رکھ دیئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا جانے یہ پانی کہاں تک پہنچتا۔ اسی لئے اس کا نام چاہِ زمزم پڑ گیا اور بی بی حاجرہ کے دوڑ کر چکر لگانے کی سنّت کو سعی کا نام دے دیا گیا۔ جو تا بہ ابد حجاج کرام پر واجب ہو گئی اور جو ہمیشہ بحضورِ قلب ادا کی جاتی ہے۔

میلَین اخضرَین: صفا و مروہ کے درمیان دو سبز ستون نصب ہیں۔ جن کے درمیان دوڑ کر اس لئے چلا جاتا ہے تاکہ بی بی حاجرہ کی سنّت ادا ہو۔ آپ پانی کی تلاش میں جب اِس جگہ پہنچتیں معصوم لختِ جگر نظروں سے دُور ہو جاتا۔ آپ یہ فاصلہ دوڑ کر طے کرتیں اور پہاڑ پر چڑھ کر اپنے نورِ نظر کو دیکھتیں۔ ہر چکر میں آپ نے یہی عمل کیا۔

جبلِ ثور: مکہ معظمہ کے شمال مغرب میں ایک پہاڑ ہے جس کی بلندی پر غارِ ثور واقع ہے تقریباً تین میل کی چڑھائی کے بعد اس غار تک پہنچا جاتا ہے۔ یہی وہی مشہور غار ہے۔ جہاں بوقتِ ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین چار دن قیام فرمایا تھا۔ بحکمِ الٰہی اس غار کے دہانے پر مکڑیوں نے جال بُن کر اِسے اغیار کی نگاہوں میں ناقابلِ استعمال بنا دیا تھا اور کفارِ مکہ تلاشِ بسیار کے باوجود یہاں سے بے نیل و مرام واپس چلے گئے تھے۔ یہی اس غار کی فضیلت اور موجبِ زیارت و نوافل ہے۔ ہر شخص اِس غار تک پہنچنے کی ہمّت نہیں کر سکتا۔

مسجد بلال: محلہ جیاد کے آخری کونے اور صفا پہاڑ کی بلندی پر یہ مسجد واقع ہے یہیں معجزہ شق القمر رونما ہوا تھا۔

مولدِ نبی: حرم شریف سے قریب دو فرلانگ دُور، صفا پہاڑ کے نشیب میں اور منیٰ جانے والی سڑک کے کنارے وہ مکان ہے جہاں رسولِ کریمؐ پیدا ہوئے۔ آج کل اس مکان کی شکل تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اس میں ایک کتب خانہ قائم کر دیا گیا ہے۔

جنت المعلیٰ: منیٰ جانے والی سڑک پر حرم شریف سے تقریباً دو میل دُور یہ ایک قبرستان ہے۔ جو ذیلی سڑک کے نشیب سے شروع ہو کر پہاڑ کی بلندی تک چلا گیا ہے۔ کافی وسیع ہے۔ درمیان میں اوپر سے گزرنے والی سڑک کا پُل بھی بنا ہوا ہے۔ پہاڑی کے آغوش میں بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ اور بی بی آمنہ سیدہ کے مزارات ہیں۔ حضرت عبدالمطلب، حضرت ابی طالب اور حضرت عبد مناف کے مزارات بھی اسی جگہ بتلائے جاتے ہیں۔ بہت صاف ستھرا قبرستان ہے۔ جگہ جگہ پانی کے سرکاری نل لگے ہوئے ہیں۔

جبلِ نور: مکہ معظمہ سے قریب پانچ چھ میل دُور اور منیٰ جانے والی سڑک کی بائیں جانب شاہراہ طائف کے بائیں حصہ پر۔ قریب ایک فرلانگ اندر جاکر جبلِ نور کی ترائی شروع ہوتی ہے۔ یہ پہاڑ بھی کافی بلند ہے اِس کی انتہائی بلند چوٹی اور ذیلی پہاڑی کے درمیان ایک تنگ دراڑ میں غارِ حرا واقع ہے۔ غارِ حرا تک جانے کے لئے قریب ایک میل کی چڑھائی چڑھنا پڑتی ہے [redacted] ۔

طویل عرصہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس غار میں مجاہدہ ریاضت اور عبادت کی۔ جس کے دوران بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ حضور کے نادونوش کا بہ نفسِ نفیس خود جاکر انتظام فرمایا کرتی تھیں۔ اِسی غار میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہیں سے اُتر کر پیارے نبیؐ نے کفارِ مکہ کو خدا کا پہلا پیغام پہنچایا جس کے متعلق مولانا الطاف حسین حالی نے اپنے مسدس میں فرمایا ہے:

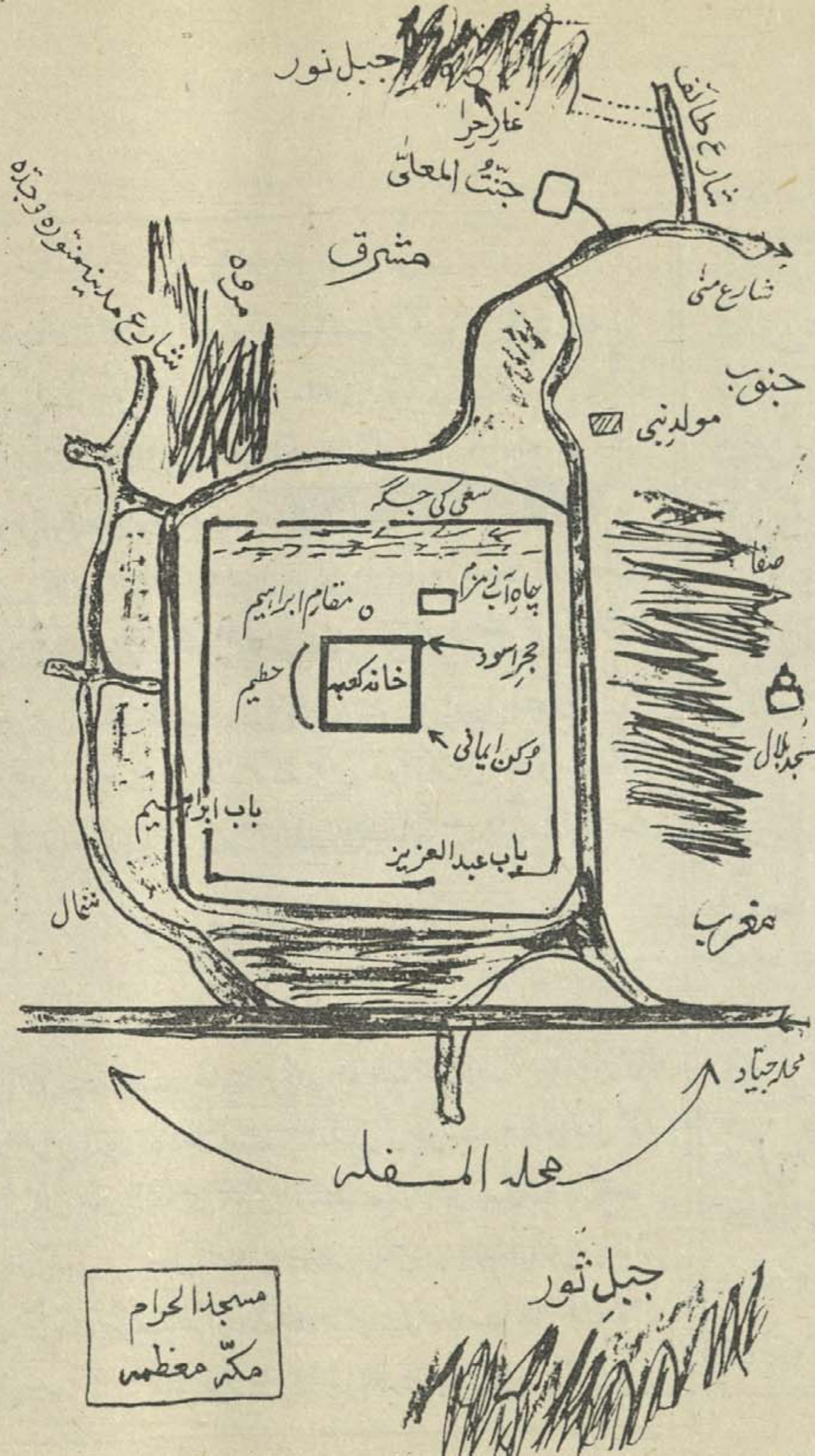
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

منیٰ: مکہ معظمہ سے قریب سات میل دُور۔ جانب مشرق ایک شہر ہے جہاں رمی جمار (شیطان کو کنکریاں مارنا۔ رمی کہلاتا ہے۔) اور قربانی کی جاتی ہے۔ ۸ ذی الحجہ کی صبح احرام بردوش حجاج یہاں پہنچتے ہیں۔ ظہر کی نماز سے لے کر ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز تک پانچ نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ یہاں تمام حجاج چھولداریوں، خیموں اور شامیانوں میں قیام کرتے ہیں۔ حکومت ہر ایک معلم کو الاٹ شدہ حاجیوں کی تعداد کے مطابق کشادہ قطعہ تقسیم کردیتی ہے۔ جس پر معلمین حضرات چھولداریاں اور شامیانے نصب کرتے ہیں اور ہر قطعہ پر اپنے اپنے ناموں کے بورڈ لگادیتے ہیں تاکہ جاننے اور پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ فجر کی نماز کے بعد سب لوگ عرفات روانہ ہو جاتے ہیں۔ جس کا فاصلہ تقریباً چھ میل ہے۔ عرفات پہنچ کر چھولداریوں، خیموں اور شامیانوں میں قیام ہوتا ہے۔ منیٰ میں ہی سرکاری ہسپتال کے پیچھے بلندی پر مسجد خیف ہے۔ جہاں سینکڑوں پیغمبر اور بزرگانِ دین دفن ہیں۔ یہاں بھی دو رکعت نماز نفل پڑھنا افضل ہے۔

عرفات: مکہ معظمہ سے مشرق کی جانب جبلِ رحمت کی وادی میں وہ میدان ہے، جہاں ۹ ذی الحجہ کو حج ہوتا ہے۔ منیٰ سے اس کا فاصلہ قریب چھ میل ہے۔ یہاں ظہر اور عصر کی اوّل وقت میں نماز قصر ادا کی جاتی ہے۔ جس کے بعد وقوف کیا جاتا ہے۔ جو حج کا رکنِ اعظم ہے۔ وقوفِ عرفہ میں دعا و درود کے بعد جبلِ رحمت کی جانب منہ کر کے عجز و انکسار کے ساتھ اور میدانِ حشر کا تصور کر کے حجاج کرام دعائیں مانگتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔

وقوف: اس کے معنی ہیں۔ قیام کرنا یا ٹھہرنا۔ میدانِ عرفات میں۔ زوالِ آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک قیام کرنے کو۔ وقوفِ عرفات کہا جاتا ہے۔ عرفات سے واپسی پر مزدلفہ کے قیام کو۔ وقوفِ مزدلفہ اور یہاں سے چل کر منیٰ میں ٹھہرنے کو وقوفِ منیٰ کہتے ہیں۔

جبلِ رحمت: عرفات کا وہ پہاڑ ہے جہاں بابا آدم کی دعا مسلسل قبول ہو کر اماں حوّا سے ملاقات ہوئی۔ ۹ ھ میں جب پہلا حج حضرت صدیق اکبرؓ کی سرکردگی میں کیا جا رہا تھا۔ حضرت علیؓ سورۃ توبہ کی نازل شدہ چالیس آیتیں لے کر اسی پہاڑ کے دامن میں پہنچے تاکہ کوئی مشرک آئندہ حج و طواف نہ کرسکے۔ ۱۰ ھ میں جب حضورؐ حج



کو تشریف لائے اور اِدھر اُدھر کے تمام قبیلے شریکِ حج ہو گئے۔ اِسی پہاڑ کے نچلے حصہ پر چڑھ کر حضورؐ نے قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبۃ الوداع سنایا جسکی اتباع میں امام عید کا خطبہ دیتا ہے اور لاکھوں فرزندانِ توحید، بلا امتیاز رنگ و نسل تکبیر و تہلیل میں ہمہ تن مصروف و لرزاں رہتے ہیں۔ اسی پہاڑ کے دامن میں میدانِ عرفات پھیلا ہوا ہے۔ جہاں لوگ وقوفِ عرفہ کے دوران اسی پہاڑ کی سمت منہ کر کے خدائے قدوس کے رحم و کرم کے طلبگار ہوتے ہیں۔

مسجد نمرہ: میدانِ عرفات کے نزدیک ایک مسجد ہے جہاں امام حج کے دن ظہر و عصر کی نمازیں دوہری اقامت کے ساتھ پڑھاتا ہے۔ چونکہ یہ جگہ عرفات میں شامل نہیں۔ اِس لئے حجاج کی اکثریت اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرتی ہے۔

مسجد صخرہ: رسولِ خدا نے یہیں وقوف فرمایا تھا، لیکن اب جگہ کی تنگی کی وجہ سے حجاج اپنی قیام گاہوں پر ہی وقوفِ عرفہ کرتے ہیں۔

مزدلفہ: عرفات و منیٰ کے درمیان پہاڑوں سے گھرا ہوا ایک وسیع میدان ہے جو منیٰ سے قریب دو میل دور ہے۔ حجاج غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے آکر اس میدان میں قیام کرتے ہیں۔ یہاں مغرب اور عشا کی قصر نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ دعا و درود کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور کچھ گھنٹے آرام کرنے کے بعد طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر پڑھ کر منیٰ کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں روانگی سے قبل یہیں سے شیطان کے ستونوں پر سنگ باری کیلئے ستر کنکریاں چنی جاتی ہیں جو سنتِ نبویؐ ہے کیونکہ حضورؐ نے حضرت فضیل بن عباسؓ سے کنکریاں چننے کا ارشاد فرمایا تھا۔ کنکریاں ہاتھ میں لے کر آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے انکی گرد جھاڑی اور فرمایا۔ ایسی ہی کنکریاں پھینکا کرو اور دین میں لغو کام سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پہلے لوگ غلو ہی کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

رمی جمار: مکہ معظمہ اور منیٰ کے درمیان (منیٰ سے چار فرلانگ دور) تین مقامات ہیں۔ جہاں شیطان نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیلؑ کو قربانی سے باز رکھنے کے لئے بہکانے کی کوشش کی تھی۔ ایک مقام جمرۃ الاُولیٰ۔ دوسرا جمرۃ الوسطیٰ اور تیسرا جمرۃ العقبہ کہلاتا ہے۔ اِن جمرات پر مختلف اوقات میں سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جمرہ شیطان کے ستون اور رمی شیطان کو کنکریاں مارنے کو کہا جاتا ہے۔

مزدلفہ سے آتے ہوئے یا قدرے توقف کے بعد سب سے پہلے جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں یکے بعد دیگرے ماری جاتی ہیں۔ یہ آخری جمرہ مکہ معظمہ کی جانب ہے۔ کنکریاں مارنے کے بعد حجاج اپنے اپنے خیموں میں واپس آجاتے ہیں اور قربانی، کرنے کے بعد سر منڈوا کر احرام اُتار دیتے ہیں۔

وادیٔ مُحسّر: اُس خطۂ زمین کو کہا جاتا ہے جو عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستے میں پڑتا ہے اور جہاں اصحاب فیل پر قہرِ خداوندی نازل ہوا تھا۔ یہ لوگ مکہ معظمہ کو مسخر کرنے کے لئے نکلے تھے۔ خدائے قدوس نے اُن کے اس جارحانہ اقدام کو تہہ و بالا کرنے کے لئے ابابیلوں کا ایک طوفان بھیج دیا۔ جن کی چونچوں میں دبے ہوئے پتھروں نے اس فرعونی لشکر کو تباہ و برباد کر دیا۔ اسی لیے حجاج اس وادی سے دوڑ کر نکل جاتے ہیں۔ تاکہ ابرہا اور اُس کے بیس ہزار ساتھیوں کی عبرتناک تباہی کا عالم جلد از جلد نظروں سے دُور ہو جائے۔

مدینۂ منوّرہ: وہ پُرفضا اور بابرکت شہر ہے۔ جسے ربِّ جلیل نے ہجرت کرنے کے بعد رسالتمآب کے لئے مخصوص فرمایا اور جہاں سے مکہ معظمہ فتح کرنے کے بعد چار دانگِ عالم میں اسلام کی شمعیں روشن ہوتی چلی گئیں۔ یہیں مسجدِ نبوی ہے جس کے ایک گوشے میں تاجدارِ عرب و عجم معہ اپنے خلفاء حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ محوِ استراحت ہیں۔

مسجدِ نبوی میں گنبدِ خضریٰ کی زمین کا ٹکڑا۔ خانۂ کعبہ مسجدِ حرام اور عرش و کُرسی سے بھی افضل ہے۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

ریاضُ الجنّۃ: حضور سرورِ کائنات کے ممبر اور روضہ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاضُ الجنّۃ ہے۔ مسجدِ نبوی میں داخلے کے بعد یہاں دو رکعت نفل ادا کی جاتی ہیں۔ یہاں جس نے نماز پڑھی۔ گویا جنّت میں داخل ہوگیا۔ اِس نماز کو تحیۃ المسجد بھی کہا جاتا ہے۔

مواجہ شریف و مقصورہ شریف: یہاں پیتل کی جالیوں اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کیا ہوا ہے۔ مواجہ شریف کی طرف ہر سہ مزاراتِ متبرکہ، (مزارِ حضور اقدس۔ مزارِ حضرت صدیق اکبرؓ اور مزارِ حضرت عمر فاروقؓ کے مقابل گول گول سے سوراخ ہیں۔ ایک کھڑکی بھی ہے۔ جو دروازوں کی طرح ہر وقت بند رہتی ہے۔ اسے مقصورہ کہتے ہیں۔ مزاراتِ مقدسہ کے علاوہ ایک قبر کی جگہ بھی ہے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے محفوظ بتایا جاتا ہے۔

سبعتہ ستون: ریاضُ الجنّۃ کے یہ وہ سات ستون ہیں جنہیں فوقیت حاصل ہے اور جو طلاکاری اور سنگِ مرمر کے کام کی وجہہ سے نمایاں نظر آتے ہیں۔ اِن کے قریب نوافل کی ادائیگی۔ ثواب دارین اور کیف و سرور کا موجب ہے۔ پہلا ستونِ حنانہ ہے، جہاں کھجور کے درخت کے نیچے کھڑے ہوکر حضور خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ دوسرا ستونِ حرس ہے جو حضور کے پہرہ دار کی جگہ تھی ——— تیسرا ستونِ وفود ہے جہاں آنحضرت شرعی تعلیم دینے کے علاوہ بیرونی وفود کو شرفِ ملاقات بخشتے تھے۔ چوتھا ستونِ ابی لبابہ

ہے جہاں ایک صحابی حضرت ابی لبابہ نے غزوۂ تبوک میں کوئی غلطی سرزد ہونے کی وجہ سے خود کو اس ستون سے باندھ لیا تھا۔ پانچواں ستونِ سریر ہے اسے مرلعبتہ البصیر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں حضرت جبریل وحی لے کر آتے تھے۔ ساتواں ستون۔ ستونِ عائشہ ہے جس کی بابت حضور نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اس کی فضیلت ظاہر کر دیں تو یہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی ہونے لگے۔

جنّتُ البقیع: مسجدِ نبوی کے مشرق میں قریب آدھے فرلانگ کی دوری پر، ایک بہت بڑا قبرستان ہے جسے جنّتُ البقیع کہا جاتا ہے۔ اس میں تقریباً دس ہزار صحابۂ رسول اُمّہاتُ المومنین حضورِ اکرمؐ کے صاحبزادے، صاحبزادیاں، نواسے، نواسیاں اور ہزاروں رہبرانِ دین مدفون ہیں۔ ایک روایت کے مطابق خاتونِ جنّت سیدۃُ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا مزار بھی یہیں ہے جس کا یقین اس طرح ہوتا ہے کہ اہلِ تشیع حضرات نشان زدہ مزارِ خاتونِ جنّت پر جاکر گریہ وزاری کرتے ہیں۔

یہاں حضرت عباسؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت زین العابدینؓ، حضرت امامؒ باقر، حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت رقیہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت اُمِ کلثومؓ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب، حضرت امام مالکؒ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت نافع، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، فرزندِ رسول حضرت ابراہیمؑ، حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ، حضرت سیدنا عثمان غنیؓ، حضرت حلیمہ سعدیہؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت فضیلؒ بن عیاض، حضرت فاطمہ بنت اسدؓ، حضرت اسمٰعیلؓ بن امام جعفر صادقؒ کے مزارات کے علاوہ بے شمار بزرگانِ دین واکابرینِ ملت محوِ خواب ہیں۔ علاوہ ازیں عوام کی میتوں کو بھی یہیں دفن کیا جاتا ہے۔

مسجدِ قبا: مدینہ منورہ سے قریب دو میل کے فاصلے پر اُمتِ مسلمہ کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ چونکہ آغازِ اسلام کے دوران اور مکہ معظمہ سے ہجرت کے بعد رسالتمآب نے اسی جگہ قیام فرمایا۔ شیدائیانِ نبیؐ اور صحابہ کرام کی مدد سے حضورِ اکرمؐ نے اس مسجد کی خود بنیاد رکھی۔ اس لیے مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے بعد یہ مسجد دنیا کی تمام مساجد سے افضل ترین ہے۔ حضورؐ ہر ہفتہ اس مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے چنانچہ اس مسجد کو یہ شرف بھی حاصل ہوگیا کہ یہاں دو رکعت نماز پڑھنے والے کو ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

جبلِ اُحد: یہ سُرخ رنگ کا پہاڑ مسجدِ قبا کی مخالف سمت میں مدینہ منورہ سے قریباً دو میل دور واقع ہے۔ یہاں وہی مشہور جنگِ اُحد ۳ھ میں لڑی گئی تھی۔ جہاں رسالتمآبؐ کے چچا حضرت امیر حمزہؓ شہید ہوئے اور اسی جگہ حضورِ اکرمؐ کا دندانِ مبارک بھی شہید ہوا۔ سر میں شدید زخم آنے کی وجہ سے پیارے نبیؐ کا سارا جسمِ اطہر خون میں نہا گیا تھا۔

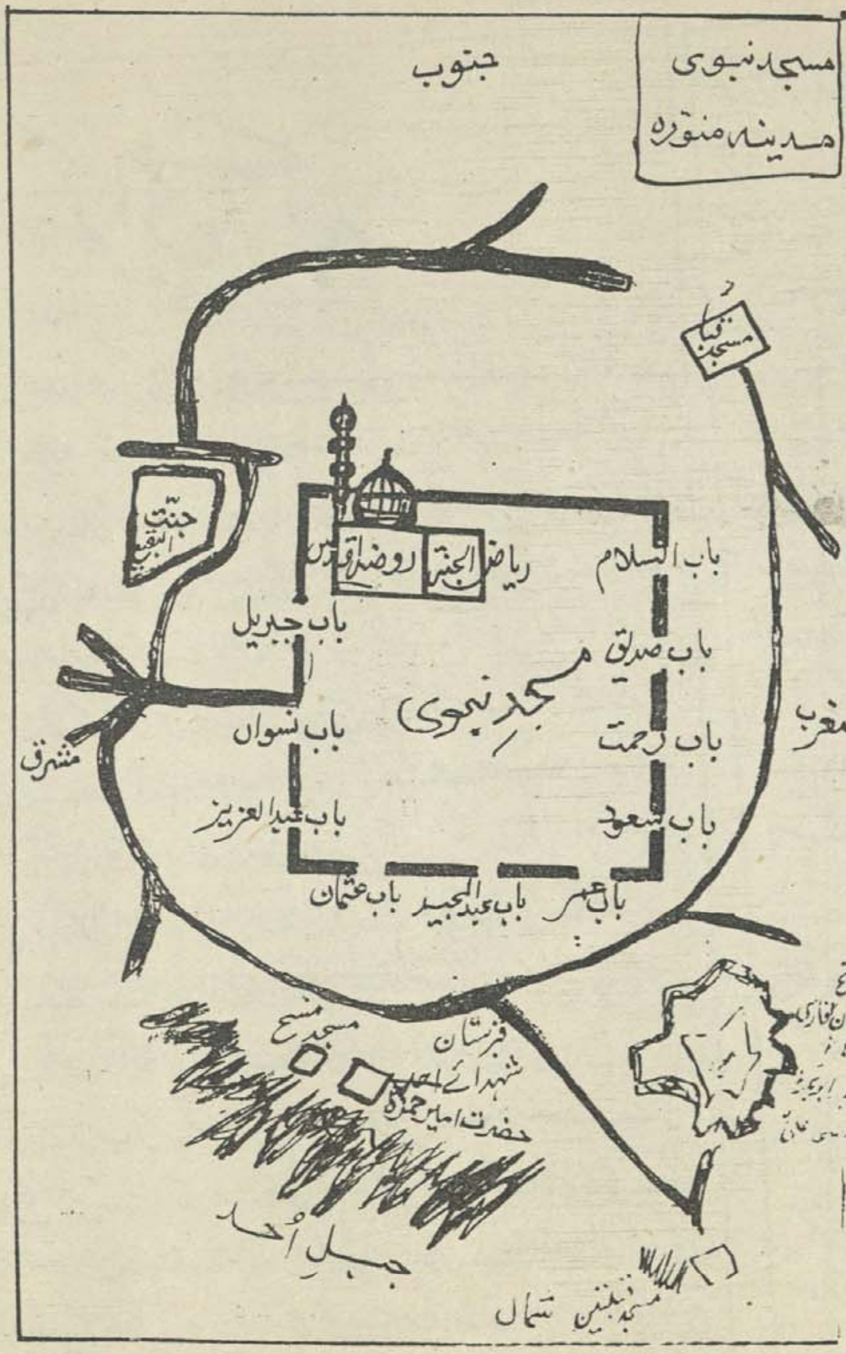
ایک احاطے کے اندر حضرت امیر حمزہؓ اور قریب ستر شہداء کے مزارات ہیں۔ اس احاطے کو لوہے کے جنگلے سے محصور کیا ہوا ہے اور اس کے آہنی دروازہ پر ہمیشہ تالا لگا رہتا ہے۔ احاطے کے سامنے ایک مسجد بھی ہے جہاں دو رکعت نفل ادا کی جاتی ہیں۔

مسجدِ قبلتین: مدینہ منورہ سے جانب مغرب دو میل کے فاصلہ پر یہ وہ مسجد ہے جہاں دورانِ نماز تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا یعنی (جب آنحضرتؐ دوسری رکعت پڑھ رہے تھے پروردگار کا ارشاد ہوا کہ اسی وقت سجدہ کا رُخ بدل لو اور اب بیت المقدس کی بجائے خانۂ کعبہ کی سمت کھڑے ہو کر روئے زمین کے تمام مسلمان اسی سمت سجدہ کیا کریں۔ اس مسجد میں قبلہ اوّل کی محراب و منبر اب تک موجود ہیں۔

مساجد خمسہ جنگِ خندق کے دوران اس وسیع میدان میں جہاں جہاں فوجی کمانڈروں کے خیمے تھے، وہاں چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنا دی گئی تھیں پہاڑی حصّے کاٹ دینے کی وجہ سے یہ مساجد بلندی پر نظر آتی ہیں۔ اِن میں سے ایک مسجد کا نام مسجد فتح ہے جہاں رسالتمآبؐ کا اپنا خیمہ تھا۔ دوسری مسجد حضرت سلمان فارسی کی ہے۔ تیسری مسجد حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی۔ چوتھی حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کی اور پانچویں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کی مسجد ہے۔ ہر مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے اور غزوہ خندق ان جن لڑائیوں میں رسالتمآبؐ نے بہ نفسِ نفیس شرکت فرمائی اُسے غزوہ کہا جاتا ہے۔ کے دنوں کو نظروں میں بسا کر اسلام کے عروج وارتقاء کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

بیئرِ عثمان : مسجد قبلتین کے دائیں پہلو میں یہ ایک قدیم اور تاریخی کنواں ہے جسے حضرت عثمانِ غنیؓ نے سات لاکھ درہم کے عوض یہودیوں سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ کنواں اب تک موجود ہے۔ مگر اس کا پانی خشک ہو چکا ہے۔

اِن مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے واپسی میں مسجد شمس، مسجد اجابت، مسجد جمعہ، مسجد بنی النجار اور مسجد مائدہ میں نوافل پڑھ کر شیدائیانِ رسالت اپنی اپنی قیام گاہوں کو واپس چلے جاتے ہیں۔



کراچی سے جدّہ

عازمینِ حج کو ہدایت کی گئی تھی کہ ہوائی جہاز کی روانگی سے تین گھنٹہ پیشتر ہوائی اڈے پہنچ جائیں۔ اُس دن جمعہ تھا لوگوں نے غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر جلدی جلدی نماز جمعہ ادا کی اور وقت مقررہ پر ہوائی اڈے پہنچ گئے۔ جہاز کی روانگی کا وقت سوا چھ بجے شام مقرر تھا اس لئے میں بھی تین بجے کے قریب مخصوص حج ٹرمینل پر پہنچ گیا۔ یہاں لوگوں کے نہانے، وضو کرنے اور پھر احرام باندھنے کے خاص انتظامات تھے۔ چنانچہ میں نے بھی احرام باندھا اور نوافل ادا کرنے کے بعد اُس بڑے ہال میں پہنچ گیا جہاں سب لوگ اکٹھے تھے۔

یہاں کا عالم بھی عجیب تھا۔ اسے بوکھلاہٹ کہیئے یا ناسمجھی۔ بیشتر حضرات احرام پوشی کے آداب سے ناواقف تھے۔ کسی نے دھوتی باندھ رکھی تھی تو کوئی لنگوٹ کس رہا تھا کسی نے بنیان پہن رکھی تھی تو کوئی سلوکے یا واسکٹ میں ملبوس تھا۔ فرداً فرداً ہر ایک کو سمجھایا اور زیادہ وضاحت کے لئے اپنا نمونہ پیش کیا۔ اکثریت نے تقلید کی لیکن کچھ ایسے بھی سرپھرے تھے کہ جنہوں نے دھوتی والی گانٹھ بندی سے جدائی گوارہ نہ کی خیر۔

روانگی سے قریب ایک گھنٹہ پیشتر ہمارے وہ پاسپورٹ جو بنک والوں نے ایک دن پیشتر غیر ملکی کرنسی دیتے وقت اپنے پاس رکھ لیے تھے اِس ہال کے کاؤنٹر پر کچھ ترتیب وار اور کچھ بے ترتیب پھیلا دیئے گئے۔ تاکہ اِس گہری سبز رنگ کی چوڑی بتّی کی نظارہ بازی کرکے اپنے پروانۂ راہداری کو تلاش کیا جائے۔ یہ بھی عجیب عالم تھا کوئی ایک طرف پہنچا تو دوسرا دوسرے

کونے پر۔ کچھ لوگ مسلسل چہل قدمی کرتے تو کچھ ہر بیر دلنے پر نظریں گاڑھتے ہوئے گزر جاتے غرض اِس ہنگامہ آرائی سے جب نجات ملی۔ سب لوگ خارجی دروازے پر پہنچ کر بس اور ٹرین کی آواز سننے کے لئے بے تاب نظر آ رہے تھے۔

آخر ش یہ شہنائی بھی بجی سب نے اپنے اپنے اعزا و اقربا کو ہاتھ ہلا ہلا کر الوداع کہی اور سامنے کھڑی ہوئی لمبوں پر ہلّہ بول دیا گیا۔ لبیک اللّٰھم لبیک کے وِرد سے سب غافل تھے۔ بس میں بیٹھ کر میں نے بلند آواز نکالنے کی جب ہمت کی۔ لوگوں کو بھی ہوش آگیا اور پھر بس اِن نعروں سے گونجنے لگی۔ اِسی وِردِ عظیم کے دوران بسیں چل پڑیں۔ کافی دور چلنے کے بعد جب آنکھ اٹھائی تو سامنے دیو ہیکر ہوائی جہاز کھڑا تھا۔ لبیک کہتے ہوئے ہم سب لوگ اُترے اور طیارے کی سیڑھیوں کے پاس جاکر ٹھہر گئے۔ یہاں ہم سے سامان کے علامتی کارڈ لے کر اور ٹکٹ وغیرہ کی چیکنگ کے بعد ہمیں جہاز پر جانے کی اجازت مل گئی جس کے بعد ہم جہاز کے اندر داخل ہوکر جہاں جگہ ملی بیٹھ گئے۔ چونکہ یہ خصوصی پرواز تھی اِس لیے دستور کے مطابق کسی کو نشست کا نمبر تجویز نہیں کیا گیا تھا۔

یہاں پہنچ کر ایک اور لطیفہ متحرک تھا۔ ایک صاحب بغیر احرام کے کوٹ، شلوار اور ٹوپی پہنے ہوئے براجمان نظر آئے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت بڑے مستفتی ہیں انہیں پتہ ہی نہیں کہ احرام بھی کوئی چیز ہے۔ سب کو احرام پوش دیکھ کر حیران تو ضرور تھے مگر شاید نقل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ بہر طور ہم نے اِن حضرت کو نظروں میں رکھا۔

بفضلہٖ تعالیٰ ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے چھ بجے پی۔ آئی۔ اے کا خصوصی بوئنگ طیارہ قریب دوسو۔ احرام پوش، عازمین حج کو لے کر کراچی سے اپنے مبارک سفر پر روانہ ہوا۔ اور اُسی رات تقریباً ساڑھے دس بجے جدّہ کے ہوائی اڈے

پر اُترا۔ جدّہ میں اِس وقت رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے ۔

ہوائی اڈہ اور اس کے ملحق تمام عمارات و شاہراہیں بُقعۂ نور بنی ہوئی تھیں۔ دنیا کے ہر حصہ سے آنے والے عازمینِ حج کی اِس قدر کثرت تھی کہ ابن آدم کا سیلِ بیکراں لبیک اللّٰھم لبیک کے آغوش میں اُمڈا چلا آرہا تھا۔ جس کے باعث جدّہ کا عظیم عریض اور طویل ہوائی اڈہ سُکڑتا جا رہا تھا۔ ہر تین چار منٹ کے بعد آنے اور جانے والے طیاروں کی گھن گرج۔ دلوں کو آتشِ شوق سے گرما رہی تھی اور احراموں میں سموئے ہوئے حجاج کے والہانہ جذبات۔ ایمان افروز مناظر پیش کر رہے تھے ۔

رقم نمبر ۱۲ کے داخلی دروازے پر پاسپورٹ جمع کرانے کے بعد ہم لوگ اُس وسیع ہال میں داخل ہوئے۔ جہاں ہمارا سامان پہنچنا تھا۔ اِسی دوران میں نے اُن بزرگ ہمسفر کو تلاش کر لیا جو احرام سے بے نیاز تھے۔ مَیں نے انہیں تلقین کی کہ اب احرام کی فکر کریں۔ اِس وقت اُن پر حد درجہ گھبراہٹ طاری تھی کیونکہ اب اُن کے سامنے اپنے ہمسفروں کے علاوہ دیگر ملکوں کے لوگ بھی تھے جو انہیں مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ یہاں انہوں نے بھول کا سہارا لیا اور سامان وصول کرنے سے پیشتر ہماری راہنمائی میں جدّہ مارکیٹ جا کر احرام خریدا اور اِس طرح ہماری صفوں میں شامل ہو گئے ۔

ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد اسباب آنا شروع ہوا۔ ہر شخص اپنا اپنا بوریا بستر تلاش کر کے اور کسٹم کے عملے سے چیک کرا کر خارجی دروازے سے باہر نکلنے لگا اور قلیوں (جنہیں وہاں حمّال کہا جاتا ہے) کی ہمراہی میں مناسب اور پسندیدہ مقامات پر پہنچ کر اس مدینۃ الحجاج (جدّہ حاجی کیمپ) کی پہنائیوں سے لطف اندوز ہونے لگا۔ سرکاری دفاتر، وکلائے معلّمین اور غیر ملکی استقبالیہ کی عمارتوں کے علاوہ دُور دُور تک حاجیوں کے لئے

ایک منزلہ اور دو منزلہ اقامت گاہیں۔ ایک عجیب سماں پیدا کر رہی تھیں ۔

ہمارے پاسپورٹ براہِ راست متعلقہ وکلاء کے دفاتر میں پہنچا دیئے گئے تھے ۔ جہاں تعداد کے تناسب سے ہمارے لئے معلّمین مکّہ و مدینہ نامزد کر کے ہمارے پاسپورٹوں پر اُن کے نام کے کارڈ چسپاں کر دیئے گئے اس طرح تقریباً پانچ گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد متعلقہ کاؤنٹر پر جا کر ہم نے معلّمین کی فیس، ۱۴۷ ریال (جس کا ڈرافٹ ہمیں کراچی سے ملا تھا) جمع کرا کر اور ٹیکسی کا کرایہ مبلغ ۱۶ ریال (برائے مکّہ معظمہ) نقد ادا کر کے اپنے اپنے پاسپورٹ حاصل کیے ۔

واضح رہے کہ ہم نے جدّہ پہنچتے ہی اپنے کچھ ڈالر ریال میں تبدیل کرا لیے تھے تاکہ مکّہ معظمہ تک کا خرچہ پورا ہو سکے ۔

جدّہ سے مکّہ معظمہ

چونکہ میں تنہا تھا۔ اِس لئے ٹیکسی کے لئے مزید چار سواریوں کے انتظار میں کافی وقت لگ گیا۔ خدا خدا کر کے قریب پانچ بجے صبح شاہراہ جدّہ و مکّہ مکرّمہ (۴۵ میل لمبی سڑک) پر ہماری ٹیکسی کسی متوالی جوگن کی طرح لہراتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ درمیانی چیکنگ پوسٹ پر دخولِ حجاج کی مُہریں ثبت کراتے ہوئے ہمارا ڈرائیور جلد از جلد مکّہ معظمہ پہنچنا چاہتا تھا تاکہ پھر جدّہ واپس آ سکے ۔

مکّہ معظمہ سے قریب بارہ میل دُور ایک مقام آتا ہے جسے شمیسی کہتے ہیں۔ یہ جگہ حدیبیہ کے نزدیک ہے۔ جہاں بیعتِ رضوان اور صلح حدیبیہ ہوئی تھی۔ یہ حرم شریف کی مقررہ حد ہے۔ جہاں سے آدابِ حرم ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ حرم کی

حدود میں داخل ہوتے ہی لبیک اللّٰھم لبیک اور دیگر دعاؤں کی صداؤں سے وادی و شاہراہ گونج اٹھی۔ حرمین شریف کے متوالے طواف کے لئے بیقرار تھے۔ ٹیکسی کے چار افراد چونکہ اور کسی معلم کو سونپے گئے تھے اس لئے انہیں پہلے اتار کر ٹیکسی اس خاکسار کے معلم کے دروازے پر پہنچ گئی یہ حضرت (فواد محمد امین کاتب) ابھی تک محو استراحت تھے۔ ڈرائیور نے میرا سوٹ کیس اور پاسپورٹ معلم کے ملازم کے سپرد کر کے خدا حافظ کہا اور مجھے عمارت کی دوسری منزل پر مہمان خانے میں پہنچا دیا گیا۔ (واضح رہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں فلیٹ سسٹم ہے اور کوئی عمارت تین منزل سے کم نہیں ورنہ آٹھ دس منزلیں عام ہیں)۔

مَیں نے مہمان خانے میں نمازِ فجر ادا کی۔ رفتہ رفتہ دیگر عازمین حج آنا شروع ہوگئے اور ہم نے قسط وار معلم صاحب کا مُرسلہ ناشتہ کھانا شروع کر دیا۔

تقریباً نو بجے صبح جب کافی اجتماع ہوگیا۔ معلم صاحب نے اپنا ایک ملازم ہمارے ساتھ کر دیا تاکہ ہم لوگ عمرہ کر سکیں۔ معلم صاحب کے مکان واقع محلہ المسفلہ سے حرم شریف کا فاصلہ تقریباً ایک فرلانگ ہے۔ چنانچہ مسجدِ حرم کے بابِ عبدالعزیز کے سامنے پہنچ کر جب خانۂ کعبہ پر نظر پڑی۔ دل و دماغ اور روح و جسم پر انوار و برکات کی تجلیاں لہرانے لگیں اور بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا۔

طوافِ کعبۂ ربّ الانام کرنا ہے
نفس نفس کو تجلی مقام کرنا ہے

طوافِ خانۂ کعبہ

مسجد حرم میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں بڑھا کر اور بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ پڑھتے

ہوئے ہم لوگ حجرِ اسود کی جانب بڑھے اور اللّٰھم انت السّلام کا وِرد کرتے ہوئے استلام (حجرِ اسود کو بوسہ دینا) کیا۔

چونکہ اِس وقت ہمارا رہبر معلم صاحب کا ایک نمائندہ تھا۔ اس لئے اُس کے منہ سے نکلی ہوئی دعاؤں اور درود کو دہراتے ہوئے ہم نے خانۂ کعبہ کا طواف شروع کر دیا۔ طواف کرنے والوں کی کثرت تھی اِس لئے ہر چکّر کے بعد، اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجرِ اسود کے سامنے آکر بطور استلام کشادہ کرتے اور بسم اللّٰہ۔ اللّٰہ اکبر و للّٰہِ حمد پڑھتے ہوئے دوسرا چکر شروع کر دیتے۔ حجرِ اسود سے پہلے رُکنِ ایمانی (خانۂ کعبہ کا جنوبی مغربی کونہ) پر بھی یہی عمل کرتے۔

اِسی طرح سات چکر لگائے۔ پہلے تین چکروں میں ہم نے اضطباع و رمل کیا۔ (طواف کرتے وقت احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لینے کو اضطباع اور اکڑ اکڑ کر کاندھے ہلاتے ہوئے چلنے کو رمل کہتے ہیں) طواف ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے شروع کیا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کے ساتھ ساتھ حطیم (خانہ کعبہ کے اُس کھلے ہوئے حصّہ کو حطیم کہتے ہیں۔ جسے ایک نیچی سنگِ مرمر کی دیوار حاطہ کئے ہوئے ہے اور جہاں نوافل پڑھی جاتی ہیں۔) کو بھی طواف میں شامل کرتے ہیں۔

چونکہ بھیڑ زیادہ تھی۔ اس لئے طواف ختم کر کے ملتزم (خانۂ کعبہ کے دروازے اور حجرِ اسود کے درمیان جو جگہ ہے اُسے ملتزم کہتے ہیں) کے سامنے آکر دعائے مخصوص پڑھی اور پھر مقام ابراہیمؑ (خانۂ کعبہ کے مشرق کی طرف شیشے میں بند ایک پتھر رکھا ہوا ہے۔ جس پر قدموں کے نشان ہیں۔ یہ مقام ابراہیمؑ[1] کہلاتا ہے) پر آکر دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کی۔ پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکفرون اور دوسری رکعت

[1] یہ وہی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ دیوارِ کعبہ تعمیر فرماتے تھے۔ جتنی دیوار اونچی ہوتی۔ پتھر اُسی قدر بلند ہوجاتا۔ اور جب خلیلِ خدا کام ختم کرتے۔ پتھر نیچے آجاتا اور آپ اُتر جاتے۔ اسی لئے اِس پتھر پر آپ کے مبارک قدموں کے نشان اب تک محفوظ ہیں۔

میں سورہ اخلاص پڑھی اور سلام پھیر کر مخصوص دعا کا وِرد کیا۔ اس کے بعد چاہِ زمزم کا پانی سیر ہو کر پیا اور دعا مانگی (آج کل چاہِ زمزم کے احاطے کو کشادہ کر کے سیڑھیوں کے ذریعے ملایا گیا ہے اور آبِ زمزم موٹر سے پمپ کر کے پائپ لائن میں پہنچا کر ٹونٹیوں سے تشنہ کاموں کو سیراب کیا جاتا ہے

کیفیاتِ طواف

نفس نفس کو تجلی مقام کرتے ہیں
طوافِ کعبۂ ربّ الانام کرتے ہیں

یہ وہ مقام ہے قدسی بھی عرش سے آکر
طواف کرتے ہیں اور صبح و شام کرتے ہیں

لرزتے کانپتے آشفتہ زائرینِ حجاز
حرم کے گوشہ و دَر کو سلام کرتے ہیں

کہاں یہ بیتِ حرم اور کہاں یہ خاک نشین
بہ فیضِ ساقئ کوثر قیام کرتے ہیں

گناہگار لپٹ کر حریمِ کعبہ سے
دعائے عفو و کرم صبح و شام کرتے ہیں

جہاں جہاں شہِ بطحا وقوف فرما تھے
وہیں وہیں یہ فرونِ قیام کرتے ہیں

وقوفِ وادئ عرفات و گریۂ پیہم
حضورِ قلب سے ہر خاص و عام کرتے ہیں

وہ جبلِ نور ہو یا جبلِ ثور کا دامن
پیامِ حق کا اعادہ مُدام کرتے ہیں

بھلا ہی سکتا نہیں حشر وہ طوافِ وداع
تڑپ تڑپ کے جو محزوں غلام کرتے ہیں

سعئ صفا و مروہ

آبِ زمزم پی کر اور حجرِ اسود کا استلام کرنے کے بعد ہم لوگ صفا کی طرف بڑھے۔ برسوں پہلے صفا اور مروہ دو پہاڑ تھے جن کے درمیان آہستہ آہستہ چل کر اور پھر ایک خاص مقام پر دوڑ کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر چڑھا جاتا تھا۔ یہ کافی طویل فاصلہ تھا جس پر چل کر بی بی حاجرہؓ کی سنت ادا کی جاتی تھی۔ لیکن اب ان دونوں پہاڑوں کو کاٹ دیا گیا ہے۔ صفا کا کچھ حصہ حرم شریف کے اندر لے لیا گیا ہے اور بقیہ حصہ کو کاٹ کر سڑک بنادی گئی ہے جو مولدِ نبی صلعم سے گزر کر جنت المعلیٰؓ کی جانب جاتی ہے۔ اسی طرح مروہ کو کاٹ کر، بازار، سڑک اور محلے بنادیئے گئے ہیں۔ بقیہ درمیانی اور نسبتاً کم حصہ پر سنگِ مرمر سے پختہ اور دو طرفہ سڑک کی شکل دے کر۔ درمیان میں کرسیوں پر سعی کرنے والوں کے لئے دوہرا راستہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ شاہ فیصلؒ کا کارنامہ ہے۔

سعی کی نیت کر کے صفا سے ہم نے اپنا پہلا چکر شروع کیا اور مخصوص دعائیں پڑھتے ہوئے۔ میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلے۔ (میلین اخضرین۔ صفا و مروہ کے درمیان دو سبز ستون ہیں۔ جہاں ایک ستون سے دوسرے ستون تک دوڑ کر چلا جاتا ہے۔ یہ ستون دونوں راستوں پر بنے ہوئے ہیں اور رات کو سبز روشنی سے منور ہو جاتے ہیں

ساتوں پھیروں میں دوڑنا واجب ہے۔ لیکن عورتیں دوڑ کر چلنے سے مستثنیٰ ہیں

مروہ پر پہنچ کر ایک چکر ختم ہو جاتا ہے۔ مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا شروع ہوتا ہے اور اس طرح ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ ہم لوگوں نے اسی طرح سعی کی اور مروہ سے صفا تک وہی عمل اور وِرد رہا جو صفا سے مروہ تک تھا۔ مروہ پر سعی ختم ہو جاتی ہے اور مخصوص دعا مانگی جاتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ دورانِ طواف یا سعی اگر نماز کی اقامت ہو۔ تو دونوں عمل چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ عازمینِ حج نماز پڑھتے ہیں اور نماز ختم ہونے پر بقیہ چکر اور پھیرے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔

سعی کے بعد عمرہ کے تمام افعال ختم ہو گئے۔ مردوں نے اپنے اپنے سر منڈوائے اور عورتوں نے ایک انگشت کے برابر اپنے بال تراش کر سعی کا آخری رکن پورا کیا۔ جس کے بعد ہم لوگ معلم کے مکان پر واپس آ گئے اور سب نے اپنے اپنے احرام اتار کر معمول کے مطابق لباس پہن لیا۔ واضح رہے کہ چونکہ ہم نے حج تمتع کی نیت کی ہوئی تھی۔ اس لئے احرام اتار دیا ورنہ حج قران کرنے والے احرام نہیں اتارتے بلکہ اسی احرام سے حج کرتے ہیں۔ ہاں عمرہ کے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں (ماسوائے جنسی افعال)۔ قارن رمی (شیطان کو پتھر مارنا رمی کہلاتا ہے) اور قربانی کے بعد سر منڈوا کر احرام اتارتے ہیں۔

مکہ معظمہ کے پہلے تین دن : اب معلم صاحب نے سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لیے اور فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی رہائش کا انتظام کریں۔ اس سال چونکہ سعودی حکومت نے براہِ راست معلمین کی فیس وصول کرکے خود نامزدگی کی تھی۔ اس لیے معلم حضرات میں لاپرواہی پیدا ہو گئی تھی۔ اس سے پہلے چونکہ معلمین اپنی ذاتی، کوشش، اثر رسوخ اور اخلاقی اقدار کے بل بوتے پر حجاج سے مربوط ہوتے تھے۔ بے نیازی اور لاپرواہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ سستی سے سستی اور عمدہ سے عمدہ رہائش کا خود انتظام کرتے تھے۔ مگر اب نئے نظام کے تحت بے فکر ہو گئے تھے۔ معاوضہ کی رقم گھر بیٹھے مل جاتی تھی۔ اس لیے حجاج کو ذاتی تگ و دو کے راستے پر ڈال دیا اشک شوئی کسی نے کر دی تو کر دی۔ ورنہ عام طور پر تغافل و تجاہل ہی کارفرما رہا۔ ہاں

پاسپورٹوں کی تحویل اور آمد و رفت کے ذرائع کی فراہمی زیر عمل رہی۔ وہ بھی اس لئے کہ یہ انتظامات حکومت کی معرفت ہونا تھے۔ اس میں بھی معلمین نے ذاتی منفعت تلاش کر لی تھی۔ وہ اس طرح کہ ہر حاجی سے حمل و نقل کا پورا معاوضہ وصول کر لیا جاتا۔ لیکن رقم صرف آدھی تعداد کیلئے جمع کرائی جاتی۔ جس کے نتیجہ میں حجاج بھیڑ بکریوں کی طرح بس کے اندر اور چھت پر سمٹے ہوئے سفر کرتے۔ حالانکہ حکومت کے پاس بے پناہ بسیں اور ٹیکسیاں موجود تھیں۔

خیر۔ قہرِ درویش برجانِ درویش۔ ہم لوگ رہائش کی تگ و دو میں لگ گئے۔ چونکہ میں اکیلا تھا۔ اس لئے رہائش کے اخراجات کم کرنے کی خاطر مزید ساتھیوں کو تلاش کرنا پڑا۔ جو بہت جلد مل گئے۔ کیونکہ عام طور پر سب کو گروپ بندی کی تلاش رہتی ہے۔ میرے ساتھیوں میں دو خواتین اور دو مرد حضرات تھے۔

ایک صاحب کا نام جمال الدین بٹ ہے جو بٹ کارپٹنر سیالکوٹ کے مالک ہیں اور اپنی بیوی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ دوسرے صاحب پیر منظور احمد صاحب گیلانی جن کی آئس فیکٹری، چاول کا کارخانہ اور گیس کے چولہوں کی فرم سیالکوٹ میں ہے۔ اپنی شادی شدہ ہمشیرہ کے ساتھ آئے تھے۔ چاروں افراد بڑی ہنس مکھ ملنسار درد مند اور دیندار شخصیتوں کے مالک ہیں۔ کراچی سے آتے وقت جہاز میں تو تعارف نہ ہو سکا لیکن مکہ معظمہ کی فضاؤں میں ہم لوگ گھل مل گئے اور واپس کراچی پہنچنے تک ایک دوسرے کے ہمدم و دمساز رہے

اس مرتبہ حکومت سعودیہ نے ایک اور پالیسی کا اعلان کیا تھا کہ مکہ معظمہ میں اجتماعی رہائش ۴۰۰ ریال میں اور مدینہ منورہ میں ۲۰۰ ریال میں حکومت فراہم کرے گی۔ لیکن

اس برقی اوقت عمل نہ ہو سکا۔ اس لئے مالکانِ مکان اور ٹھیکیداروں نے کرایہ کی شرح غیر ضروری طور پر بڑھا دی جس کے نتیجہ میں ہم لوگوں کو بڑی پریشانی ہوئی۔ آخرش بڑی جدوجہد کے بعد اسی محلہ "المسفلہ" کی ایک گلی میں رہائش کا مسئلہ حل ہو گیا۔ مکان کی تیسری منزل پر ایک کمرہ بالعوض ۲۰۰۰ ریال (تقریباً سات ہزار پاکستانی روپے) حاصل کر لیا۔ چونکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں چارپائی یا پلنگ استعمال نہیں ہوتے۔ بلکہ زمین پر بستر لگا کر سویا جاتا ہے۔ اس لیے یہ چھوٹا کمرہ ہمارے لئے کافی تھا۔ حالانکہ اسی پیمائش کے دیگر کمروں میں دس سے بائیس افراد تک فروکش تھے۔

یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمارے کمرے کے سامنے جبلِ ثور کا روح پرور منظر ہمیں ہر وقت طمانیت بخشتا تھا۔ یہی وہ پہاڑ ہے جس کے آغوش میں "غارِ ثور" ہے ہجرت کے وقت آنحضرتؐ نے اسی غار میں تین چار دن گزارے تھے۔ چونکہ اس کی چڑھائی تین میل لمبی اور زیادہ تر سیدھی ہے۔ اس لئے ہم وہاں نہ جا سکے۔ لیکن اس کا ہمہ وقتی دیدار ہمارے لئے سعادت کا موجب رہا۔

رہائش کے مسئلہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے معلّم صاحب کی خدمت میں جا کر مدینہ منورہ جانے کا اپنا پروگرام پیش کیا۔ نومبر کی بائیس تاریخ تھی۔ اس لئے معلّم صاحب نے ۲۴ نومبر کو مدینہ منورہ بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اور فی کس ۱۹۸ ریال (تقریباً چھ سَو پاکستانی روپے) ہم سے وصول کیے۔ جس میں مدینہ منورہ جانے آنے، منیٰ، عرفات کی آمدورفت اور خیموں کا معاوضہ شامل تھا۔ چونکہ یہ کرایہ بس کا تھا جس کا ہمیں مشاہدہ ہو چکا تھا۔ اس لئے ہم نے ٹیکسی کو ترجیح دی جس کے لئے ۶۷ ریال (تقریباً دو سَو پاکستانی روپے) فی کس مزید ادا کیے اور بخشش کو نظر میں رکھتے ہوئے دس ریال فی کس

محفوظ کر لیے۔

چونکہ ہمیں دو دن مکہ معظمہ میں رہنا تھا۔ اس لئے اب طوافِ کعبہ تھا اور ہم لوگ ـ والہانہ پنج وقتہ نماز باجماعت کبھی بابِ عبد العزیز کی محرابوں میں۔ کبھی بابِ ابراہیمؑ کے دالانوں میں ادا کرتے۔ کبھی بابِ صفا کے نزدیک سجدہ گزار ہوتے تو کبھی مقامِ ابراہیمؑ کے پیچھے رکوع و سجود میں محو ہو جاتے۔ خانۂ کعبہ تھا اور رات دن گردش کرتی ہوئی ہماری بے چین نگاہیں۔ دعا و درود اور اشک و گریہ کا ایک سلسلہ تھا۔ جو ہم سب کا احاطہ کئے رہتا تھا۔ ایک طرف استلام حجرِ اسود سے آسودگی نصیب ہوتی تھی تو دوسری طرف آبِ زمزم تشنہ لبوں کو سیراب کرتا۔ برقی روشنیوں کی بہتات اگر نگاہوں کو خیرہ کرتی۔ تو تجلیاتِ ربانی اس خیرگی میں نورِ بصر کی رنگینیاں بھر دیتیں

میکشو۔ آؤ۔ آؤ۔ مدینے چلیں
ساقیٔ حوضِ کوثر سے پینے چلیں

دیارِ حبیب چلنے سے پیشتر میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں تاکہ عازمینِ حج کو اس موضوع پر کوئی تذبذب نہ ہو۔

مدینہ منورہ میں چونکہ دس روز قیام رہتا ہے۔ اس لیے اس مدت کو نظر میں رکھتے ہوئے مدینہ منورہ جایا جاتا ہے۔ یعنی جن لوگوں کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ آمدورفت کے علاوہ چالیس نمازیں مسجد نبوی میں پڑھ کر ۸ ذی الحج سے دو تین دن پیشتر مکہ معظمہ واپس آسکتے ہیں۔ وہ پہلے دیارِ رسولؐ کی زیارت کرتے ہیں ورنہ حج کے تمام ارکان ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ جاتے ہیں اور وہاں سے سیدھے جدہ چلے جاتے ہیں۔ ویسے معلّم کی وساطت سے حکومت خود اس مدت کا لحاظ

رکھتی ہے اور کم وقت ہونے کی صورت میں لوگوں کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت نہیں دیتی
چونکہ ہمارے پاس کافی وقت تھا۔ اس لئے حسب پروگرام ۲۴ نومبر کی صبح، ہماری ٹیکسی معلم صاحب کے مکان پر پہنچ گئی۔ یہ سرکاری، خوبصورت، نئی اور کشادہ، ٹیکسیاں صرف پانچ افراد کے لئے ہوتی ہیں۔ اس لیے ہمارا گروپ نہایت اطمینان اور سہولت سے عازم سفر ہوا۔ ہاں ہمارے مختصر سامان کو زیادہ بتا کر بخشش والا معاملہ ضرور درپیش ہوا۔ جس کے لئے ہم پہلے سے تیار تھے۔ اس طرح ہمارا یہ مبارک تین سو دس (۳۱۰) میل لمبا سفر دعا و درود کے سایہ میں شروع ہوا۔

ہماری ٹیکسی تنعیم (صرف عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ مقام جہاں سے وہ احرام باندھ کر مکہ معظمہ آتے ہیں اور طواف کرتے ہیں) کے متبرک مقام سے ہوتی ہوئی اور مکہ مکرمہ کے کوہستانی علاقے سے گزر کر وادئ فاطمہ کی آغوش میں خراماں خراماں بڑھتی ہوئی سمندر کے کنارے چلی گئی۔ یہ سڑک بھی نہایت کشادہ، صاف ستھری اور بے داغ تھی۔ اس سڑک پر پہلا قصبہ رابغ آیا جہاں سے سمندر صرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں عربی قہوہ اور تلی ہوئی مسالہ مچھلی اور چاول کھانے کو ملتے ہیں۔
ہماری ٹیکسی یہاں تھوڑی دیر کے لئے رکی اور پھر دوسرے قصبے مستورہ میں جا کر ٹھہر گئی یہ جگہ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں بھی چاول مچھلی اور عربی قہوہ ملتا ہے۔ سگرٹوں اور فروٹ کی بھی بھرمار ہوتی ہے۔ چونکہ ہم اپنے ساتھ پانی لے کر نہیں چلے تھے اس لئے ہوٹل والے نے ایک ریال فی لوٹے کے حساب سے پانی دیا۔ جس سے ہم نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد ہلکا پھلکا کھانا کھا کر قہوہ پیا جو بے حد لذیذ تھا۔ قہوے کی ایک کیتلی صرف آدھا ریال میں ملتی ہے۔ چاول اور مچھلی کے لئے

چار ریال ادا کیے۔ جو دوری مقام کے اعتبار سے نامناسب نہیں۔

ایک گھنٹہ قیام کے بعد ہم مستورہ سے آگے بڑھے اور بدر پہنچ گئے۔ یہاں مسجد بدر میں عصر کی نماز ادا کی اور نوافل پڑھ کر شہدائے بدر کے لئے ایصالِ ثواب کیا۔ بدر ایک قدیم شہر ہے۔ جس کے درمیان میٹھے پانی کا ایک چشمہ ہے۔ اسی چشمہ سے ہم نے وضو کیا۔ بدر، مدینہ منورہ سے نوّے میل کے فاصلے پر ہے۔ اور میدانِ بدر یہاں سے قریب ایک فرلانگ دُور نخلستان کے پیچھے ہے۔ جہاں ہم نہ جا سکے۔

بدر سے نکلنے کے بعد پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کے آغوش میں جگہ جگہ نخلستان اور کھجوروں کے باغات موجود ہیں جن کے ارد گرد چودہ سو برس پہلے کی عربی تہذیب کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں۔ نگاہیں اس سلسلۂ کوہ کے پیچ و خم میں وارفتہ کار ہو جاتی ہیں اور جوں جوں فاصلہ سمٹتا جاتا ہے۔ چشم انتظار مدینہ کی تجلیاں دیکھنے کے لئے بار بار اٹھتی ہے۔ بالآخر مسجد نبوی کے مینار اور گنبد خضریٰ کی روشنیاں قلب و نظر میں اتر جاتی ہیں اور کبھی درود شریف پڑھا جاتا ہے تو کبھی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی تکرار شروع ہو جاتی ہے۔

اس منبع انوار و برکات کا منظر نظروں میں سمایا ہوا تھا کہ ہماری ٹیکسی ایک چوکی پر رکی اور ڈرائیور نے پاسپورٹ کے اندراجات وغیرہ کرا کر شہر کا رُخ کیا۔ پاسپورٹ ہمارے حوالے کئے اور ہمارے مدینہ والے معلّم (عبدالصمد کشمیری) کے سامنے والے اڈے پر ہمیں اتار دیا۔ ہمیں اپنے معلم کے دفتر کا پتہ معلوم نہیں تھا (حالانکہ بالکل سامنے قریب دس گز کی دوری پر تھا) اس لئے حمّال کرنا پڑا۔ جس سے دس ریال

طے ہوئے۔ اور جب اُس نے ایک منٹ بعد سامان اتار کر معلم کے دروازے کے سامنے رکھ دیا۔ ہم اپنی لاعلمی پر بڑے حیران ہوئے۔ خیر پاسپورٹ معلم صاحب کے حوالے کیے، جہاں سے ٹمپریری نوٹس رہائش کا حکم نامہ ملا اور دوسری صبح کو حاضری کی ہدایات بھی۔

جوئندہ یابندہ۔ کراچی کا ایک جوڑا بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گیا اور دلال قسم کے لوگوں کی رہنمائی میں۔ بالآخر جنت البقیع کی کعبہ شریف والی سمت کے سامنے ایک کشادہ گلی میں ایک خوبصورت کمرہ مل گیا جس کے ساتھ ماڈرن قسم کا باتھ روم بھی تھا مگر دقت یہ تھی کہ نچلی منزل کے تین کمروں والے مکین بھی اسے استعمال کرتے تھے۔ خیر دس سو پچاس ریال (تقریباً تین ہزار ایک سو پاکستانی روپے) دے کر ہم سات افراد نے کمرے میں اپنے اپنے بستر لگا دیئے۔ چونکہ مدینہ منورہ میں سردی پڑتی ہے۔ اس لیے سویٹر، مفلر، گرم چادر اور کمبل کا استعمال ناگزیر ہو گیا۔ رات کا ایک بج چکا تھا۔ اس لئے سب لوگ عشا کی نماز پڑھ کر سو گئے۔ تہجد کے وقت خود بخود آنکھ کھل گئی۔ نفلیں پڑھیں اور پھر اوڑھ لپیٹ کر مسجد نبوی کا رُخ کیا۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں جگہ کا دستور ہے کہ مؤذن تہجد کی بھی اذان دیتا ہے۔ دنیا میں یہی دو مقامات ہیں جہاں تہجد کی اذان ہوتی ہے۔ اکثر لوگ پہلے ہی پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن اکثریت اذان کی آواز سن کر مسجد نبوی کا رُخ کرتی ہے۔ گروہ در گروہ غلامانِ رسول ﷺ مسجد نبوی کے جانب رواں دواں رہتے ہیں۔ ہر ایک کو اندر جگہ نہیں ملتی۔ میلوں تک سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر صفیں قائم ہو جاتی ہیں (یہی حال مکہ معظمہ میں ہوتا ہے) اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد معطل شدہ ٹریفک کو راستہ ملتا ہے۔

مدینہ منورہ میں یہ ہماری پہلی صبح تھی، اس لیے بیرونی صفوں کو بمشکل پار کرتے ہوئے۔ ہم باب جبرئیل پہنچے۔ میرے ساتھ مکرمی منظور احمد صاحب گیلانی تھے۔ وہ مقابلتاً جوان آدمی ہیں لیکن ہم دونوں کو باب جبریل سے گزر کر مسجد نبوی میں داخل ہونا جوئے شیر کا مرحلہ بن گیا۔ کشاں کشاں روضۂ اقدس کے شمالی حصہ تک پہنچے اور سلام و درود پڑھتے ہوئے صف میں شامل ہونے کی ہزار کوششیں کیں، مگر سعی لاحاصل نے ہماری سانسیں اکھاڑ دیں۔ حبشی بھی، مصری، ترکی اور شیعہ حضرات کا اس قدر ہجوم تھا کہ بار آوری ناممکن ہو گئی۔ کچھ دیر رک کر خود کو سنبھالا دیا اور گھبرا کر باہر واپس آ گئے۔ واپسی کا مسئلہ بھی دشوار ترین تھا۔ پھر بھی گرتے پڑتے اور افتادہ گلیوں کے راستے ایک کشادہ سڑک پر پہنچ گئے اور اس طرح ذیلی صف میں شامل ہو کر مدینہ منورہ کی پہلی نماز صبح ادا کی۔

نماز کے بعد منظور صاحب تو قیام گاہ واپس چلے گئے۔ لیکن میں نے ناشتہ کے لئے ہوٹلوں کا رُخ کیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ دیگر ہوٹلوں کے مقابلہ میں پاکستانی ہوٹل بہت عمدہ غذائیں تیار کرتا ہے اور معقول معاوضہ لیتا ہے۔ (حالانکہ مہنگائی کے اعتبار سے یہ معقول معاوضہ بھی پاکستان کے مقابلہ میں تگنا اور چوگنا ہے) حقیقت بھی یہی تھی۔ لوگوں کا اژدحام پُرشباب رہتا ہے۔ زیادہ تر خود ہی غذائیں حاصل کرنا پڑتی ہیں۔ چنانچہ میں بھی اسی سیل رواں میں گھل مل گیا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر کاؤنٹر پر آیا تو دستور کے مطابق غذاؤں کی تعداد بتا کر مطلوبہ رقم دے دی (مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دیگر بڑے شہروں میں یہی دستور ہے کہ لوگ جو کچھ کھاتے ہیں۔ اُس کی تفصیل کاؤنٹر پر بتا دیتے ہیں اور اس طرح جو معاوضہ بنتا ہے وہ ادا کر دیا جاتا ہے۔ یقیناً اعتماد

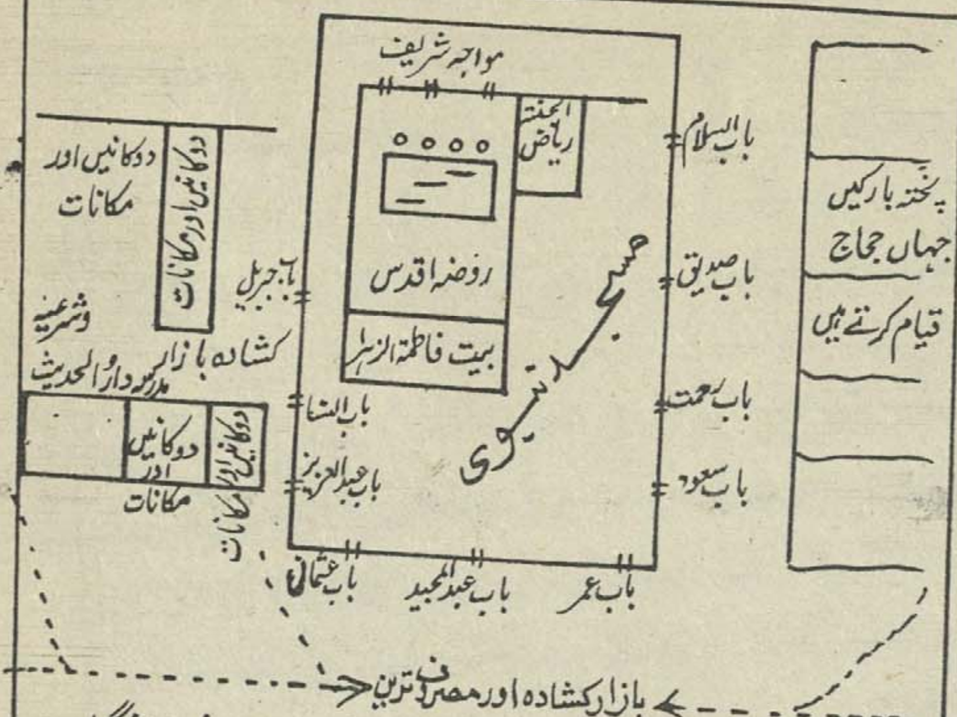
اور دیانت داری کی یہ بہترین مثال ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بدبخت خُبثِ رسی کرے تو اللہ اُس کو نیک ہدایت دے۔ آمین) چنانچہ دورانِ قیام مدینہ منورہ میں نے اسی ہوٹل پر ناشتہ کیا اور دونوں وقت کا کھانا بھی کھاتا رہا۔ یہاں بلاشبہ ہر ایک فرد کی منشا، ضرورت اور شوق کی تمام غذائیں ہر وقت تازہ اور لذیذ ملتی ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستانی ہر قسم کی مٹھائی، حلوہ پوری بھی۔ اس لئے مقابلتاً یہاں زیادہ اژدحام رہتا ہے۔

اب سورج کی شعاعیں بے نقاب ہو گئی تھیں۔ اس لئے موقعہ غنیمت سمجھ کر (فجر کی نماز کے بعد عموماً لوگ ناشتہ وغیرہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔ بھیڑ کم ہو جاتی ہے اور زائرین کو قدم بوسی و زیارت میں آسانی ہو جاتی ہے) میں باب عبدالمجید سے گزر کر مسجد نبوی میں داخل ہوا اور ہر دو صحن پار کر کے روضۂ اقدس کی جالیوں کے پاس بآسانی پہنچ گیا۔

تحیۃ المسجد کی نوافل ادا کرنے کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہوا۔۔ مواجہ شریف کے گرد چکر لگایا اور مزار اقدس کے نظارے سے نگاہوں میں نور و سرور کی کیفیتیں سموتا ہوا ریاض الجنۃ پہنچ کر دو رکعت نفل ادا کیں۔ پھر منبر شریف کے نیچے سے گزر کر اور سبعہ ستون کی زیارت کرتا ہوا باب السلام سے باہر آگیا۔

بہتر ہوگا کہ حجاج کرام کے لئے مسجد نبوی اور اُس کے ملحقات کا ایک خاکہ پیش کردوں تاکہ راہنمائی ہو سکے۔

خاکہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو



قدم بوسی کے بعد اپنی قیام گاہ واپس آگیا اور پھر نماز ظہر کے لئے مسجد نبوی پہنچ گیا۔ ظہر کی نماز پاکستانی وقت کے مطابق پون بجے ہوتی ہے۔ جب کہ عربی وقت تقریباً چھ بجے کا ہوتا ہے۔ یہ عربی اوقات مکہ اور مدینہ میں رائج ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ اسی طرح عشا کی نماز کے بعد (جو پاکستانی وقت کے مطابق رات کو سات بجے اور عربی وقت کے مطابق ایک بجے ہوتی ہے) رات کا کھانا کھایا جاتا ہے۔ چنانچہ نماز ظہر سے فارغ ہو کر ہم پھر پاکستانی ہوٹل پہنچ گئے۔

خدا کے فضل سے اُس دن (فجر کے علاوہ) ساری نمازیں مسجد نبوی میں ادا کیں۔

دوسرے دن ناشتے سے فارغ ہو کر ہم لوگوں نے ایک ٹیکسی بالعوض ۷۰ ریال (تقریباً دو سَو پاکستانی روپیہ) حاصل کی اور زیارتوں کے لئے روانہ ہو گئے چونکہ ہر ایک ڈرائیور کو زیارتوں کا علم ہوتا ہے اور دیگر واقفیت بھی ہے۔ اس لئے ہمیں کوئی دقت نہ ہوئی۔

سب سے پہلے ہم لوگ مسجد قبا پہنچے۔ چونکہ یہ مسجد مساجدِ اولیٰ کے بعد، سب سے افضل مسجد ہے۔ اس لئے زائرین جگہ جگہ نوافل ادا کر کے عمرہ کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ ہم نے بھی ہر دو محرابوں میں نماز پڑھی اور درود و سلام پڑھتے ہوئے جبلِ اُحد کی جانب روانہ ہو گئے۔

مسجد قبا کی مخالف سمت میں اور جبلِ اُحد کے آغوش میں وہ میدان ہے۔ جہاں ۳ھ میں جنگِ اُحد لڑی گئی تھی۔ یہیں حضورؐ کے چچا امیر حمزہؓ شہید ہوئے اور اسی مقام پر حضورؐ کا دندان مبارک شہید ہوا۔

قبرستانِ شہدائے اُحد کے آہنی دروازے سے لگ کر ہم لوگوں نے فاتحہ پڑھی اور پھر مسجدِ اُحد میں آ کر نوافل ادا کیں۔

جبلِ اُحد سے ہماری ٹیکسی مسجدِ قبلتین پہنچی۔ یہ مسجد اونچائی پر ہے۔ اس لئے کافی سیڑھیاں چڑھ کر ہم مسجد کے صحن میں پہنچے اور نفلیں پڑھیں۔ اسی مسجد میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ بیت المقدس (قبلۂ اوّل) کی بجائے اب کعبہ شریف کا رُخ کر کے نماز پڑھیں۔ مسجد میں اب تک قبلۂ اوّل کی محراب اور منبر موجود ہیں۔

مسجدِ قبلتین سے مختلف وادیوں سے گزرتے ہوئے ہم خندق کے میدان میں پہنچے۔ یہ میدان بھی کوہستانی سلسلے کے آغوش میں ہے۔ جنگِ خندق کے سپہ سالاروں کے خیموں کی جگہ اب پانچ مسجدیں بنی ہوئی ہیں جو مساجدِ خمسہ کہلاتی ہیں۔ ہر مسجد کا نام پانچوں سپہ سالاروں کے نام پر ہے۔ ایک مسجد فتح ہے جہاں رسالتمآبؐ خیمہ زن تھے۔ دوسری مسجد سلمان فارسی ہے۔ تیسری مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور چوتھی سیدنا

عمر فاروقؓ کہلاتی ہے۔ پانچویں مسجد سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے منسوب ہے ان مساجد کے نیچے کھڑے ہو کر ہم نے فاتحہ پڑھی۔

واپسی پر مسجد شمس، مسجد اجابت، مسجد جمعہ، مسجد بنی النجار اور مسجد مائدہ سے شرف اندوز ہوتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے اور چونکہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لیے راستے میں نماز پڑھ کر ہوٹل کی راہ لی۔

عازمین حجاج کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی۔ موٹروں، بسوں، ویگنوں اور جیپوں کے ذریعہ شام، شرق اردن، لبنان اور ترکی سے آنے والوں کی بہتات نے اور بھی تنگی پیدا کر دی اور اب مسجد نبوی میں نماز کے اوقات داخلہ دشوار ہو گیا۔ اگر دو گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے تو کچھ آسانی ہو جاتی۔ ورنہ سڑکوں پر ہی نماز پڑھنی پڑتی پھر بھی ہم مسجد نبوی کے باب جبریل اور باب نسواں کے سامنے پہنچ کر نمازیں ادا کرتے۔

اس اُمنڈتے ہوئے سیلِ عشاق کو دیکھ کر ہم نے مدرسہ دارالحدیث و شرعیہ کے نچلے ہال کو اپنا مستقر بنا لیا اور زیادہ تر نمازیں یہیں ادا کیں۔ یہ مدرسہ باب نسواں اور باب عبدالعزیز سے کوئی دس گز کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں اطمینان سے تسبیح و تہلیل۔ درود و وظائف، سنّت و نوافل اور رکوع و سجود کے مدارج ادا ہو جاتے تھے۔ جو انبوہِ شیفتگانِ رسولؐ کے درمیان تشنۂ تکمیل رہتے تھے۔

جمعہ اور اس کے علاوہ جب بھی موقعہ ملتا مسجد نبوی میں نماز ادا کرتے اور روضہ اقدس کے دیدار سے رُوح کو تسکین پہنچاتے۔

غالباً تیسرے یا چوتھے دن ہم نے جنّت البقیع کی زیارت کی۔ گو جنّت البقیع ہماری قیام گاہ کے نزدیک اور مسجد نبوی جانے والے راستے پر ہے۔ لیکن اوقات

کی پابندی کی وجہ سے یہاں ہر وقت نہیں جایا جا سکتا۔ فجر، ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد کچھ وقت کے لئے اس کے دروازے کھلتے ہیں ورنہ ہر وقت بند رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ تشیع، حرم شریف کی سمت والی دیوار کے ساتھ لپٹے ہوئے ہر وقت گریہ زاری کرتے رہتے ہیں اور اسی دیوار کے سامنے گروہ در گروہ دستی مائک اور لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ وعظ و بیان نشر کرتے ہیں۔

عصر کی نماز کے بعد دروازے کھلنے پر ہم جنت البقیع میں داخل ہوئے منظور صاحب میرے ساتھ تھے۔ السلام علیکم یا اہلُ البقیع۔ یا اہل الجنابُ الرفیع پڑھتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی کے مزار پر حاضری دی اور پھر حضرت امام حسن رض کی آرام گاہ پر جا کر فاتحہ پڑھی۔ پھر حضرت ابراہیم فرزندِ رسول صلعم، حضرت امام جعفر صادق رض۔ حضرت عثمان غنی رض اور حضرت حلیمہ سعدیہ رض کے مزارات پر فاتحہ پڑھی صحیح نشاندہی نہ ہونے کے باعث ہاتھ اٹھا کر حضرت فاطمہ بنت اسد رض، حضرت نافع رض حضرت ابو سعید خدری رض، حضرت امام مالک رض، حضرت عقیل بن ابی طالب رض، حضرت فضیل بن عیاض رض و دیگر شہداء و مدفونینِ جنت البقیع کی ارواح کو ثواب پہنچایا۔

دورانِ قیام مدینہ منورہ ہمارا معمول تھا کہ کبھی مسجد نبوی کے کسی حصہ میں کبھی حضور اقدس کے مزار کے سامنے والے چبوترہ پر بیٹھ کر اور کبھی مسجد شرعیہ میں تلاوت کلام پاک ضرور کرتے۔ اور چلنے سے دو تین پیشتر ہم نے کسی نہ کسی صورت حرم شریف میں داخل ہو کر مواجہ شریف، منبر رسول صلعم، ریاض الجنۃ اور سبعہ ستون کے پاس پہنچ کر زیارت کی اور نوافل پڑھے۔

مدینہ منوّرہ سے واپسی

آخرش ۵ دسمبر کی صبح چالیس نمازوں سے زیادہ نمازیں ادا کر کے اور مقررہ وقت کا پورا پورا فائدہ اٹھا کر بادیدۂ نم - دل میں حسرت لیے ہوئے درود و سلام کے سہارے ہم واپس عازمِ مکہ معظمہ ہو گئے۔

اس مرتبہ ہمارا ڈرائیور نہایت شریف اور مومن انسان تھا۔ ہماری ٹیکسی بھی کشادہ تھی۔ ڈرائیور نے نہ تو سامان کا شوشہ اٹھایا اور نہ کوئی ردّ و قدح کی۔ بلکہ واپسی کے وقت خود ہی درود و سلام کی ابتداء کر کے ہمیں سرشار کرتا رہا۔ اور اس طرح ذوالحلیفہ پہنچ کر رُک گیا اور احرام و نوافل کی ادائیگی میں ہماری رہبری کی۔

مغرب کی نماز کے وقت ہم لوگ اپنی قیام گاہ مکہ معظمہ پہنچے۔ جلدی جلدی سامان اتار کر مغرب کی نماز ادا کی۔ اور قدرے توقف کے بعد خانۂ کعبہ پہنچ کر طواف و سعی کی سعادت حاصل کی۔ نماز عشا پڑھ کر احرام اتارا کھانا کھایا اور دن بھر کے سفر کی تھکن کے باعث لیٹ کر سو گئے۔

۶ دسمبر کی صبح تہجد کی اذان سنتے ہی ہم لوگ اٹھ بیٹھے۔ میں نے اپنی جائے نماز سنبھالی اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا حرم شریف پہنچا۔ اس مرتبہ دوسری منزل پر جا کر نوافلِ تہجد ادا کیں اور فجر کی نماز پڑھ کر نیچے اتر آیا۔

اب عازمینِ حج کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی تھی۔ اس لئے دوسری منزل

بھی اس قدر بھر جاتی تھی کہ تل رکھنے کو بھی جگہ باقی نہیں رہتی صفوں کے درمیان لوگ باگ اس طرح وُر آتے کہ سجدہ تک کرنا دشوار ہو جاتا۔ لیکن جذبۂ شوق تھا کہ ہر قید و بند توڑ دیتا تھا۔ اور مشتاقانِ حرم سجدہ کو ہر پہلو ادا کرنا چاہتے تھے۔ یہ سب کچھ گوارہ تھا لیکن لوگوں کا جوتیاں اور چپلیں لے کر پھرنا اور سجدہ و رکوع کو مکروہ کرنا ناگوار گزرتا تھا میں نے باب عبدالعزیز کے متصل رکھے ہوئے ایک بہت بڑی خلانے دار الماری میں اپنے جوتوں کے لئے جگہ بنالی تھی۔ میں اور میرے ساتھی ہمیشہ اسی جگہ جوتے رکھتے تھے تاکہ نہ تو بے حرمتی ہو اور نہ دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ یہ اسی ناسمجھی اور کم عقلی کا نتیجہ تھا کہ صفائی کرنے والے مجاور سینکڑوں کی تعداد میں ہر مقام سے جوتے اکٹھے کر کے باہر پھینک دیا کرتے تھے۔

ناشتے سے فارغ ہو کر جب میں اپنی اقامت گاہ پہنچا تو ایک صاحب بیٹھے ہوئے ہمارے ساتھی جمال الدین بٹ سے مصروفِ گفتگو تھے۔ تعارف کے بعد یہ پتہ چلا کہ یہ حضرت ایک ریٹائرڈ سکول ماسٹر نصیر الدین صاحب ہیں یہ بھی سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ بڑے مخلص اور خوش نصیب ہیں۔ ایک لڑکا فوج میں کرنل ہے۔ دوسرا لندن میں تکنیکی تربیت حاصل کر رہا ہے اور تیسرا ان کے ساتھ قالینوں کا کام کرتا ہے اتفاق سے ہماری رہائش گاہ کی نچلی منزل میں مقیم تھے۔ گو ان کا معلّم دوسرا تھا۔ مگر زیادہ وقت ہمارے ہی ساتھ رہے۔ بیس بائیس ادھیڑ اور بوڑھے افراد کی رہبری کر رہے تھے۔ جو اُن کے خلوص اور اہلِ درد ہونے کا ثبوت تھا۔ ہر ایک کی خبر رکھتے دُکھ بیماری میں بھاگ دوڑ کرتے۔ ہر ایک اُن کی بے لوث خدمات کا معترف اور مدح سرا تھا۔ حتیٰ کہ اُن کے زیرِ نگرانی ایک ضعیف شخص کی موت نے اُن کی ذمہ داریوں

کو اور بھی بڑھا دیا تھا۔ جس کے اعزا کو بروقت پاکستان میں اطلاع دے کر تفکرات سے بچا لیا اور خود مرحوم کا جملہ سامان اور روپیہ پیسہ لے کر پاکستان اگر اُس کے اعزا کے حوالے کیا۔ خدا سب کو اُن جیسی خدمت اور دردمندی کی توفیق عطا فرمائے آمین

مدینہ منورہ سے واپسی پر پہلے دن تو کہیں نہ جا سکا لیکن دوسرے دن مسجد بلال کی زیارت کرتا ہوا۔ مولدِ رسول پہنچا۔ صفا پہاڑ کے دامن میں منیٰ جانے والی سڑک پر سیدھے ہاتھ کو یہ ایک منزلہ مکان ہے۔ جہاں رسالتمآب پیدا ہوئے تھے۔ یہ مکان حرم شریف کے سامنے ہے۔ اب اِس کی ہیئت بدل دی گئی ہے آج کل اِس میں ایک لائبریری قائم ہے۔ کچھ دیر یہاں ٹھہر کر درود و سلام پڑھا اور گردن جھکائے جنت المعلیٰؓ کی جانب چلدیا۔

مولدِ نبی سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر اسی منیٰ جانے والی شاہراہ کے بائیں جانب ایک ذیلی سڑک پر جنت المعلیٰؓ کا وسیع ترین قبرستان واقع ہے۔ صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک خوبصورت سنگِ مرمر کا بڑا دالان آتا ہے۔ جس کی چھتوں پر بجلی کے پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ دالان سے گزر کر درمیان میں پختہ سڑک بنی ہوئی ہے جس کے دونوں طرف قبروں کے نشانات نظر آتے ہیں جگہ جگہ سرکاری نلکے لگے ہوئے ہیں۔ قریب ایک فرلانگ دُور چل کر اور اوپری سڑک کے پُل کے نیچے سے گزر کر پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ سامنے ہی ایک طویل و عریض احاطہ بنا ہوا ہے جس کے دروازے سے گزر کر مخصوص قبرستان شروع ہوتا ہے۔ یہاں بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ و بی بی آمنہؓ کے مزارات بتائے جاتے ہیں جس پر اہلِ تشیع کا زیادہ اژدحام رہتا ہے میں نے بھی ہر دو مزارات پر فاتحہ پڑھی۔

آگے چڑھائی چڑھ کر بائیں ہاتھ کو حضرت عبد المطلب، حضرت ابی طالب اور حضرت عبد مناف کے مزارات ہیں۔ یہاں بھی حاضر ہو کر میں نے عقیدت و درود کے نذرانے پیش کیئے اور واپسی میں تمام اہلُ القبور کو دعا و سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہوا اپنی قیام گاہ لوٹ آیا۔

۹ دسمبر یعنی ۷ ذی الحجہ کو غسل خانۂ کعبہ کا رُوح پرور عالم دیکھا۔ جہاں ہر ملک کے سفراء، وزراء اور سرکردہ ہستیوں نے شاہ خالد کی سرکردگی میں خانۂ کعبہ کے غسل میں حصّہ لیا۔

مکّہ معظمہ سے منیٰ و عرفات تک

دوسرے دن یعنی ۸ ذی الحجہ مطابق ۱۰ دسمبر کو حج کے ارکانِ اولیٰ ادا کرنے منیٰ جانا تھا۔ اِس لئے دن رات عجیب عالم، بیم و رجا میں گزرے۔ رات کا بیشتر وقت خانۂ کعبہ کے جسمانی اور روحانی طواف میں گزارا۔ نوافل ادا کیں اور خدائے قدوس سے حج کی ادائیگی و قبولیت کی التجائیں کرتا رہا۔

۸ ذی الحجہ کی فجر کی نماز حرم شریف میں ادا کرنے کے بعد قیام گاہ پر آکر احرام باندھا۔ نوافل ادا کیں اور مختصر سامان لے کر ہمارا احرام پوش گروہ معلّم صاحب کے مکان پر پہنچ گیا۔ رفتہ رفتہ دیگر عازمینِ حج بھی جمع ہونے لگے۔ جوں ہی بس آئی سب لوگوں نے اپنا اپنا سامان بس کی چھت پر چڑھایا اور کشتم کشتم اندر آکر اپنی اپنی جگہ سنبھالی۔ تھوڑی ہی دیر میں بس کے اندر اور چھت پر احرام پوش عشاق کا میلہ لگ

گیا۔ گنجائش سے دوگنی بھرتی کا عالم قابلِ دید تھا۔ بہر طور درود و سلام کے سایہ میں بس نے حرکت کی اور ہم جبلِ ثور کے دامن سے گزرتے ہوئے مختلف پیچ و خم کے سہارے رواں دواں منیٰ پہنچ گئے۔ یہ منیٰ جانے والی وہ سڑک نہیں تھی جو صفا اور مولدِ نبی سے گزرتی ہے۔ بلکہ یہ ایک متبادل شاہراہ تھی جو مقابلتاً طویل ہے۔

شہر منیٰ کے آخری حصّہ میں۔ لبِ سڑک مسجدِ خیف اور منیٰ اسپتال کے سامنے شارع ملک عبد العزیز کے پلاٹ نمبر ۱۳ پر ہمارے معلّم صاحب نے ایک شامیانہ لگایا ہوا تھا۔ جس کو قناتیں لگا کر مختلف حصّوں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ لیکن جب بس کی طرح لوگوں کا ہجوم بڑھنے لگا۔ قناتیں اٹھتی چلی گئیں اور ایک طویل و عریض ڈھکے ہوئے میدان نے رونمائی کر کے عجیب نقشہ پیدا کر دیا۔ جس کا جہاں منہ اٹھا اپنا بوریا بستر اپھیلا دیا۔ چلنے پھرنے کی جگہ تک باقی نہ بچی۔ مزید براں کھانے پینے کے برتن، سامان اور چولہوں نے جو کمی تھی وہ بھی پوری کر دی۔ جس کی ہلکی سی جھلک یہ ہے کہ میرے سرہانے گیس کے چولہے پر کشمیری چاء اُبل رہی تھی تو میرے پیروں کے پاس نوی کے دریائی کھانے پک رہے تھے۔ میرے بائیں پہلو میں اگر ہندوستانی غذائیں تیار ہو رہی تھیں تو میری دائیں سمت بکرے کی لٹکی ہوئی رانیں عرق ریز تھیں۔ جدھر دیکھو نفسا نفسی۔ کیا مرد کیا عورت۔ تُو تُو مَیں میں اور ہٹو بچو کی پکار۔ نہ اپنا ہوش نہ دوسرے کا خیال جسے جہاں جگہ ملتی نمازیں پڑھ لیتا یا چند ہم خیال اکٹھے ہو کر جماعت کی صفیں لگا لیتے۔ جگہ ایک مگر اذان و اقامت مختلف۔ لاکھ سمجھاؤ مگر سمجھنے میں الجھاؤ۔ پھر بھی روحانیت اور عبودیت کے دھارے ہر طرف بہہ رہے تھے اور گنگناتے ہوئے اِس زندہ قبرستان پر صلوٰۃ و منقبت کی فضا چھائی ہوئی تھی۔

۸ ذی الحجہ منیٰ کا پہلا دن اور پہلی رات تھی۔ جہاں ہم نے پانچ نمازیں ادا کیں اور ۹ ذی الحجہ، طلوعِ آفتاب کے بعد ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر اور فاضل سامان اِس شامیانے میں چھوڑ کر عرفات جانے کے لئے دوبارہ بس میں سوار ہو گئے۔

راستے میں تلبیہ، استغفار اور درود کے علاوہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غَدْوَۃٍ کا وِرد کرتے ہوئے مزدلفہ سے گزر کر عرفات پہنچے اور مسجدِ نمرہ سے قریب ایک فرلانگ آگے جبلِ رحمت کی وادی میں تکبیر و تہلیل، تسبیح و تمجید اور صلوٰۃ و استغفار پڑھتے ہوئے بس سے اترے اور سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ کہتے ہوئے مقررہ پلاٹ بر شارع نمبر ۳ میں داخل ہو گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ معلم صاحب نے یہاں علیحدہ علیحدہ چھولداریاں لگائی ہوئی تھیں جس میں سات آٹھ آدمیوں کا گروپ بہ آسانی ٹھہر کر درود و استغفار نوافل و اذکار نہایت اطمینان اور انہماک سے ادا کر سکتا تھا۔

ہم نے بھی ایک چھولداری سنبھال لی اور زوال سے پیشتر وضو کر کے ذکر و تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ زوال کے بعد اوّل وقت میں ظہر و عصر کی اکٹھی نمازیں قصر ادا کیں۔ کیونکہ یہی سنّتِ رسول ہے۔ ہم جب نماز و صلوٰۃ سے فارغ ہوئے۔ دستور کے مطابق معلم صاحب نے سب لوگوں کو کھانا کھلایا۔ ہر ڈیرے پر جا کر کھانا پہنچایا جسے لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ خیال تھا کہ ہر معلم نے ایسا ہی انتظام کیا ہو گا۔ مگر میرے بعض دوستوں نے بتایا کہ ایسا ہر معلم نے نہیں کیا۔ بلکہ دستوری ناشتہ تک گول کر دیا تھا۔ اس سے پُر لطف ایک اور بات بتائی گئی کہ ایک معلم صاحب نے طے شدہ دو سو ریال فی کس (برائے مدینہ منورہ، منیٰ و عرفات) کی بجائے اپنے عازمینِ حج سے مزید پینسٹھ

ریال (قریب دو سو روپے) یہ کہہ کر وصول کئے کہ اگر یہ رقم ادا نہ کی گئی تو حج خراب ہو جائے گا۔ سادہ لوح اور بے پڑھے لکھے لوگوں کے علاوہ سمجھدار انسان بھی گھبرا گئے کہ کہیں حج خراب نہ ہو اس لئے ہر ایک نے پینسٹھ ریال دے دیئے اور بقول معلم حج کو خراب ہونے سے بچا لیا۔ اللہ۔ اللہ کیا کہا جائے اِس اندازِ خدمت گزاری کو!

خیر۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہم نے قیلولہ کیا۔ اور پھر وضو کر کے وقوف کی تیاری شروع کر دی۔

تلبیہ و تہلیل میں مستغرق ہو کر ہم لوگ اپنی اپنی چھولداریوں سے باہر نکل آئے اور ہیلی کاپٹر کے اڈے کے حفاظتی خاردار تاروں سے لگ کر جبلِ رحمت کی جانب نظریں اٹھائیں اور وقوف میں محو ہو گئے۔

یہ وہ عالم ہوتا ہے کہ انسان خود کو عالمِ جاودانی میں پہنچا ہوا محسوس کرتا ہے۔ گویا میدانِ حشر ہے۔ جہاں بندۂ عاجز نہایت فروتنی کے ساتھ ربّ جلیل کے حضور میں گریہ کناں ہو کر۔ عفو و کرم کی بھیک مانگتا ہے۔ گڑگڑاتا ہے۔ آہ و بکا کرتا ہے اور ظاہر و باطن کی پاکیزگی کے لئے لرز لرز کر ربنا و تقبّل دعا۔ ربنا و تقبّل دعا۔ پکارتا ہے۔ نو لاکھ انسانوں کے اِس کفن بردوش یعنی احرام پوش سیلِ بے کراں میں۔ امتیاز و تشخص کی تمام دیواریں گر جاتی ہیں۔ امیر و غریب، شاہ و گدا، محتاج و غنی نیک و بد، زاہد و عابد کی شناخت ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی کسی کو نہیں پہچان سکتا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ کون محترم ہے اور کون عاجز سب ایک ہی جانب کھڑے ہوئے قطار اندر قطار اور صف در صف خدائے عزّ و جل کے روبرو آنسو بہاتے رہتے ہیں۔ کیا حبشی، کیا یمنی، کیا شامی، کیا ترکی، کیا مصری، کیا سوڈانی، کیا امریکی، کیا یورپی، کیا پاکستانی، کیا ہندی، کیا ملائی، کیا انڈونیشی،

کیا عجمی، کیا عربی، کیا گورے، کیا کالے سب پر ایک ہی جذب طاری ہوتا ہے اور سب ایک ہی انداز عجز و انکساری میں ڈوبے ہوئے خدائے قدوس سے رحم و کرم کا تقاضا کرتے ہیں اور ہر طرف سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صداؤں کے آغوش میں اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِی بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْتَصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی کی تکرار جاری رہتی ہے۔ اس دعا کے تسلسل اور اختتام تک انسانوں پر رزہ طاری رہتا ہے۔ کسی کو نہ اپنا ہوش ہوتا ہے اور نہ دوسرے کا۔ کوئی بار بار اس دعا کو پڑھتا ہے۔ تو کوئی رقّت و جذبہ میں مزید شدت پیدا کرنے کی خاطر اس دعا کا (اپنی زبان میں) ترجمہ دہرا دہرا کر اپنے دل کی بھڑکتی ہوئی آگ کو اور دوبالا کر دیتا ہے۔

رفتہ رفتہ دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اور حجاج کے دلوں میں طمانیت و سکون کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ جن کی تازگی اور ٹھنڈک زندگی کا احساس دلاتی ہے۔ اور بندۂ عاجز اپنی روح، اپنی نظر اور اپنے جسم کو کوثر و تسنیم میں ڈوبا ہوا پاک و شفاف محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی حج مقبول کی نشانی ہے اور یہی امّتِ مسلمہ کی معراج۔

اسی عالمِ خشوع و خضوع میں معلّم صاحبان بھی حسبِ دستور اپنے روایتی انداز میں دعائیں پڑھانا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح حجاج کو ہوش میں لا کر حج ختم ہونے کی مُہر ثبت کر دیتے ہیں مگر وارفتگانِ مولائے کریم زیادہ سے زیادہ مصروفِ گریۂ زاری رہ کر دعائے خیر و برکت اور توبہ و استغفار کا دامن نہیں چھوڑتے۔

اے حشر کبھی بھول نہیں سکتے ہیں حجاج
عرفات کا میداں وہ مناجات کا عالم

رفتہ رفتہ سورج کی شعاعیں سمٹنے لگتی ہیں اور کشاں کشاں حجاج کے قافلے مزدلفہ کی

جانب بڑھنے لگتے ہیں۔

چونکہ مکہ معظمہ سے منیٰ آنے اور منیٰ سے عرفات پہنچنے میں ہمیں بس کی تنگی نے سخت تکلیف پہنچائی تھی۔ اس لئے ہمارے گروپ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ واپسی میں ایک ایسی ٹیکسی حاصل کی جائے جو رات بھر ہمارے ساتھ مزدلفہ میں رہے اور دوسری صبح ہمیں منیٰ پہنچا دے۔ چنانچہ بڑی تگ و دو کے بعد ایک پک اپ حاصل کی۔ جس کا ڈرائیور احرام پوش تھا اور طائف سے اپنی گاڑی لے کر ہم خرما و ہم ثواب کی تصویر بنا ہوا تھا۔ تین سو ریال (یعنی نو سو پاکستانی روپے) پر معاملہ طے ہوا اور جوں ہی سورج غروب ہوا۔ ہم لوگ مزدلفہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ ہمارے لبوں پر تھا اور جب وادئ مُحسّر سے گزرے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰالِکَ کی تکرار کرتے ہوئے مزدلفہ پہنچے اور جبلِ قزح کے نزدیک لیکن منیٰ جانے والی شاہراہ کے قریب ایک کھلے ہوئے میدان میں ہمارے ڈرائیور نے ٹیکسی روک دی سڑک کے دوسری جانب روشنیاں جگمگا رہی تھیں اور ہم اندھیرے میں گامزن تھے۔ دُور دُور تک بے برگ و گیاہ میدان پھیلا ہوا تھا۔ ٹیکسی سے اتر کر ہم نے وضو کیا۔ اور اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ جَمْعٌ اَسْأَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ پڑھ کر مغرب اور عشاء کی نماز بغیر کسی فاصلہ دیئے ادا کی۔ دونوں نمازیں قصر ہی ادا کیں۔ کیونکہ یہی سنّتِ رسولؐ ہے۔ پھر دعا و درود کے بعد ٹیکسی میں ہی لیٹ گئے۔ تہجد کی کوئی نماز نہیں پڑھی اور صبح صادق طلوع ہوتے ہی نماز فجر اوّل وقت ادا کی۔ میرے گروپ کے ہر فرد نے ستر ستر کنکریاں۔ رات کو ہی جمع کر لی تھیں اس لیے نماز پڑھتے ہی سورج کی پہلی کرن کے

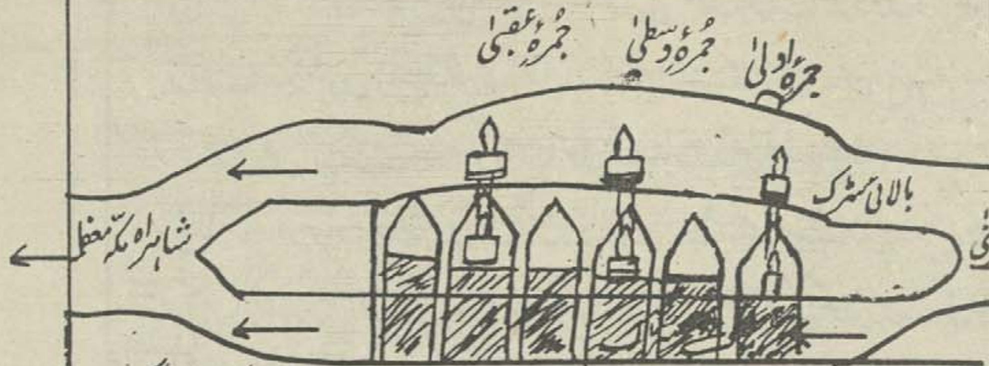
ساتھ حضور اکرمؐ کو درود پہنچاتے ہوئے منیٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔

رمی کی وجہ سے چونکہ ٹریفک کی ترتیب بدل دی گئی تھی اور ہمارا ڈرائیور نیا تھا۔ اس لئے ہمارے کیمپ والی سڑک کی بجائے ٹیکسی کو کافی دور روک دیا گیا۔ جہاں سے ہم لوگ پیدل چل کر اپنی قیام گاہ پہنچے۔ سامان رکھا اور کنکریاں لے کر جمرہ عقبہ کی طرف چل دیئے۔

ہمیں بتایا گیا تھا کہ رمی کرتے وقت چاروں طرف سے مخلوق اِس طرح ٹوٹ کر پڑتی ہے کنکریاں مارنا دشوار ہو جاتا ہے اور اسی کوشش میں کئی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اِس لئے ہم خوفزدہ نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے جمرات کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر جب نزدیک پہنچے تو نقشہ ہی مختلف تھا۔ ساری گھبراہٹ دور ہو گئی اور شاہ فیصل مرحوم کے تدبّر کو خراجِ عقیدت پیش کرنے لگے۔

اب جمرات کو دو منزلہ کر دیا گیا تھا۔ ہر منزل کی چوڑائی تقریباً سو فٹ ہو گی۔ شارع خاص کے نشیب میں پہلی منزل ہے۔ جب کہ اونچائی کی جانب دوسری منزل ہے۔ ہر منزل کے درمیان جمرات ہیں اور ہر ایک جمرہ کے دونوں طرف دوہری سڑکیں ہر منزل پر بنی ہوئی ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ لوگ بآسانی کنکریاں مارتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ اِس لئے اژدحام اور دھکے بازی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا مرحوم شاہ فیصل کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کہ انہوں نے ۵ ۔ ۶ ماہ کے اندر اتنا عظیم اور اپنی زندگی کا آخری کارنامہ انجام دیا۔ جس سے زندگیاں محفوظ ہو گئیں اور فرائض کی ادائیگی آسان بن گئی

جُمرات کی موجودہ صُورت



چنانچہ ہم نے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیطان کہہ کر یکے بعد دیگرے نہایت نزدیک سے سات کنکریاں ماریں اور بغیر کسی توقف نکلے ہوئے چلے گئے۔ کیونکہ یہی فرمانِ رسولؐ ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ رمی کے لئے کوئی کنکر جمرہ کے پاس سے نہیں لینا چاہیئے۔ یہ فعل مکروہ ہے۔ اِس جمرۂ عقبہ کی رمی کا وقت (زوال کے اوقات کو چھوڑ کر) ۱۰ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۱ ذی الحجہ کی صبح تک ہے۔ لیکن احسن وقت اور دن ۱۰ ذی الحجہ کا ہے۔

اپنی قیام گاہ واپس آتے آتے تقریباً ساڑھے بارہ بج گئے تھے۔ اب ہم نے قربانی کے لئے اپنا مختار بنا کر جناب منظور احمد گیلانی کو ذبح گاہ کی طرف بھیجا۔ لیکن قریب ایک بجے وہ گھبرائے ہوئے واپس آئے اور بتایا کہ اُس طرف راستہ بند ہے کیونکہ کچھ خیموں میں آگ لگ گئی ہے۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ اِس خبر نے سب لوگوں پر رُوح فرسا عالم طاری کر دیا۔ اور حفظ ماتقدم کی خاطر ہم لوگ اپنے شامیانے سے باہر سڑک پر آ گئے

یہ آگ اُسی سلنڈر کے چولہوں والی بے احتیاطی کا نتیجہ بتائی جاتی ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ حالانکہ اُس جگہ قیام پذیر ایرانی حضرات نہایت منظم، محتاط اور پابند

اوقات گزار رہے تھے۔ لیکن شدنی امر لاکھوں کی منقولہ املاک اور جانوں کا نقصان، رات بھر زخمیوں کو اسپتال لایا جاتا رہا۔ حکومت کا وسیع ترین انتظام مصروف رہا۔ پُرخلوص اَن تھک اور منظم کوششوں کے باوجود تین چار گھنٹے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا۔ اِدھر اُدھر کے خیموں کے لوگ پہاڑوں پر چڑھے ہوئے اور دور و نزدیک، حجاج بارگاہِ ربّ العزّت میں اس غیر متوقع عالم ہا و ہو کے پُرسکون ہونے کی دعا مانگتے رہے۔ میں سوچ رہا تھا۔ کاش کہ آگ کے اوپر پھرنے والے ہیلی کاپٹروں سے سے کوئی ایک پانی سے بھرا جہاز بھی ہوتا (جس طرح ترقی یافتہ غیر ملکوں میں ہے) اوپر سے پانی کی بارش کرتا رہتا۔ کاش کہ اِن متاثرہ خیموں کے پاس کاریں، بسیں اور ٹرک نہ ہوتے۔ جن کی ٹنکیوں نے پھٹ پھٹ کے اِس محدود آگ کو بھڑکا کر وسعت دے دی تھی۔ کاش کہ حکومت اتنی رواداری نہ برتتی کہ یہ آتشگیر ہیولے، خیموں کے درمیان کھڑے ہو سکتے۔ انہیں تو آبادی سے دُور رہنا چاہیئے تھا۔

اِدھر یہ سب کچھ تھا اور اُدھر کچھ ایسے بے فکرے لوگ بھی تھے کہ ہمارے خیمے میں چولہے جلا کر گوشت بھون اور پکا کر کھاتے رہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار چنانچہ ہم اُس دن قربانی نہ کر سکے اور دوسرے دن کا پروگرام بنا کر رات بھر توبہ و استغفار میں مصروف رہے۔

دوسرے دن قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈوایا اور احرام اتار کر کھانا کھایا۔ ظہر کی نماز ادا کی اور رَمی جمرات کے لئے روانہ ہوگئے۔ آج تینوں جمروں کی رَمی کرنا تھی۔ جس سے فارغ ہو کر طواف زیارت کے لئے مکّہ معظمہ روانہ ہوگئے۔ مغرب کی نماز تک طواف و نوافل اور آبِ زمزم سے فیضیاب ہو کر عشا کی نماز سے پہلے سعیٔ صفا و مروہ سے فارغ

ہوگئے۔ عشا کی نماز حرم شریف میں پڑھ کر ٹیکسی تلاش کرنا شروع کر دی اور اس طرح قریب دس بجے شب منیٰ واپس آکر کھانا کھایا اور لیٹ گئے۔

۱۲ ذی الحجہ یعنی ۱۴ دسمبر کو تینوں جمرات کی پھر رَمی کی اور کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

اللہ اللہ — منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے قیام کے یہ پانچ دن حاصل ریاضت و عبادت تھے جس کے دوران ہر لمحہ اور ہر وقت ایک عجیب خود فراموشی اور کیف سرمدی طاری رہتا تھا۔ وجدان و عبودیت کی سرشاری تھی کہ فضا اور ماحول میں رچ بس گئی تھی۔ امتیاز من و تو مٹ چکا تھا۔ انکساری و فروتنی رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔ نفس نفس میں تجلیات ربانی اور تصرفاتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس لہریں روح و جسم کے ارتباط کو نوریاں سنا رہی تھیں۔

وہ عرش سے تا فرش برستا ہوا اک نُور
وہ تہنیتِ ارض و سماوات کا عالم

حج سے واپسی

۱۴ دسمبر بعد نماز ظہر، معلّم صاحب نے مکّہ معظمہ واپس چلنے کا حکم سنا دیا۔ ہم نے بس کی تنگ دامانی کا شکوہ کیا تو معلم صاحب کو ہماری بیچارگی پر شاید رحم آگیا اپنے ملازموں سے ہمارا مختصر سامان اٹھوا کر بس کی چھت پر چڑھوا دیا اور ہمیں خالی بس میں لا کر بٹھا دیا۔ اُن کی اس مخصوص کرم نوازی نے ہمیں بے حد متاثر کیا اور ہم سارے شکوہ و شکایت اور زیر باری کو بھول گئے۔ اور سکون کے ساتھ مکّہ معظمہ واپس پہنچ گئے جہاں طواف الصّدور کے بعد دوگانہ پڑھ کر حسب سابق خدائے قدوس کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرتے لگے۔

مکہ معظمہ میں اب ہمیں مزید چھ دن رہنا تھا۔ کیونکہ ہمارا ہوائی جہاز ۲۲ دسمبر کی شب جدّہ سے روانہ ہونا تھا اور ۲۰ دسمبر کی شام تک ہمیں متعلقہ دفتر میں رپورٹ کرنا تھی۔ اِس لئے ہم نے اپنے شب و روز بیت العتیق میں گزارنے کے علاوہ بقیہ مقامات مقدسہ اور مکہ معظمہ کے صنادید کے لئے ترتیب دیئے۔

۱۵ دسمبر کی صبح مَیں نے غارِ حرا دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ چونکہ میرے دوسرے، ساتھی کچھ ڈھیلے ہوگئے تھے۔ اِس لئے صفا کے موقف سے مَیں نے ایک ٹیکسی بالعوض ۲۰ ریال حاصل کی اور تنہا جبلِ نور کی جانب چل دیا۔

جیسے کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ جبلِ نور منیٰ جانے والی سڑک کے سر راہ ہے سے بائیں جانب شارع طائف پر قریب دو میل کی دوری پر واقع ہے۔ مَیں نے ڈرائیور کو اُس طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ اور بائیں سمت کچی سڑک پر قریب ایک فرلانگ اندر جاکر جبلِ نور کی ترائی میں پہنچ گیا۔ یہاں سینکڑوں زائرین پہاڑ پر چڑھ اور اتر رہے تھے۔ میں نے ڈرائیور سے اپنا منشا ظاہر کیا، لیکن وہ راضی نہ ہوا کیونکہ اِس طرح قریب تین گھنٹے صَرف ہوتے تھے۔ پھر بھی مَیں پہاڑ کے دامن میں پہنچ گیا اور سر اٹھا کر غارِ حرا کی جانب نظریں گاڑھ دیں۔ غار تک پہنچنے کے لئے قریب ایک میل کی ٹیڑھی، ترچھی اور سیدھی چڑھائی نظر آرہی تھی۔ مَیں نے تھوڑی دور چل کر غارِ حرا کی سمت پر نشیب میں دو رکعت نماز نفل ادا کی اور سلام و درود بر روح پر فتوح سیّدِ کونین پیش کیا، اور کچھ توقف کرکے واپس آگیا۔

وہ غارِ حرا اور وہ پیاسی مری نظریں
وہ شدّتِ حسرت وہ مناجات کا عالم

نماز و طواف اور تلاوت و درود کے دوران جو وقت ملتا۔ وہ مکہ معظمہ کے کوچہ و بازار اور دیگر مقامات دیکھنے میں گزرتا ـــ دوکانوں پر لوگوں کا ہجوم تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ ابتداء سے جو خریداری جاری تھی۔ وہی اب بھی قائم تھی۔ فرق یہ ہوگیا تھا کہ اب حبشی، انڈونیشی اور ملائی حضرات (جو پہلے ہی خریداریاں کر چکے تھے اور جن کے باعث قیمتیں اونچی ہوگئی تھیں) اب خود اپنے اپنے ممالک کی چیزیں فروخت کر رہے تھے جو شاید وہ لوگ اپنے ساتھ لائے تھے اِس طرح اشیائے صَرف اور غیر ملکی کرنسی اپنے ملک کے لئے جمع کر رہے تھے۔ شاید اُن کے ممالک میں کوئی پابندی نہیں تھی۔ جبھی وہ لوگ اس قدر فراخدلی سے مصروف خرید و فروخت تھے۔ ہاں اگر ہچکچاہٹ، گھبراہٹ اور پابندی تھی تو صرف بھارتی، بنگلہ دیشی اور پاکستانی لوگوں کے چہروں اور عمل سے ظاہر ہو رہی تھی۔ شاید یہی وجہ ہے جس کے باعث تاجروں کو ہم اپنی طرف متوجہ نہیں کرپاتے تھے۔

یوں تو خریداری کے مراکز پر بھیڑ ہی بھیڑ رہتی تھی۔ لیکن سب سے زیادہ اجتماع ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر اور کپڑے کی دوکانوں پر ہوتا تھا۔ یہی حال مدینہ منورہ میں بھی تھا۔ جس کے باعث سڑکیں اور گلیاں خالی ڈبوں، گتوں، کاغذ، پلاسٹک اور کاغذی رولوں سے بھری رہتی تھیں جنہیں اٹھانے میں ہر وقت فراش اور دیگر مشینری مصروف کار رہتی تھی، مگر اِک مٹھی جکو۔ دوئی تیار کے مصداق جوس اور فروٹ کے ڈبے بھی اِس بہتات میں اضافہ کرتے رہتے۔ صفائی ہوتی رہتی اور رونق بڑھتی رہتی۔

احسان فراموشی اور ناقدر شناسی ہوگی۔ اگر میں یہاں حکومتِ سعودی عربیہ کی انتظامی صلاحیت اور کارکردگی کو خراجِ تحسین نہ پیش کروں۔ جس نے مقامی لوگوں کے علاوہ نو لاکھ مختلف النسل، مختلف الخیال اور مختلف الاقدار مہمانوں کی کشادہ دلی، وسیع القلبی اور

دردمندی کے ساتھ خدمت کی۔ کون سی ایسی شے تھی۔ جس کی کمی ہو۔ کونسا ایسا شعبہ تھا جو تساہل و تغافل کا شکار ہو۔ پانی کی فراوانی، حمل و نقل کے وسائل کی کشادگی، صحت صفائی کی نگرانی، نظم و ضبط کا فروغ، ریاضت و عبادت کی پابندی، ایمان و یقین پختگی۔ چھوٹی سی چھوٹی ضرورت کی تکمیل۔ انواع و اقسام کی غذائی افراط اور سامان تفنن طبع کی بھرمار، کوئی مایوس نہیں، کوئی بددل نہیں۔ ہر شخص کی ضرورت پوری ہو رہی تھی اور ہر فرد مطمئن تھا۔۔۔ ـــــ ہے کوئی دنیا کی ایسی حکومت جو مسلسل دو تین ماہ تک ا[illegible] خدمت گزاری، خلوص دلی اور دردمندی کی اتباع یا نقل کر سکے ـــــ؟

بالآخر ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کے ابھرتے ہوئے سورج کی شعاعوں نے ہمیں الوداعی نظروں سے دیکھنا شروع کیا اور مغرب کی نماز تک ہم حسرت حل من مزید میں طواف نفل ادا کرتے رہے۔ عشاء کی نماز ختم کرنے کے بعد طواف الوداع کیا۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نوافل پڑھیں اور چاہِ زمزم پر آئے۔ قبلہ رُخ ہو کر آبِ زمزم سیر ہو کر سر، منہ اور جسم پر اس متبرک پانی کو ڈالا اور دعائیں پڑھتے ہوئے ملتزم کی جانب آئے۔ رنبوہِ عاشقاں میں چونکہ ابھی تک کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ اس لئے نظروں ہی نظروں میں خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے کر اپنا منہ اور سینہ ملتزم کی جانب کشادہ کر دیا اور نہایت عجز و انکساری کے ساتھ۔ اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ۔ يَسْئَلُكَ۔ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتِكَ کی تکرار شروع کر دی۔ پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ پڑھتے ہوئے حجرِ اسود کا استلام کیا۔ خانہ کعبہ کی جدائی کا قلق تھا۔ گریۂ بے اختیار کی صورت میں اُمڈا چلا آ رہا تھا۔ اسی عالمِ حسرت و یاس میں ڈوبا ہوا اور کعبہ شریف کی جانب منہ کیئے اُلٹے

قدموں مسجدِ حرام سے واپس ہونے لگا۔ راستے میں ایک دو ثقہ قسم کے حضرات نے مجھے ٹوکا۔ لیکن میرے جذبہ و عقیدت کو کون روک سکتا تھا۔ آنسوؤں کی جھڑی تھی اور یہ بندۂ ناچیز اپنے مولا کے گھر کو الوداع کہہ رہا تھا۔

عالم مری نظروں میں مگر، اور ہی کچھ تھا
عالم تھا اگرچہ وہی دن رات کا عالم

وطن واپسی

طوافِ وداع سے فارغ ہو کر ہم لوگوں نے رات ہی میں اپنا سامان اکٹھا اور مرتب کر لیا اور ۲۱ دسمبر ۱۹۷۵ء کی فجر کی نماز حرم شریف کے باہر پڑھ کر ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوتے ہی اُس پک اَپ میں اپنا سامان پہنچایا جو ہم نے نجی طور پر (معلم صاحب کے علم کے بغیر) رات ہی طے کر لی تھی۔ اپنے پاسپورٹوں پر بھی معلم صاحب سے رخصتی مہریں لگوائی تھیں۔ چنانچہ پاسپورٹ ڈرائیور کے حوالے کر کے جدہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ حسرت سے حرم شریف کے میناروں پر الوداعی نظریں ڈالیں اور جہاں تک یہ منارے نظر آتے رہے۔ دُعا و درود کے آغوش میں ہماری بھیگی بھیگی آنکھیں دیدار کی تجلیاں جذب کرتی رہیں اور ہماری ٹیکسی جدہ جانے والی سڑک پر دوڑتی رہی۔ راستہ میں ڈرائیور نے مقررہ چوکی پر اندراجات کرا کر پاسپورٹ ہمیں واپس کر دیئے اور قریب دس بجے دن جدہ کے ہوائی مستقر پہنچ کر ہم نے بادیدۂ نم ڈرائیور کو رخصت کیا۔

حاجی کیمپ میں مناسب جگہ سامان رکھوا کر میں نے سب پاسپورٹ سنبھالے

اور معلمین کے وکیل کے دفتر چلاگیا۔ جہاں سے سب کے خروج کی مہریں سب کے پاسپورٹ پر لگوائیں اور ایک علیحدہ تحریری اندراج نامہ لے کر پی آئی اے کے دفتر پہنچا۔ ہوائی جہازوں کے دفاتر حاجی کیمپ کی مشرقی دیوار کے نزدیک ہی ہیں، اس لئے کوئی دقت نہ ہوئی اور نہ ہی تگ و دو کرنا پڑی کیونکہ ایک تو دن کا وقت تھا اور دوسرا کچھ تجربہ بھی حاصل ہو چکا تھا۔

یہاں پہنچ کر پاسپورٹ، ہوائی جہاز کے ٹکٹ اور خروج کی رسید جمع کرادیں۔ آدھا گھنٹے بعد ٹکٹ واپس مل گئے لیکن پاسپورٹ پی آئی اے کے عملے نے اپنے پاس ہی رکھ لئے جنہیں بوقت روانگی واپس ملنے کی ہدایت ملی۔ چنانچہ میں حاجی کیمپ واپس آگیا۔

اب ہمارے پاس دو دن تھے۔ اس لئے پہلے ہوائی اڈے کے علاقے کی سیر کی اور جیسا کہ میں ابتداء میں کہہ چکا ہوں۔ جدہ بہت بڑا ہوائی مستقر ہے اور میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔ دن میں یہ اور بھی مصروف اور گہما گہمی کا مرکز بن جاتا ہے۔ جانے والے ہزاروں لاکھوں حجاج کرام سے لدی پھندی بسیں، ٹیکسیاں، کاریں، ٹرک اور پک اپ کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ سڑکوں پر چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ قطار اندر قطار طول و عرض میں پھیلی ہوئی رسل و رسائل کی مشینری، سامان کی ٹرالیاں، حمالوں کی ٹولیاں اور پھیلے بکھرے، اُترے ہوئے سامان کے ڈھیر۔ ڈھیریاں، عجیب افتاں و خیزاں مناظر کی رونمائی کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرح یہاں بھی صرافوں (کرنسی کا کاروبار کرنے والوں کو صراف کہا جاتا ہے) کی بہتات ہے۔ اور ان کے محلات (دکانیں) پر کرنسی تبدیل کرانے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔ یہاں کی مارکیٹ بھی خاصی لمبی چوڑی ہے۔

اور ضرورت کی ایسی کوئی چیز نہیں جو دستیاب نہ ہوسکے۔ میں نے بھی یہاں سے کچھ تحائف خریدے اور اپنی پسند کے کھانے، مشروبات، فواکہات، اور سگریٹ بھی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم لوگ جدہ شہر دیکھنے چلے گئے۔ اور چشم حیرت سے جدہ کی نفاست، خوبصورتی، گہما گہمی اور بلند و بالا عمارتوں کو دیکھا گیا۔ اس کی مشہور مسجد عتاش بھی دیکھی جس کے چاروں طرف خوبصورت اور حسین مارکیٹیں اور دکانات دعوت خریداری دیتی ہیں۔ جدہ ایک قدیم اور بین الاقوامی شہر ہے۔ اب تک جو صورتیں نظر نہیں آئی تھیں وہ یہاں دیکھیں۔ انگریز، امریکی، جرمن، فرانسیسی، چینی اور جاپانی ہر ملک و قوم کے افراد نظر آئے (ماسوائے ممنوعہ علاقوں کے) بڑی بڑی مشینری سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی اشیائے ضروریہ و سامان تعیش یہاں دستیاب ہے۔ مسافروں اور سیاحوں کی ضرورت کے علاوہ اُن کے قیام کے لئے بلند و بالا خندق (ہوٹل) موجود ہیں اور دیگر عرب شہروں کی طرح یہاں بھی بڑی خوبصورت، نئی اور اونچی قسم کی ٹیکسیاں سڑکوں پر دوڑتی رہتی ہیں۔ پک اپ (جو زیادہ تر ٹویوٹا کی ہیں) کے علاوہ کوئی ٹیکسی مارک II سے نچلے درجہ کی نہیں ہے۔ ڈاج شیورلیٹ، امپالا کی بہتات ہے۔ یہ سب تیل کی برکتیں ہیں۔

دنیا کی بہترین گھڑیاں، فروٹ مشینیں، ریڈیو، ٹی وی اور گرم و سرد رکھنے کے آلات عام اور وافر ہیں۔ شاید یہی چمک دمک ارزاں بہتات، حاجیوں کو لالچ میں مبتلا کر دیتی ہے تاآنکہ وہ ممنوعہ سامان خرید کر کراچی کسٹم کی الجھنوں اور سامان کے ضبط ہونے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عصر کی نماز سے پہلے ہم لوگ ایئرپورٹ واپس پہنچ گئے۔ رات اور دوسرا دن

حاجی کیمپ میں گزار کر ۲۲ دسمبر کی شام قریب چار بجے اپنا اپنا سامان لے کر ائیراچی کے مستقر پر اُتر گیا۔ یہاں اس وقت صبح کے پونے سات بج رہے تھے۔
پہنچے تاکہ اُسے پی آئی اے کے متعلقہ اربابِ بست و کشاد کے حوالے کر کے تو جلدی جہاز سے اتر کر بس میں بیٹھے اور حاجیوں کے کسٹم پوسٹ پر جا کر نماز فجر ادا کی۔
ہو جائیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا کیونکہ کراچی سے ابھی تک جہاز نہیں آیا تھا جس کی سامان پہنچنے میں ابھی وقت تھا۔ چنانچہ امیگریشن سٹاف سے ہم نے اپنے پاسپورٹوں
سے پہلے وہ لوگ سامان وصول نہیں کرتے۔ خدا خدا کر کے قریب ½۶ بجے شہریں لگوائیں اور جو اعزاء و اقربا ہمیں لینے کے لیے آئے ہوئے تھے اور باہر
جہاز آیا اور سامان کی وصولی شروع کر دی گئی۔ میرے اور میرے گروپ کے سائڑے تھے۔ جالیوں میں سے اُن سب سے معانقہ و مصافحہ کیا۔
کے پاس مقررہ وزن سے زیادہ کوئی سامان نہ تھا۔ لیکن دیگر بہت سے لوگ اس اس وقفہ میں ہمارا سامان پہنچ چکا تھا۔ جسے تلاش کر کے کسٹم کاؤنٹر پر پہنچایا۔ لیکن
پر پورے نہ اترے۔ ٹُھکا فضیتا بھی ہوا۔ سامان کا زیادہ کرایہ بھی دینا پڑا۔ پھر بھی کھجوریں آبِ زم زم کا ٹین نہیں مل سکا۔ جو شاید جدہ پر ہی رہ گیا تھا (دو دن کے بعد یہ ٹین
اور آبِ زم زم جیسے تبرکات میں نہ صرف کمی کرنی پڑی۔ بلکہ وہیں چھوڑ دینے پڑے ہی مل گیا) بڑا افسوس ہوا بہرطور اپنا سامان چیک کرا کر باہر نکلے۔ احباب اور رشتے داروں
اللہ اللہ۔ ذاتی منفعت تبرکات پر فوقیت لے رہی تھی اور لوگ تھے کہ دل میلا سے بغلگیر ہوئے اور اس طرح ۲۳ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ہمارا یہ مقدس سفر تہنیت و خوش آمدید
کرتے تھے۔ کے آغوش سے لپٹ کر اختتام پذیر ہوا اور بے ساختہ میرے منہ سے نکل گیا۔

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن — زاحوالم محمدؐ را خبر کُن
ابھی تو تشنہ کامی رہ گئی ہے — خدارا ایں کرم بار دگر کُن

بہرطور اس طوفانِ بدتمیزی سے ہم نے کنارہ کشی اختیار کی اور عشا کی نماز
کر کچھ پیٹ میں ڈالنے کے لئے باہر نکل گئے۔ واپسی میں ہمیں پاسپورٹ مل
خدا خدا کر کے رات کو ایک بجے (پاکستانی وقت کے مطابق تین بجے
جہاز پر پہنچنے کا اعلان ہوا اور یہاں بھی صف بندی کو پس پشت ڈالتے ہوئے
لوگ رن وے پر دوڑنے لگے۔ خیر جہاز قریب ڈیڑھ بجے اپنی پرواز پر روانہ
اور ہم لوگ عرب کی سرزمین کو الوداع کہتے ہوئے کراچی کی جانب بڑھنے لگے۔ گویا
پاکستانی اوقات کے مطابق رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔ لیکن ہوائی جہاز
انتظامیہ نے اپنے دستور میں فرق نہیں آنے دیا۔ مشروبات کے بعد کھانے۔ چائے
اور کافی سے تواضع کی گئی اور اس طرح یہ جاگتے کچھ اونگھتے۔ ہمارا جہاز ساڑھے تین

ھر سے نکلتے وقت دو رکعت نفل کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَنْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّھْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰھُمَّ
نْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رِجَائِیْ ط اَللّٰھُمَّ اكْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ بِهٖ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ
لتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّھْتُ ط
للّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ
لحُوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری (رضامندی) کیلئے علیحدہ ہوا اور تیری طرف متوجہ ہوا
ور تیرے ساتھ سہارا پکڑا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ تو ہی میرا سہارا اور جائے
مید ہے۔ اے اللہ مشکل میں ڈالنے والی اور نہ ڈالنے والی چیز سے میری کفایت کر اور
س سے کر تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے کہ تیری پناہ میں آنے والا غالب ہے اور تیرے
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں الٰہی مجھے تقویٰ اور زادِ راہ عنایت کر اور میرے گناہوں
کو بخش دے اور میں جس طرف بھی توجہ کروں مجھے بھلائی کی طرف متوجہ کر۔ اے اللہ میں تیری
پناہ مانگتا ہوں۔ سفر کی سختی اور لوٹنے کی تکلیف سے اور (پناہ مانگتا ہوں) مصیبت سے بعد راحت
کے اور (پناہ مانگتا ہوں) اہل اور مال کے بُرے منظر سے۔

گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھیے

للّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط (ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا بیوقوفی کروں یا بیوقوف بنایا جاؤں۔ اللہ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اللہ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ نہیں طاقت نیکی کرنے کی اور نہ بدی سے بچنے کی مگر اللہ کی توفیق سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔ اللہ مجھے اس چیز کی توفیق عطا فرما جسے تو اچھا سمجھتا ہے اور جس سے راضی ہوتا ہے بچا دے مجھے راندے ہوئے شیطان سے۔)

ریل، موٹر، تانگہ وغیرہ میں سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْاٰنَ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب تعریف ثابت ہے، واسطے اس خدا کے جس نے ہمیں اسلام کے لیے ہدایت فرمائی اور ہمیں قرآن مجید سکھایا اور ہم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان فرمایا۔ شکر ہے اس ذات کا کہ جس نے مجھے بہترین اُمت پیدا فرمایا۔ جو لوگوں کی ہدایت اور بھلائی کے لئے نکالی گئی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے مسخر کیا ہمارے لئے اس (جانور) کو اور نہیں تھے ہم اس کے (قابو) کرنے کی طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ سب تعریف اسکو ہے جو سارے جہاں کو پالنے والا ہے۔

فضائی اور بحری جہاز میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیے

بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ط سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط

ترجمہ: شروع کرتا ہوں (چلنا) اللہ کے نام سے اور لوگوں نے اللہ کی کما حقہ قدر دانی نہیں کی اور قیامت کے روز تمام زمین اس کے قبضۂ قدرت میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ سب سے پاک اور بلند تر ہے جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ ہی کے نام کی (برکت) سے ہے۔ بیشک میرا پروردگار بڑی بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

میقات پر احرام باندھنے کے بعد نیت کرتے ہوئے یہ دعائیں پڑھیں

(حج کے لئے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ ط فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ط وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ نَوَيْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى (عمرہ کے واسطے) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ ط فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ ط وَاَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِيْ فِيْهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ ط وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى (قرآن کے واسطے) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ ط فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِمَا ط نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى ط (ترجمہ: اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں۔ پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے اور اسمیں میری مدد فرما اور اسمیں

تیرے لیے برکت ڈال نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے اے اللہ میں نے ارادہ کیا۔ عمرہ کا اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول کر لے مجھ سے اور اسکے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اس کو میرے لیے بابرکت فرما نیت کی میں نے عمرہ کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے۔ اے اللہ میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ پس ان دونوں کو میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے ان دونوں کو قبول فرما لے اور ان دونوں پر میری امداد فرما اور ان دونوں کو میرے لیے بابرکت فرما نیت کی میں نے حج اور عمرہ کی اور احرام باندھا میں نے ان دونوں کے ساتھ اللہ کے لیے۔

نیت کے بعد تلبیہ کہیئے

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ ط (ترجمہ: اے اللہ میں تیرے (دربار میں) حاضر ہو گیا۔ تیرا کوئی شریک نہیں تحقیق ہر طرح کی تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے اور ملک تیرے لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں)

تلبیہ اور درود شریف کے بعد یہ دعا مانگیئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ لا وَمِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اُحَرِّمُ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْئٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ ط اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری رضا اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غصے اور آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری (رضامندی کی خاطر) اپنے بال، کھال، گوشت، خون عورتوں سے اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جسے تو نے احرام والے پر حرام کیا ہے۔ احرام کرتا

ہوں۔ میں اس کے ساتھ صرف تیری بزرگ ذات کا خواہاں ہوں۔

زمین حرم اور مکہ معظمہ داخلے کے وقت یہ دعا پڑھیئے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَى النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ ط اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

ترجمہ: اے خدا بیشک تیری اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی (زمین) حرم ہے پس تو میرا گوشت اور خون اور ہڈی (اس کے سبب) آگ پر حرام کر دے اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں میں سے کر دے اور میری طرف توجہ فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

مکہ معظمہ میں داخلے سے پہلے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط (ترجمہ: اے اللہ عطا کر ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں۔ جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگی اور میں اس برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جس سے تیرے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی۔

مسجد الحرام میں داخلے کے وقت یہ دُعا پڑھیئے

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ۔ وَاَنْ تَرْحَمَنِيْ وَتَقْبَلَ عَثْرَتِيْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ۔ وَتَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ۔ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ۔ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ جَنَّتَكَ ط

ترجمہ: شروع کرتا ہوں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور درود اس کے رسولؐ کے لئے اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اس میں داخل کردے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس مقام پر سوال کرتا ہوں یہ کہ رحمت نازل فرما۔ ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر جو تیرے بندے اور رسولؐ ہیں اور یہ کہ رحمت نازل فرما کر مجھ پر اور قبول کردے لغزش میری اور بخشدے میرے گناہ اور مجھ سے میرے گناہ دُور کردے۔ رحمت نازل ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر پناہ مانگتا ہوں۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ساتھ اور اُس کی پرانی بادشاہت کے ساتھ راندے ہوئے شیطان سے شروع اللہ کے نام سے سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ درود اور سلام ہو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ میرے تمام گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادے۔

چونکہ خانۂ کعبہ کے دیکھتے ہی دُعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خانۂ کعبہ کے پاس جاتے تھے تو یہ دُعا مانگتے تھے۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ط (ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں بیت اللہ شریف کے پروردگار کے نام کے ساتھ کفر سے۔ فقر سے اور سینے کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے۔

خانۂ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی یہ دعا پڑھیئے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

حجرِ اسود جاتے وقت یہ دُعا پڑھیئے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ۔ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ۔ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً ط (ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرما اے ہمارے رب تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے۔ اے جلال اور بزرگی کے مالک۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم اور شرافت اور رُعب اور بڑھا اور اس کی تعظیم اور شرافت حج اور عمرہ سے اور زیادہ بڑھا۔

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھیئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ لِيْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ بخش دے میرے لیے گناہ اور پاک کر دے میرے دل کو اور کھول دے میرے سینے کے عقدوں کو اور آسان کر دے میرا (میرے) کام اور عافیت دے مجھے منجملہ ان لوگوں کے جن کو تو نے عافیت دی۔

طواف کی دعائیں

طواف کی نیت اس طرح کیجئے:- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ: یا اللہ میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر کی پس تو اسے آسان فرما دے مجھ پر اور انہیں میری طرف سے قبول فرما ان سات چکروں کو طواف جو محض خدائے یکتا عز و جل کی خوشنودی کیلئے (اختیار کرتا ہوں)

اب حجر اسود کے سامنے آ جائیے موقعہ ملے تو بوسہ دے ورنہ دور سے کھڑے ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا اور سب تعریفیں اُسی کے لئے ہیں۔

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ گرا دیجئے اور پہلے چکر کی یہ دُعا پڑھیئے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا

بِكِتَابِكَ وَوَفَاۤءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ، بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط (ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر مدد سے اللہ کی جو بہت شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ اور اللہ کی رحمت کاملہ اور اس کا سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو۔ اے اللہ ایمان لاتے ہوئے تجھ پر اور تیرے احکام کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور تیرے ہی برحق اور حبیب ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہ طواف اختیار کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عفو اور سلامتی اور درگزر دائمی (چاہتا ہوں) دین اور دنیا اور آخرت میں اور حصول جنت میں کامیابی اور جہنم سے نجات (کی التجا کرتا ہوں)

رُکنِ یمانی تک پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیئے: رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ اور حجر اسود پر پہنچ کر استلام کیجئے اور بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہتے ہوئے ہاتھ گرا دیجئے اور دوسرا چکر شروع کیجئے۔

دوسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ

عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ ؕ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؕ (ترجمہ: اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم محترم ہے اور یہاں کا امن و امان تیرا (ہی قائم کیا ہوا ہے) اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں عاجز بھی تیرا بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں اور یہ مقام تیری پناہ لینے والے کا ہے آتش دوزخ سے پس حرام فرما دے ہمارے گوشت اور پوست کو دوزخ کی آگ پر۔ تیرا اے اللہ محبت عطا فرما ہمیں ایمان کی اور زینت بخش اس کو ہمارے دلوں میں اور نفرت پیدا کر دے ہمارے اندر کفر و نافرمانی اور گناہوں سے اور ہمیں شامل فرما کر ہدایت یافتہ لوگوں میں اے اللہ بچا لے مجھ کو اپنے اُس قیامت کے عذاب سے جس دن کہ تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ اے اللہ عطا فرما مجھے جنت بغیر حساب کتاب کے۔

اسکے بعد رکن یمانی اور حجر اسود کی دُعا پڑھیئے اور تیسرا چکر شروع کیجئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ؕ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (آیات و احکام میں) شک لانے اور تیرا شریک ٹھہرانے اور (تیرے احکام کی) مخالفت اور نفاق اور بُرے اخلاق اور بُرے منظر اور بربادی سے مال اور اہل و عیال میں۔ اے اللہ میں طلب گار ہوں تجھ سے تیری

خوشنودی اور جنت کا اور پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب اور جہنم کی آگ سے اور الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے قبر کے اور پناہ مانگتا ہوں فتنہ سے زندگی کے اور (پناہ مانگتا ہوں) موت کی سختی سے۔

یہاں بھی وہی دُعا اور حجر اسود کی دُعا پڑھیئے اور پھر چوتھا چکر شروع کیجئے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ ؕ (ترجمہ: اے اللہ عطا فرما (میرے) اس حج کو (ریاکاری سے بچا کر) درجۂ قبولیت اور میری کوشش مقبول فرما اور میرے (اس حج کو) گناہوں کا کفارہ بنا اور ایک عمل نیک مقبول اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو اے سینوں کے بھیدوں کو جاننے والے! مجھے لے آ اے اللہ اندھیرے سے اجالے کی طرف اے اللہ بیشک میں تجھ سے طلب گار ہوں تیری رحمت کے حصول کے ذریعے اور تیری بخشش کے حصول کے ضروری اسباب اور تمام گناہوں سے بچے رہنے کا اور ہر نیکی کی توفیق کا اور حصولِ جنت اور نجاتِ دوزخ کا۔ اے میرے رب! مجھے قانع بنا دے اس روزی پر جو تو نے مجھے دی ہے۔ اور برکت عطا فرما اس چیز میں جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور بدلہ دے اچھا ہر اس مصیبت کا جو تیری طرف سے مجھ پر آئے

اب پھر رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کی دعا پڑھنے کے بعد پانچواں چکر شروع کر دیجئے

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَرِيْئَةً لَا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ۔ (ترجمہ: اے اللہ! مجھے جگہ دے اپنے عرش کے سایہ میں جس دن نہیں ہوگا. سایہ کہیں اور سوائے تیرے عرش کے سایہ کے اور نہیں باقی رہے گا کوئی سوائے تیری ذات کے اور پلا مجھے حوضِ کوثر سے اپنے رسولؐ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھونٹ خوشگوار خوش ذائقہ نہ پیاس لگے ہمیں جس کے پینے کے بعد پھر کبھی اے اللہ بیشک میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں. سوال کیا جن کا تیرے نبی برحق ہمارے سردار حضرت محمدؐ نے اور پناہ مانگتا ہوں اُن سب برائیوں سے پناہ مانگی جن سے تیرے نبی برحق ہمارے آقا حضرت محمد صلعم نے اے اللہ بیشک میں تجھ سے طلب کرتا ہوں تیری جنت اور اُسکی نعمتیں اور جو مجھے تیری جنت سے قریب کر دے قول یا فعل یا عمل اور پناہ مانگتا ہوں تیری (جہنم کی) آگ سے اور اُس سے جو مجھے قریب کر دے جہنم کی آگ سے وہ کوئی قول ہو یا فعل ہو یا عمل ہو۔

یہاں بھی وہی دُعا اور حجرِ اسود کی دُعا پڑھیئے اور چھٹا چکر شروع کیجئے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً

فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ ط اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ يَا اللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۔ (ترجمہ: خداوندا! بیشک تیرے مجھ پر حقوق ہیں بہت سے اُن معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق اُن امور میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں. اے اللہ جو ہو تیرا کوئی حق اُن میں سے سو تو اُسے معاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جائے اس کو (مخلوق سے) بخشوانے کا تو ذمہ لے لے اور مستغنی کر دے. مجھے اپنی پاک کمائی کی توفیق دے اور اپنی طاعت میں رکھ کر نافرمانی میں پڑنے سے اور اپنا دائمی فضل فرما کر غیروں کا دستِ نگر اور احسان مند ہونے سے اے زیادہ بخشنے والے اے اللہ بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی کرم والی ہے اور تو اے اللہ بڑا بُردبار اور کریم عظمت والا ہے اور تو پسند فرماتا ہے عفو و درگزر کو پس میری خطاؤں کو معاف فرما دے۔

یہاں بھی وہی دُعا اور حجرِ اسود کی دعا پڑھیے اور ساتواں چکر شروع کیجئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً م بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ط (ترجمہ: اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق اور جھکنے والا قلب اور (تیرا ہی)

ذکر کرنے والی زبان اور حلال پاک روزی اور خالص (سچی) توبہ اور توبہ کی توفیق مرنے
سے پہلے اور راحت سکراتِ موت کے وقت اور بخشش اور رحمت مرنے کے بعد
اور درگزر اور معافی حساب کے وقت اور کامیابی حصولِ جنت میں اور نجات دوزخ
سے تیری رحمت کے طفیل اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اے میرے رب
وسیع زیادہ میرے دائرہِ علم (دین) کو اور شامل فرما مجھے نیک لوگوں میں۔

یہاں بھی وہی دُعا اور حجرِ اسود کی دعا پڑھ کر ملتزم کے پاس آئیے اور عجز و انکساری کے
ساتھ گڑگڑا کر حجرِ اسود پر پہنچنے کے بعد اس کو بوسہ دیجئے اگر ہجوم نہ ہو ورنہ صرف دونوں ہاتھ
کانوں تک اٹھا کر یہ دعا پڑھیے اور ہاتھ گرا دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے
شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں)

خانہ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان کی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہاں یہ دعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَ
اِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ
وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا
مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَاقِفٌ
تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ
وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ
فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ ط وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْن ط (ترجمہ: اے اللہ! اے مالک (اس) قدیمی گھر (خانہ کعبہ) کے آزاد
فرما ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ داداؤں کی گردنوں کو اور ہماری ماؤں بھائیوں اور

اولاد کی گردنوں کو (دوزخ کی) آگ سے اے صاحب جود و کرم اور (صاحب) فضل و
عطا اے (اپنے بندوں پر) احسان کرنے والے اے اللہ! اچھا فرما انجام ہمارے تمام
کاموں کا اور ہمیں بچا لے دنیا کی رسوائی سے اور آخرت کے عذاب سے (اے اللہ)
میں تیرا ایک بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ کھڑا ہوں۔ زیر سایہ تیرے گھر کے دروازے
کے لپٹا ہوا تیرے گھر کی چوکھٹوں سے گریہ وزاری کر رہا ہوں تیرے سامنے امیدوار ہوں
تیری رحمت کا اور خائف ہوں تیرے عذاب دوزخ سے اے ہمیشہ احسان کرنے والے
اے اللہ! بیشک میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر (یا تیری حمد و ثنا) کروں اُسے قبول
فرما بلندی پر اٹھا لے اور ہلکا کر دے۔ میرے گناہوں کے بوجھ کو اور اصلاح فرما میرے
کاموں میں اور پاک صاف کر دے میرے قلب کو اور روشن کر دے میرے لیے میری قبر
کو اور بخش دے میرے گناہوں کو اور سوال کرتا ہوں میں (اے اللہ) تجھ سے اعلیٰ درجات
کا جنت میں آمین!

**پھر مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر نماز واجب الطواف کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیے
اس کے بعد یہ دعا پڑھیے:** اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ
فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ
وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ط
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ
وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا
وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا ط اَللّٰهُمَّ

تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ۝ (ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو جانتا ہے میری چھپی اور کھلی باتوں کو پس
قبول فرما (آنا ہوں کے بارے میں) میری معذرت اور تجھے معلوم ہے میری حاجت
پس پورا کردے میری مانگ کو اور تو جانتا ہے جو (عیوب) میرے نفس میں ہیں۔
پس درگزر فرما میری خطاؤں سے اے میرے رب بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا
ایمان جو پیوست ہو جائے میرے قلب میں اور (ایسا) سچا یقین (چاہتا ہوں) کہ
مجھے یقین ہو جائے کہ جو (اچھی یا بری) بات مجھے پیش آئے وہ میرے لیے پہلے سے
مقدر تھی اور رضائے کامل عطا فرما اپنی طرف سے اس پر جو تو نے میری قسمت میں
لکھ دیا ہے کہ تو ہی میرا کارساز (نگہبان) ہے دنیا و آخرت میں (الٰہی) موت دیجیو
مجھے حالاتِ اسلام پر اور داخل فرما مجھے نیک بندوں کے زمرہ میں اے ہمارے رب!
نہ چھوڑ ہمارا اس جگہ (کعبہ کے طفیل) کوئی گناہ مگر اسے بخش دے اور ہماری تمام،
دشواریوں کو آسان فرما دے اور ہماری تمام حاجتوں کو فرما دے اور ہمارے کام ہم
پر آسان فرما اور کھول دے ہمارے سینوں کو (نور سے) اور منور کر دے ہمارے قلوب
کو (نورِ معرفت سے) اور انجام دے ہمارے تمام نیک عملوں کو خیر و خوبی کے ساتھ اے
ہمارے رب العٰلمین! ہمیں حالتِ اسلام پر موت دے اور اپنے نیک بندوں کے
زمرے میں داخل فرما اور (دین و دنیا میں) رسوا ہونے سے اور فتنہ میں پڑنے سے
محفوظ رکھیو۔ قبول فرما اے سب جہانوں کے پروردگار! اور درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ
کا اس کے پیارے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر)

پھر چاہِ زمزم پر آ کر خوب سیر ہو کر پانی پیجئے اور قبلہ رُو ہو کر یہ پڑھیئے:
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ۝
(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا
کی التجا کرتا ہوں)

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے کر صفا کی طرف بڑھیئے: اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝
ترجمہ: میں ابتداء کرتا ہوں ساتھ اس کے جس کے ساتھ ابتداء کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے
اس فرمان میں تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف
کا حج یا عمرہ کرے پس اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو خوشی سے
بھلائی کرے پس بیشک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والے ہیں۔

سعی کی نیّت کا طریقہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ ۔ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ۝ (ترجمہ: اے اللہ میں صفا اور مروہ کے درمیان
سات چکروں سے سعی کرتا ہوں محض تیری بزرگ ذات کے لئے پس میرے لیے آسان
کر دے اور مجھ سے وہ قبول فرما لے۔ اب۔

کوہِ صفا پر قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اٹھایئے پھر یہ دعا پڑھیئے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى
مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ
لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ
يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَأَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ
هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ وَإِنِّيْ أَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ
لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ
أَتْبَاعِهٖ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَ
لِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف
اللہ ہی کے لئے ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں راستہ بتایا
سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں نعمت دی۔ سب تعریف اللہ کیلئے
ہے کہ اس نے ہمیں الہام کیا۔ سب تعریف اس خدا کی جس نے ہمیں راہ بتائی اگر
وہ ہم کو راستہ نہ بتاتا تو ہمیں راستہ نہ ملتا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے (سب) ملک ہے اور سب
تعریف اسی کے لئے ہے، جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جو نہیں مرے
گا، بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو

ایک ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے مدد کی اس نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر
کو غالب کیا اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ
کے اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر خاص اسی کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین
اگرچہ کافر برا مانائیں اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے۔ مجھ سے دعا مانگو
میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال
کرتا ہوں کہ جیسا تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے۔ نہ چھین لے مجھ سے وہ
ہدایت یہاں تک کہ تو مجھے وفات دے ایسے حال میں کہ میں مسلمان ہوں اللہ تعالیٰ
پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور نہیں کوئی عبادت کے لائق
سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے
بچنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ ہمارے سردار حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی بھیج اور ان کی آل اور اصحابوں اور پیروؤں پر
قیامت کے روز تک اے اللہ مجھے اور میرے والدین اور میرے بزرگوں اور سب
مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے
لئے جو پالنے والا ہے سب جہانوں والوں کا۔

صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک پھیرے میں یہی دُعا پڑھیئے

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ
عَلٰى مِلَّتِهٖ وَأَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے نبیؐ کی سُنّت کا تابع بنا دے اور مجھے اسی کے دین پر مار اور
مجھے پناہ دے۔ گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے
زیادہ رحم کرنے والے۔ ـ ھـــگر ـ

ہر پھیرے میں میلین اخضرین کے درمیان یہ دعا بھی پڑھیے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

ترجمہ: اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے بیشک تو جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے ۔ بیشک تو زبردست بزرگی والا ہے اور دکھا مجھے وہ راہ جو بہت سیدھی ہے ۔ اے اللہ اس کو مقبول حج گردان اور میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو بخشا ہوا ۔ اے اللہ مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے اے دعاؤں کے قبول کرنے والے اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور (دوزخ) کی آگ سے بچا۔

عرفات جاتے ہوئے ۹ ذی الحجہ کو تلبیہ استغفار اور درود کے علاوہ راستے میں یہ دعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غُدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ وَاَقْرِبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ ۔ وَاَبْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ ۔ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جبل رحمت پر نظر پڑتے ہی یہ دعا پڑھیے:۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ

سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ وَضَعَ الْاَرْضَ ۔ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَيْهِ ط

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی سیرگاہ زمین میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی شان قہاری کا ظہور آتش دوزخ میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی رحمت جنت میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کا حکم قبر میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی روح ہوا میں ہے ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس زمین کو رکھا پاک ہے وہ ذات کہ اس کے سوا کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ۔

وقوف عرفات کی دعا

(جو آنحضرت پڑھتے تھے) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى ۔ وَنَقِّنِيْ ۔ وَاعْتَصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ ۔ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا

مُبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الْاِجَابَةُ ۔ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَكَ
اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَاَحْبِبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا ۔ وَمَا كَرِهْتَ مِنْ
شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَا عَنْهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ صَدْرِیْ
نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۔ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشَتُّتِ الْاَمْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی اللَّيْلِ وَشَرِّ
مَا يَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ بِهٖ نَبِيُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا
اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا ،
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰی مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَ

تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَ
اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ
الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ
الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ
خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَ
رَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَّكُنْ
لِیْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اٰمِيْنَ ۞
يَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ فِی الدُّعَاءِ وَلَا تَضْجُرُهٗ
مَسْئَلَةُ السَّائِلِيْنَ اَذِقْنَا بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ مَغْفِرَتِكَ
وَلَذَّةَ مُنَاجَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ ۔ اِلٰهِیْ مَنْ مَّدَحَ اِلَيْكَ نَفْسَهٗ
فَاِنِّیْ لَائِمُ نَفْسِیْ اَخْرَسَتِ الْمَعَاصِیْ لِسَانِیْ فَمَا لِیْ وَسِيْلَةٌ
مِّنْ عَمَلٍ وَّلَا شَفِيْعٌ سِوَی الْاَمَلِ ۔

ترجمہ : اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے
لئے ہے سب تعریف اور اللہ کے لئے ہے سب تعریف اور اللہ کے لئے ہے ۔
سب تعریف نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے ۔ اس کا کوئی شریک
نہیں ۔ سب ملک اور سب تعریف اسی کو ہے ۔ اے خدا مجھے ہدایت یافتہ بنا اور مجھے
(گناہوں سے) پاک فرما اور مجھے مکمل پرہیزگار بنا اور مجھے دنیا و آخرت میں بخش دے ۔
اے خدا میرے اس حج کو مقبول فرما اور گناہ کو بخشا ہوا فرما دے ۔ اے اللہ میری نماز اور
عبادت اور میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے — اور

آخر کار میرا (رجوع بھی) تیری طرف ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسوں اور معاملات کی پریشانی سے۔ اے اللہ ہدایت کے ساتھ ہماری رہنمائی کر اور ہمیں پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دنیا و آخرت میں بخش۔ اے اللہ میں تجھ سے حلال پاک اور بابرکت روزی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور قبول کرنا تیرے (اختیار میں) ہے اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اے اللہ تو جس بھلائی کو اچھا سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لئے محبوب بنا اور اس کو ہمارے لیے آسان کر دے اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے پس اس کو ہمارے لئے مکروہ بنا دے اور ہم کو اس سے دور رکھ اور ہم سے اسلام بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی نہ چھین۔ کوئی معبود سوائے اس پاک اللہ کے اس کا کوئی شریک نہیں سب ملک اور سب تعریف اسی کے لئے ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میرے سینے اور کانوں اور آنکھوں اور دل میں نور بھر دے۔ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے اور میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی بندش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس چیز کے شر سے جو داخل ہوتی ہے رات میں اور اس چیز کے شر سے جو داخل ہوتی ہے دن میں اور اس چیز کے شر سے جس کو اڑاتی ہیں ہوائیں اور زمانہ کے حوادثات کے شر سے۔ اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبیؐ نے مانگی اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔

اے میرے پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے میرے پروردگار ہماری دعا قبول فرما۔ اے میرے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کو قیامت کے دن۔ اے پروردگار رحم فرما ان دونوں (والدین) پر جیسا کہ پالا ان دونوں نے مجھے بچپن میں۔ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دل میں کینہ نہ ٹھہرا۔ اے ہمارے رب بیشک تو مہربان اور رحیم ہے۔ اے ہمارے رب تحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے اور رجوع کر (ساتھ قبول کرنے توبہ کے) ہم پر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔ نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بلند شان اور باعظمت ہے۔ اے اللہ بیشک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے اور میں نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں (نیز میں) پناہ چاہنے والا ڈرنے والا اپنے گناہوں کا اعتراف اور اقرار کرنے والا ہوں۔ میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں اور ایک ذلیل گناہگار کی طرح تیرے سامنے آہ و زاری کرتا ہوں اور ایک خوف کرنے والے اندھے کی طرح تجھ سے دعا مانگتا ہوں جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہو اور آنکھیں آنسو بہاتی ہوں اور جس کا جسم (تیری یاد میں) لاغر ہو گیا ہو اور اس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہو گئی ہو۔ اے اللہ مجھے اپنے سامنے دعا مانگنے سے بدنصیب نہ کرنا اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے والا بن جا۔ اے سوال کیے ہوؤں کے بہترین اور اے عطا کرنے والوں کے بہترین اور اے رحم کرنے والوں کے بہترین اور اے رحم کرنے والوں کے بہترین اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے قبول فرمائیو اے وہ ذات کہ نہیں بیزار کرتا اس کو

منیٰ میں واپس پہنچ کر یہ دعا پڑھیے: اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى قَدْ اَتَيْتُهَا وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَىَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحِرْمَانِ وَالْمُصِيْبَةِ فِىْ دِيْنِىْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَبْلَغَنِىْ سَالِمًا مُّعَافِيًا۔

ترجمہ: اے اللہ یہ مقام منیٰ ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ پر ایسا احسان کر جیسا کہ تو نے اپنے ولیوں پر کیا اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری دین کی محرومی اور مصیبت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے شکر ہے اُس خدا کا کہ جس نے مجھے یہاں تک خیر و عافیت سے پہنچایا۔

جمرات پر رمی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا افضل ہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ

ترجمہ: (شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے تاکہ شیطان ذلیل ہو۔

وطن واپس ہونے سے قبل طوافِ وداع کیجیئے اور تمام ارکان ادا کرنے کے بعد مقام ملتزم پر خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روئیے اور یہ دعا پڑھیے

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْا رَحْمَتَكَ،

یہ دعا بھی پڑھیے: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ط فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ ط وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ فَكَمَا هَدَيْتَنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا وَ

لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنَّا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

ترجمہ: تیرے در کا سائل تجھ سے تیرے فضل اور مہربانیوں کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کی امید کرتا ہے۔ اے اللہ تحقیق یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے مبارک اور سب جہان کی ہدایت کا باعث بنایا ہے۔ اس میں واضح نشانات ہیں اور مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آگیا شکر ہے اُس ذات کا جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہو سکتے پس جیسے تو نے ہمیں ہدایت دی ہے ہمیں قبول فرما ہم سے اور نہ کر اس آنے کو، آخری (آنا) بیت الحرام کا اور عطا کر دوبارہ لوٹنا اس کی طرف حتیّٰ کہ تو ہم سے راضی ہو جائے اپنی رحمت کے ساتھ اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم۔

پھر حجر اسود کا استلام کیجیئے اور خانہ کعبہ کی جدائی پر اظہار تاسف کے طور پر یہ دعا پڑھتے ہوئے اُلٹے پاؤں مسجد الحرام سے باب الوداع کے راستے باہر آجائیے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاِنْ جَعَلْتَ فَعَوِّضْ مِنْهُ الْجَنَّةَ۔ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ لِلرَّحْمَةِ قَاصِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: اے اللہ! نہ بنا میرے اس حج کو آخری زیارت گاہ اپنے گھر کی جو حرمت والا ہے اور اگر تو اس کو آخری زیارت بنائے تو اس کا بدلہ جنت عنایت کر ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے اس کی رحمت کا قصد کرنیوالے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اپنے بندے (محمد رسول اللہ) کو نصرت دی اور کفار کے لشکروں کو شکست دی۔ نہیں طاقت نیکی کی اور گناہ سے بچنے کی سوائے اللہ کی مدد کے جو بہت ہی بلند عظمت والا ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلوا علیہ وآلہ

حج کرنے سے پیشتر یا حج کے بعد آپ جب بھی مدینہ منورہ جائیں، شہر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ ط تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ط وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ط

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٰہی! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری طرف لوٹتی ہے۔ سلامتی پس زندہ رکھ ہمیں اے ہمارے رب سلامتی کے ساتھ اور داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو سلامتی کا گھر ہے۔ بابرکت ہے تو اے ہمارے رب اور عالیشان اے عظمت اور بزرگی والے پروردگار! داخل فرما مجھے (مدینہ میں) داخل فرمانا سچا اور

نکال دے مدینہ سے نکالنا سچا اور عطا کر مجھ کو اپنی جناب سے غلبہ با فتح و نصرت اور کہہ دیجئے آگیا حق اور مٹ گیا باطل بلاشبہ تھا باطل مٹنے ہی والا اور ہم اتارتے ہیں قرآن جو کہ شفا اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے اور نہیں بڑھتے ظالم مگر خسارے میں۔

جب مسجد نبوی میں داخل ہوں، یہ دعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی الْيَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتَكَ ط

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد اور ان کی آل پر اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! آج کے دن مجھے تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ بنالے۔ تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قریب بنالے اور زیادہ فائز المرام کران میں سے جنہوں نے تجھ سے دعا کی اور اپنی مرادیں مانگیں۔

اسکے بعد منبر اور روضۂ اقدس کے درمیان دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھیے

پھر مزار مبارک کے سامنے آکر نہایت ادب و احترام کیساتھ یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ط وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

علیک یا نبی اللہ ۝ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا جمال ملک اللہ ۝ الصلوٰۃ والسلام علیک یا
نور عرش اللہ ۝ الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ الصلوٰۃ
والسلام علیک یا شفیع المذنبین عند اللہ ۝ الصلوٰۃ والسلام
علیک یا من ارسلہ اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین ۝ وقد قال اللہ
تعالیٰ فی حقک العظیم ۝ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک
فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما
الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
ھاشم ۔ یا طٰہٰ یا یٰس یا بشیر یا سراج یا منیر یا مقدم جیش
الانبیاء والمرسلین ۝ وھا انا یا سیدی یا رسول اللہ قد
جئتک ھاربا من ذنبی ومن عملی ومستشفعا ومستجیرا الیک
الی ربی فاشفع لی یا شفیع الامۃ یا کاشف الغمۃ یا سراج
الظلمۃ اجرنی بہ یا اللہ من النار ۔ یا نبی الرحمۃ یا رسول
اللہ اتیناک زائرین ۝ وقصدناک راغبین ۝ وعلی بابک العالی
واقفین وبحقک عارفین فلا تردنا خائبین وعن باب شفاعتک
محرومین ۝ یا سیدی یا رسول اللہ اسئلک الشفاعۃ و
اسئال اللہ تعالیٰ لک الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ
والمقام المحمود والحوض المورود والشفاعۃ العظمیٰ فی الیوم
المشھود ۔

شعر

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمہ
فطاب من طیبھن القاع والاکم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ
فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

انت الحبیب یا حبیب اللہ انت الشفیع یا شفیع اللہ انت
المشفع انت الذی ترجی شفاعتک عند الصراط اذا ما زلت
القدم ۝ اشھد انک یا رسول اللہ قد بلغت الرسالۃ وادیت
الامانۃ ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ وجلیت الظلمۃ و
جاھدت فی سبیل اللہ حق جھادہ وعبدت ربک حتی اتاک
الیقین ۝ جزاک اللہ تعالیٰ عنا وعن والدینا وعن الاسلام
خیر الجزاء ونسئلک الشفاعۃ ان تشفع لنا عند اللہ یوم
العرض یوم الفزع الاکبر یوم لا ینفع مال ولا بنون
الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۝ اشفع لنا ولوالدینا ولجیراننا
ولمشائخنا ولاستاذنا ولمن اوصانا وقلدنا عندک بدعاء
الخیر عند الزیارۃ ۝ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سلطان
الانبیاء والمرسلین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۝

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے نبی سردار سخی اور رسول بہت بڑے شفیق
مہربان اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں درود اور سلام ہو
آپ پر اے ہمارے آقا اور نبی اور محبوب اور ٹھنڈک آنکھوں کی اے رسول
اللہ درود اور سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی درود اور سلام ہو آپ پر اے
اللہ کے محبوب درود اور سلام ہو آپ پر اے زینت اللہ کے ملک کی درود اور

سلام ہو آپ پر اے نور اللہ کے عرش کے درود اور سلام ہو آپ پر اے سب سے بہتر اللہ کی مخلوق میں درود اور سلام ہو آپ پر اے شفاعت کرنے والے گنہگاروں کے اللہ کے ہاں درود اور سلام ہو آپ پر اے وہ (مقدس ہستی کہ بھیجا انہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر کل عالم کے لئے اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند مرتبہ کے بارے میں اور اگر وہ (گنہگار) جب ظلم کریں اپنی جانوں پر (پھر) آپ کے پاس آئیں اور وہ اللہ سے معافی چاہیں اور معافی چاہے ان کے لئے پیغمبرؐ تو وہ پائیں گے اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم فرمانے والا۔ درود اور سلام ہو آپ پر اے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اے طٰہٰ اے یٰسین اے خوشخبری دینے والے چراغ (ہدایت) اے منور کرنے والے اے سالارِ گروہِ انبیاء اور مرسلین کے اور دیکھئے میں اے میرے آقا اے اللہ کے رسولؐ میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس بھاگ کر اپنے گناہوں اور (برے) اعمال سے اور شفاعت کی امید لے کر اور آپ کی پناہ میں آجانے کیلئے اپنے رب کے سامنے پس شفاعت فرمایئے میری اے امت کے شفیع، اے دُور فرمانے والے ظلمت کے، اے چراغ اندھیرے کے نجات دے مجھے آپ کے طفیل اے اللہ آگ سے اے نبیِ رحمت اے اللہ کے رسولؐ ہم حاضر ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس زیارت کی خاطر اور ہم نے آپ کا قصد کیا ہے شوق سے اور آپ کی بارگاہ عالی میں کھڑے ہیں اور آپ کے حق کو (حتی المقدور) پہچانتے ہیں پس ہمیں نامراد نہ لوٹایئے اور اپنے شفاعت کے دروازے سے محروم نہ رکھئے اے میرے سردار اے رسول اللہ میں آپ سے شفاعت کا خواستگار ہوں اور مانگتا ہوں، اللہ تعالےٰ

سے آپ کے لئے وسیلہ اور بزرگی اور درجۂ بلند اور مقامِ محمود اور حوضِ (کوثر) جو جنتیوں کے اترنے کی جگہ ہے اور بڑی شفاعت روزِ قیامت میں۔ (شعر)

اے سب مخلوق سے بہتر! دفن ہوئیں مٹی میں جن کی ہڈیاں
پس پاک ہوگئے ان کی پاکیزگی سے ٹیلے اور میدان
میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ کا قیام ہے
اسی میں ہے پاک دامنی اور اسی میں سخاوت اور شرافت ہے

آپ ہی محبوب ہیں اے اللہ کے محبوب آپ ہی شفیع ہیں اے اللہ کے شفیع! آپ مختار ہیں آپ وہ ہیں کہ آس ہے (ہم کو) آپ کی شفاعت کی۔ پل صراط پر جبکہ ڈگمگا جائیں قدم میں گواہ ہوں کہ آپ نے اے اللہ کے پیغمبر! بیشک پہنچا دیا پیغام اور ادا کر دیا امانت کو اور نصیحت فرمائی اُمت کو اور دور فرما دیا ظلمت کو اور روشنی سے بدل دیا اندھیرے کو اور کوشش کی راہِ خدا میں اور کوشش کا حق ادا کر دیا اور عبادت کی اپنے رب کی حتیٰ کہ آگئی آپ کے پاس یقینی چیز (موت) جزا دے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری اور ہمارے والدین اور اسلام کی طرف سے بہتر جزا اور درخواست کرتے ہیں۔ ہم نے آپ سے شفاعت کی کہ شفاعت فرمائیں ہماری اللہ کے پاس قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ کے دن جس دن نہ کام آئے گا مال اور نہ اولاد مگر جو حاضر ہوا اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر شفاعت فرمایئے ہماری اور ہمارے والدین اور ہمارے پڑوسیوں اور ہمارے پیروں اور استادوں کی اور جس نے ہمیں وصیت کی اور ہم پر لازم کی آپ کے ہاں یہ بہتر دعا پڑھنا زیارت کے وقت درود اور سلام ہو آپ پر اے بادشاہ نبیوں اور رسولوں کے اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سلام بھیجیے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِىْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق! سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ کے حقیقی خلیفہ۔ سلام ہو آپ پر اے ساتھی رسول اللہ کے دوسرے دو میں کے جب کہ وہ غار میں تھے۔ سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ جس نے خرچ کر دیا اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنّت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج علماء اور خسر نبی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی برکتیں۔

اس کے بعد پھر دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمرؓ کا سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَ الْمِحْرَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِىْ قَالَ فِىْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْۢ بَعْدِىْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِىَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے (حضرت) عمر بن خطاب سلام ہو آپ پر اے فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے سلام ہو آپ پر اے زینت دینے والے محراب کو سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے دین اسلام کے سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے۔ سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق میں انسانوں کے سردارؐ نے اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمر بن خطاب راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنّت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا۔ سلام ہو آپ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاج علماء کے اور خسر نبی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

دوبارہ آنحضرتؐ کے چہرہ کی طرف آکر یہ دُعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ۝ وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِيْنَ قَوْلَكَ طَائِعِيْنَ اَمْرَكَ
مُسْتَشْفِعِيْنَ نَبِيَّكَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ
اَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى
اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَعِلْمًا نَّافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا
وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً
نَّصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ وَجَمِيْعَ
الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ؕ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؕ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اے اللہ! بیشک آپ نے فرمایا ہے اور آپ کا فرمانا سچا ہے

اور اگر وہ (گنہگار) جب کہ انہوں نے ظلم ڈھایا اپنی جانوں پر آئیں آپ کے پاس پس معافی مانگیں اللہ سے اور معافی مانگتا اُن کے لئے رسول تو وہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا بلاشبہ آئے تمہارے پاس ایک رسول جو تم ہی میں سے ہیں گراں ہے اُن پر وہ چیز جو تمہیں مشقت میں ڈالے۔ تمہاری بھلائی کے آرزومند مومنوں کے ساتھ شفیق اور رحیم ہیں۔ پس اگر وہ رُوگردانی کریں تو فرما دیجئے کافی ہے مجھے اللہ۔ کوئی نہیں معبود جس کے سوا اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا اور تحقیق ہم آئے ہیں تیرے پاس سُن کر تیرا فرمانا مان کر تیرا حکم سفارشی لے کر تیرے نبی کو تیرے پاس اے اللہ! ہمارے رب بخش دے ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا کر ہو گزرے اور نہ چھوڑ ہمارے دلوں میں کدورت مؤمنوں کی طرف سے اے ہمارے رب بلاشبہ تو بڑا رحم کرنے والا ہے بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! درود بھیجو آپ پر اور سلام کثرت سے اے اللہ! رحمت نازل فرما اور سلامتی اور برکتیں آپ پر اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بطفیل اس نبی کریم کے کہ تو مجھے عطا فرمائے ایمان کامل اور محکم مطمئن ہو جس کی وجہ سے میرا دل اور یقین سچا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور علم نافع اور دل جھکنے والا اور زبان تیرا ذکر کرنے والی اور اولاد نیک اور رزق کشادہ اور حلال پاکیزہ اور توبہ سچی اور صبر جمیل اور اجر بڑا اور عمل نیک جو مقبول ہو اور تجارت جس میں گھاٹا نہ ہو اے نورِ ہی نور اے جاننے والے سینوں کے رازوں کے، نکال لے مجھے اور تمام مسلمانوں کو اندھیروں سے روشنی میں دنیا اور آخرت میں اور وفات دے

مُجھے حالتِ اسلام پر اور ملا مجھے نیک لوگوں کے ساتھ اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اے پروردگار تمام جہانوں کے۔

اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا لے ہمیں عذاب دوزخ سے پاک ہے۔ آپ کا پروردگار صاحب عزت ان چیزوں سے جو وہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے کل جہانوں کا۔

بعد میں قبلہ رُخ ہو کر یہ دُعا پڑھیئے

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا لِتَشْرِيْفِ بَيْنَ يَدَيْ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا عَيْبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا مَرِيْضًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَعَافَيْتَهٗ وَلَا مُسَافِرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا رَدَدْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَدَمَّرْتَهٗ وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً لِلّٰهِ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا ط اَللّٰهُمَّ اَنْقِضْ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ہ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ! نہ چھوڑ ہمارے لئے اس مبارک جگہ میں سامنے

ہمارے آقا رسول اللہ کے کوئی گناہ مگر اُسے بخش دے اور نہ کوئی غم اے اللہ مگر تو اسے مٹا دے اور نہ کوئی عیب اے اللہ مگر تو اسے چھپا دے اور نہ کوئی مریض اے اللہ مگر تو اسے شفا اور عافیت دے اور نہ کوئی مسافر اے اللہ مگر اسے سفر کی تکلیف سے نجات دے دے اور نہ کوئی گمشدہ اے مولیٰ مگر اسے واپس فرما دے اور نہ کوئی دشمن اے مولیٰ مگر اُسے رسوا فرما دے اور اس کو ہلاک کر دے اور نہ کوئی فقیر اے مولیٰ مگر اُسے غنی فرما دے اور۔

نہ کوئی ضرورت الٰہی! دنیا کی اور آخرت کی ضرورتوں سے جسمیں ہماری بھلائی ہو مگر اُسے پورا اور آسان فرما دے اے اللہ پوری فرما ہماری حاجتیں اور آسان فرما ہمارے کام اور کھول دے ہمارے سینے اور قبول فرما ہماری زیارت اور امن سے بدل دے ہمارے خوف کو اور پردہ ڈال ہمارے عیبوں پر اور بخش دے ہمارے گناہوں کو اور دُور فرما دے ہماری تکالیف کو اور خاتمہ فرما نیکیوں پر ہمارے اعمال کا اور لوٹا دے ہمارے مسافروں کو ہمارے اہل و اولاد میں صحیح وسالم خوشحال پردہ پوشی کے ساتھ اپنے نیک بندوں سے ان لوگوں میں سے کہ نہیں کوئی خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اے پروردگار کل جہانوں کے

حجرۂ نبویؐ اور جنت البقیع ہر دو جگہ حضرت فاطمہؓ کے مزار پر یہ سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ
الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ
نِ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى
اَبِيْكِ الْمُصْطَفٰى وَبَعْلِكِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَابْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہماری آقا فاطمہ زہرا اے صاحبزادی رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے نبی کی۔ سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی سلام ہو آپ پر اے پانچویں کملی والوں میں کی۔ سلام ہو آپ پر اے زوجہ امیر المومنین ہمارے سردار علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ کی۔ سلام ہو آپ پر اے والدہ صاحبہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی جو دو سردار دو شہید دو ستارے دو چاند چمکتے ہوئے دو سردار ہیں نوجوانانِ جنت کے جنت میں وہ ابو محمد حسن اور ابو عبداللہ حسین ہیں راضی ہو اللہ تعالےٰ اُن دونوں سے اور آپ سے اور راضی

فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کے لئے گھر اور آرام اور ٹھہرنے اور ٹھکانے کی جگہ سلام ہو آپ پر اور آپ کے والدِ محترم محمد مصطفےٰ اور آپ کے شوہر مکرم حضرت علی مرتضیٰ اور آپ کے صاحبزادوں حسن اور حسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اَب جنت البقیع میں داخل ہوتے ہی یہ دُعا پڑھیئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَا اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ
اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا
بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ
اَنَّسَكُمُ اللهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے اہل بقیع اے عالی بارگاہ والو تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ سے ملنے والے ہیں۔ خوشخبری حاصل کرو کر قیامت آنے والی ہے نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کرا ٹھائے گا۔ قبر والوں کو مانوس بنالیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اور معزز فرمایا۔ اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر حضرت عثمان غنیؓ کے مزار پر یہ دعا پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْكَ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عثمان بن عفان سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ شرماتے تھے آپ سے فرشتے اللہ تعالےٰ کے سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جس نے زینت دی قرآن کو اپنی تلاوت سے اور منور کیا محراب کو اپنی امامت سے اور وہ چراغ ہیں اللہ تعالےٰ کے جنت میں سلام ہو آپ پر اے تیسرے خلیفہ راشد راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اُمّہات المؤمنین ازواجِ مطہرات کے مزارات پر یہ دعا پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ نَبِىِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی ازواجِ مطہرات سلام ہو آپ پر اے ازواج رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے ازواجِ اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے ازواج مصطفےٰ راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

آنحضرتؐ کی صاحبزادیوں کے مزارات پر یہ دعا پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ نَبِىِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاوٰكُنَّ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو مصطفےٰ کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے قیام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

مسجد قبلتین میں نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَيْنِ وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْيَا زِيَارَتَهٗ وَمَآ اٰثَرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللّٰهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ: اے اللہ بلاشبہ یہ مسجد قبلتین ہے اور مسجد ہے ہمارے نبی اور ہمارے محبوب اور ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی الٰہی! بلاشبہ تو نے فرمایا اور تیرا فرمانا بالکل بجا ہے اپنی کتاب میں جو اتری ہے سینۂ مبارک میں تیرے نبی مرسل کے بیشک ہم دیکھ رہے ہیں پھرنا آپ کے منہ کا آسمان کی طرف سو ہم پھیر دیں گے آپ کو اسی قبلہ کی طرف جو آپ کو پسند ہے پس اب پھیر لیجئے اپنا رخ طرف مسجد حرام (کعبہ) کی الٰہی! جیسا کہ مشرف فرمایا تو نے ہمیں دنیا میں آپ کی زیارت اور آثار شریفہ کی زیارت سے پس نہ محروم فرما ہمیں اے اللہ آخرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے اور حشر فرما ہمارا آپ کے زمرہ میں آپ کے علم کے نیچے اور موت دے ہمیں آپ کی محبت اور سنت پر اور سیراب فرما ہمیں آپ کے حوض کوثر سے آپ کے مبارک ہاتھ سے ایک جام خوشگوار خوش مزہ کہ نہ پیاس لگے ہمیں اس کے بعد پھر کبھی بیشک

تو ہر چیز پر قادر ہے۔

مسجد قبا میں بھی جاکر نماز کے بعد یہ دعا پڑھیئے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَّمُصَلّٰی نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَاَعْيُنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ؕ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! بیشک یہ مسجد مسجد قبا ہے اور مسجد ہے۔ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اے اللہ تو نے فرمایا اور تیرا فرمانا بالکل بجا ہے اپنی کتاب میں جو اتری ہے سینے پر تیرے نبی پیغمبر کے البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد رکھی گئی تقویٰ پر پہلے دن سے زیادہ مستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اس میں، اس میں ایسے حضرات ہیں جو محبوب رکھتے ہیں پاکی کو اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو۔ الٰہی! پاک کر دے ہمارے دلوں کو نفاق سے اور ہمارے اعمال کو دکھاوے سے اور ہماری شرمگاہوں کو زنا سے اور ہماری زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے اور ہماری آنکھوں کو خیانت (بدنظری)

سے بلاشبہ تو جانتا ہے خیانت کرنے والی آنکھوں کو اور جو کچھ چھپاتے ہیں دل،
اے ہمارے پروردگار ہم نے ستم ڈھایا اپنی جانوں پر اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور
نہ ہم پر رحم فرمائے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔

اب شہداءِ اُحد کے مزارات پر جاکر یہ دُعا پڑھیئے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى ط اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ ط وَيَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ ط
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
نَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً
وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے ہمارے آقا حمزہ بن عبد المطلب سلام ہو آپ
پر اے چچا رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے چچا نبی اللہ کے سلام ہو آپ پر اے چچا
بزرگوار۔ اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا نبی مصطفےٰ کے سلام ہو آپ
پر اے سردار شہیدوں کے اور اے اللہ کے شیر اور اے اللہ کے رسول کے شیر
سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بزرگو! سلام ہو آپ پر بدلے ہیں اس
کے کہ آپ نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو آپ پر اے شہداء
اُحد سب کے سب پر اور رحمتیں اللہ کی اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے ہوئے یہ دُعا پڑھیئے

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ط اَلْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ

اللّٰهِ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰخِرَ الْعَهْدِ لَا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَ
لَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا وَمِنْ خَيْرٍ وَّعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ
وَّسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْ
دَعْتُ عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ مِنْ يَوْمِنَا
هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ط وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَنِيْ بَعْدَ مَمَاتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ ط

ترجمہ: (افسوس) رخصت اے اللہ کے رسول ہائے جدائی اے اللہ
کے نبی الامان اے اللہ کے محبوب نہ بنائے اللہ تعالیٰ اس زیارت کو آخری،
زیارت نہ آپ کی ذات اور نہ آپ کی زیارت سے اور نہ آپ کے سامنے حاضری
سے مگر ساتھ خیر و عافیت اور تندرستی اور سلامتی کے اگر میں جیتا رہا تو انشاء اللہ
تعالیٰ حاضر ہوں گا آپ کی خدمت میں اور اگر مر گیا تو امانت رکھتا ہوں میں آپ
کے پاس اپنی گواہی اور اپنی امانت اور اپنا عہد و پیمان اپنے اس دن سے لے
کر قیامت کے دن تک اور وہ گواہی اس بات کی ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے
اللہ کے جو ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں پاک ہے۔ آپ کا ربّ عزت والا اُس سے

جو (کافر) کہتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے کُل جہانوں کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جس نے زیارت کی میری قبر کی ضروری ہوگئی اس کے لئے میری شفاعت اور فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: جس نے زیارت کی میری میرے وصال کے بعد پس گویا کہ اس نے زیارت کی میری میری زندگی میں۔

پھر یہ دُعا مانگئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قُرْاٰنِهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَرَمِكَ الْمُحْتَرَمِ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَ لِجَمِيْعِ اَهْلِ بَيْتِيْ وَ اَحِبَّائِيْ وَ لِنَاشِرِ هٰذِهِ الْاَدْعِيَةِ وَ لِوَالِدَيْهِ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ مَغْفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا وَّ تُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا جَمِيْعًا مِّنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَمِتْنَا وَ اَمِتْهُمْ مَعَ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَحَبَّتِكَ وَ مَحَبَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سُنَّتِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

ترجمہ: الٰہی! مَیں سوال کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے اور بطفیل تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے قرآن عظیم الشان کے اور بطفیل تیرے حرم محترم کے یہ کہ تو مجھے اور میرے کل اہل خاندان اور سب دوستوں اور ان دعاؤں کے ناشر اور اس کے والد اور کل مؤمن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے۔ ایسی بخشش جو باقی نہ چھوڑے کسی گناہ کو اور ہم سب کو

جنت میں داخل فرما دے بغیر حساب کے الٰہی بچا ہم سب کو چھیڑ سے شیطانوں کی اور موت دے ہمیں اور ان سب کو ایمان کے ساتھ اپنی اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اُن کی سُنّت پر اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوٰۃ اللہ علیک

عارف زادہ

مزمل حسین قادری

آیئے! اب حج کی تاریخ کو دُھرائیں

حجۃ الوداع

مُعاہدۂ حدیبیہ کی رُو سے سنہ ٦ھ میں۔ جب مسلمانوں کو عُمرہ کا حق مل گیا۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ٧ھ میں۔ دو ہزار صحابہ کے ساتھ۔ عمرہ ادا کیا اور تین دن مکہ معظمہ میں قیام فرما کر۔ جب مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے۔ کعبہ کی یاد میں۔ ہر وقت مُضطرب رہنے لگے۔ بالآخر رحمتِ خداوندی جوش زن ہوئی اور وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی حج بیت اللہ فرض ہونے کا (بشرطِ استطاعت) مژدۂ عالمگیر سنہ ٩ھ میں نازل ہوا۔

چنانچہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سال۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحاج بنا کر اور تین سو صحابۂ کرام ہمراہ بھیج کر۔ مسلمانوں کو پہلے حج کے لئے روانہ کیا۔ عین حج کے وقت۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دربارِ رسالت سے پیغام لے کر پہنچے تاکہ وہ سورۃ برائت کی پہلی چالیس آیتوں کو معہ احکامِ خداوندی پڑھ کر، سنائیں کہ "اس سال کے بعد کوئی مُشرک نہ تو بیت اللہ شریف میں داخل ہوگا اور نہ ہی کوئی شخص برہنہ ہو کر طوافِ کعبہ کر سکے گا۔"

ان احکام کی تکمیل کے بعد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سنہ ١٠ھ میں حج کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ ہر سمت اطلاعات بھجوائی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں مسلمان گروہ در گروہ مدینہ منورہ میں جمع ہو گئے۔ اور اس طرح ٢٠ ذیقعد بروز شنبہ سنہ ١٠ھ

درمیانِ ظہر و عصر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرما کر چادر اوڑھی اور توحید و رسالت کے پروانوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر نمازِ عصر۔ قصر پڑھی۔ رات کو وہیں قیام فرمایا اور پانچ نمازیں پڑھنے کے بعد۔ دوسرے دن بعد از نمازِ ظہر پھر غسل فرمایا اور احرام باندھ کر جب اونٹنی پر سوار ہوئے تو پہلی مرتبہ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ) تلبیہ پڑھی۔

حاجیوں کا یہ پہلا قافلہ وادئ طویٰ میں۔ قیام پذیر ہو کر ٣ ذی الحجہ کی صبح بوقتِ اشراق۔ بالائے مکہ معظمہ کے مسلمانوں کو شامل کر کے تکبیر و تلبیہ کے آغوش میں بنی شیبہ کے دروازے پر پہنچا اور جونہی کعبہ شریف پر نظر پڑی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ .... کا ورد شروع فرمایا اور اس طرح قافلے والے۔ ہادئ برحق ؐ کی رہنمائی میں جُملہ مناسکِ حج ادا کرتے ہوئے وادئ نمرہ سے گزر کر ٩ ذی الحجہ۔ بعد از نمازِ فجر میدانِ عرفات میں خیمہ زن ہو گئے۔

اس وقت قریب ایک لاکھ پچیس ہزار فرزندانِ توحید کا اجتماع تھا ہر فرد تکبیر۔ تہلیل۔ تمجید اور تقدیس میں مصروف تھا۔ یعنی تعمیلِ احکامِ الٰہی کا مرقع و پیکر بنا ہوا۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْتَصِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی کی تکرار کر رہا تھا تا آنکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کی نشیبی پہاڑی پر چڑھ کر اور قصوا نامی اُونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اِنِّیْ لَا اَرَانِیْ وَاِیَّاکُمْ نَجْتَمِعُ فِیْ ھٰذَا الْمَجْلِسِ اَبَدًا

اے لوگو! میرا خیال ہے کہ آیندہ ہم کبھی اِس اجتماع میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اِس لئے سنو اور غور سے سنو۔ تمہارا خون۔ تمہارا مال۔ تمہاری آبرو۔ ایک دوسرے پر حرام ہے۔ بالکل اِس طرح جس طرح تم لوگ اس شہر اِس مہینہ اور اِس دن کی حُرمت کرتے ہو۔ عنقریب تمہیں خدائے بزرگ و برتر کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جب وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد تم لوگ گمراہ نہ ہوجانا۔ اِس حد تک کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔

لوگو! آج میں جاہلیت کی ہر ایک بات اور ہر نشانی اپنے قدموں سے روند کر ختم کرتا ہوں اور جہالت کے دور کے قتل اور خون ریزی کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ جن میں پہلا خون میرے خاندان کا ہے۔ یعنی ابن ربیعۃ بن الحارث کا خون، جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور جسے ہذیل نے قتل کیا تھا۔ مَیں یہ خون معاف کرتا ہوں۔

اِسی طرح زمانۂ جاہلیت کے تمام سُود بھی ختم کر دیئے گئے۔ پہلا سُود میرے خاندان کا ہے۔ جو عباس بن عبدالمطلب کا ہے۔ وہ سارا سُود چھوڑ دیا گیا مٹا دیا گیا۔ (آیندہ اب کوئی سُود کا لین دین نہیں ہوگا)

لوگو! اپنی بیویوں کے (حقوق) کے متعلق خدا سے ڈرتے رہو۔ تم نے خدا کی ذمّہ داری سے انہیں اپنی بیویاں بنایا۔ اور خدا کا کلام پڑھ کر۔ اُن کے جسموں کو اپنے لئے حلال بنایا۔ عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں (جسے تم نامحرم سمجھتے ہو) لیکن اگر وہ ایسا کریں تو تم اُن کو ایسی مار مارو (سزا دو) جو نمودار نہ ہو۔ (اسی طرح)

عورتوں کا بھی تم پر حق ہے کہ تم انہیں اچھی طرح کھلاؤ۔ پہناؤ (اور اُن کی جائز، ضروریات پوری کرو)۔

لوگو! مَیں تمہارے پاس وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں۔ جسے اگر مضبوط پکڑے رہوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ ہے اللہ کی (آخری) کتاب قرآنِ پاک۔

اے لوگو۔ (یاد رکھو) میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی کوئی (دوسری) اُمّت پیدا ہوگی۔ سنو اور غور سے سنو—!!

اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو۔ پانچوں وقت (پابندی سے) نماز پڑھتے رہا کرو۔ سال میں ایک مہینہ کے روزے (مسلسل) رکھا کرو۔ اپنے مال کی زکوٰۃ خندہ پیشانی سے دیا کرو۔ خانۂ خدا کا حج کرو (اگر استطاعت ہو) اور — تم میں سے جو حاکم ہوں اُن کی اطاعت کرو تا کہ تم پروردگار کی جنّت میں داخل ہو۔

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ جب بروزِ قیامت تم سے میری بابت دریافت کیا جائے گا۔ تو تم کیا جواب دوگے۔ ذرا مجھے بھی بتاؤ —؟

اِس استفسارِ رسالت پر سب نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں۔

(اے ہمارے پیارے رسولؐ) آپؐ نے خدا کے سارے احکامات ہمیں پہنچا دیئے۔ آپ نے رسالت و نبوت کے تمام حقوق ادا کر دیئے — اور — آپؐ نے ہر نیکی بدی۔ اچھائی برائی اور کھرے کھوٹے کی ہمیں اچھی طرح پہچان کرادی۔

یہ سُن کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان

کی طرف اُٹھائی۔ اور پھر لوگوں کی جانب جھکاتے ہوئے فرمایا ——— !!
——— اے معبود سُن لے کہ تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ اے ربِّ جلیل
گواہ رہنا کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں۔ اے خدا شاہد رہنا کہ تیرے
یہ بندے کیسا صاف اور کھلا قرار کر رہے ہیں ——— !!!!

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو پھر مخاطب کیا اور فرمایا۔ تم لوگ یہ سب
باتیں اُن لوگوں تک پہنچا دینا۔ جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ جونہی
آپؐ نے یہ خطبہ ختم فرمایا۔ اُسی وقت حضرت جبرئیلؑ یہ وحی لے کر حاضر ہوئے

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا۔ میں نے تمہارے لئے دینِ اسلام پسند کیا ہے"

خدا کا یہ پیغام سنا کر آپ مزدلفہ ہوتے ہوئے جب منیٰ پہنچے اور
رمی سے فارغ ہوئے۔ آپ نے ایک مرتبہ پھر مہاجرین و انصار
کو طلب کیا اور فرمایا:

"تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ تا آنکہ ایک دوسرے کو قتل
کرنے لگو۔ جان لو کہ جو شخص گناہ کرتا ہے اُس کی جواب دہی اس
کے ذمہ ہے۔ جو لوگ حاضر ہیں۔ وہ غیر حاضر لوگوں کو بھی یہی
احکامات بتا دیں۔

تاجدارِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام (قادری)

قیامِ سعودی عرب کے دوران گفتگو کے لیے چند ضروری جملے یاد کریں۔

جب بھی آپ کسی عرب سے بات کریں۔ "یا شیخ" کہہ کر اُسے مخاطب کریں اور پھر
اُس سے گفتگو کریں۔

آپ کے مزاج کیسے ہیں؛ خدا کا شکر ہے۔ میں خیریت سے ہوں۔ آپ کس ملک کے ہیں؛
کَیْفَ حَالُکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنَا بِخَیْرٍ مِنْ اَیِّ بَلَدٍ اَنْتَ

میں پاکستانی ہوں آپ کا نام کیا ہے؛ میرا نام زید ہے آپ کا شغل کیا ہے
اَنَا مِنَ الْبَاکِسْتَان مَا اِسْمُکَ اِسْمِی زید مَا شُغْلُکَ

میں تاجر ہوں چائے پیجیے نہیں شکریہ مجھے پانی دیجیے
اَنَا تَاجِرٌ اِشْرَبْ شَایٌ لَا۔ شُکْرًا اَعْطِنِیْ مَاءً (مویا)

بازار کہاں ہے؛ موٹروں کا اڈہ کہاں ہے؛ کونسا اڈہ مکہ کا۔ مدینہ کا۔ عرفات کا
اَیْنَ السُّوق - اَیْنَ مُوْقِفُ السَّیَّارَات - مَنْ مَوْقِفُ - مَوْقِفُ مکہ. مَوْقِفُ مدینہ. مَوْقِفُ عرفات

مکان کا کرایہ کتنا ہے؛۔ نو سو ریال۔ راستہ کدھر ہے؛۔ پاکستانی اسپتال کہاں ہے؛
کَمْ اِیجَارُ الْبَیْت ۔ تِسعُ مائۃ ریال ۔ اَیْنَ طریق۔ اَیْنَ صَیْدَلِیَّۃُ باکستان

کیا وقت ہے۔ تمہارا معلم کون ہے؛۔ اے قلی۔ یہاں آیئے۔ میرا سامان اٹھایئے
کَمِ السَّاعَۃ - مَنْ مُعَلِّمُکَ۔ یَا حَمَّالُ۔ تَعَالَ هُنَا - اِحْمِلْ عَفْشِی

اسکی کیا قیمت ہے؛۔ کتنے آدمی ہو؛۔ ہم چھ آدمی۔ میں تار بھیجنا چاہتا ہوں۔
بِکَمْ هٰذَا - کَمْ نفر - نَحْنُ سِتَّۃُ نفر۔ اُرِیْدُ اَنْ اُرْسِلَ الْبَرْقِیَّہ

میں فون کرنا چاہتا ہوں۔ پوسٹ آفس کہاں ہے؛ آؤ چلیں۔ کوئی حرج نہیں
اُرِیْدُ اَنْ تَکَلَّمَ فِی التِّلفُون۔ اَیْنَ الْبَرِیْد - هَیَّا بِنَا ۔ لَا بَاسَ

میرے ساتھ چلیئے - مجھے ریزگاری دیجئے - یہ قطعی بات ہے

تَعَالَ مَعِیْ - اَعْطِنِیْ نَقَارِیْق - هٰذَا آخِرُ کَلَام

اِس بکرے کی کیا قیمت ہے ؟ - یہاں سے کب چلنا ہے ؟

هٰذَا التَّیْس بِکَمْ . مَتٰی تَمْشِیْ مِنْ هُنَا

کچھ ضروری اشیاء

پانی - بجلی کا پنکھا - مکان - دوکان - کمرہ - منزل - غسل خانہ

مویا - مِرْوَحَة - بَیْت - مَحَل - غُرفہ - دَور - حمّام

بیت الخلاء - راستہ - سیڑھی - گلاس - کپ - چائے - روٹی

بُیُوتُ الْمَاء - طریق - سُلَّمَہ - کَاس - کُوب - شَائے - عَیْش

سالن - لیموں - مُولی - شلجم - گوشت - مُرغی - پیاز

اِدَام - لیموں - فُجل - لِفت - لحم - دَجَاج - بَصَل

انڈا - گھڑی

بَیْض - ساعت

اَب ذرا عربی ہندسے بھی یاد کر لیجئے

ایک - دو - تین - چار - پانچ - چھ - سات - آٹھ - نو - دس

واحد - اِثْنَیْن - ثَلَاثَةَ - اَرْبَعَةَ - خَمْسَة - سِتَّةَ - سَبْعَةَ - ثَمَانِیَةَ - تِسْعَةَ - عَشَرَةَ

گیارہ سے انیس تک - ہر عدد کے بعد عَشَرہ لگا دیجئے : مثلاً : گیارہ - بارہ

اَحَدَعَشَرہ - اثنا عشرہ

بیس ۲۰ - تیس ۳۰ - چالیس ۴۰ - پچاس ۵۰ - ساٹھ ۶۰ - ستّر ۷۰ - اسّی ۸۰ - نوّے ۹۰

عِشْرِیْن - ثَلَاثِیْن - اَرْبَعِیْن - خَمْسِیْن - سِتِّیْن - سَبْعِیْن - ثَمَانِیْن - تِسْعِیْن

سَو ۱۰۰ - دو سَو ۲۰۰ - تین سَو ۳۰۰ - چار سَو ۴۰۰ - پانچ سَو ۵۰۰ - چھ سَو ۶۰۰ - سات سَو ۷۰۰

مِائَة - مِائَتَیْن - ثَلَاثَ مِائَة - اَربع مِائَة - خَمْسَ مِائَة - سِتَّ مِائَة - سَبْعَ مِائَة

آٹھ سَو ۸۰۰ - نو سَو ۹۰۰ - ہزار ۱۰۰۰

ثَمَانِی مِائَة - تِسْعَ مِائَة - اَلف

ربّ کریم ہر مُسلمان کو حج کی سعادت نصیب کرے - آمین

ثُمَّ آمین

قادری

Sultan

Sultan Ahmed

Noumana Sultan

Noumana Sultan

Mamoona Sultan

Sultan Ahmed

(مطبوعہ: لائن پریس ہسپتال روڈ۔ انار کلی لاہور)

Shahnaz Sulta

Presented by

Muzammil Hussain

Qadri

to his dear Dogranddaughter Noma